منہیات کا انسائیکلوپیڈیا

رُک جائیے!

اللہ اور اُسکے رسول ﷺ نے منع کیا ہے

تالیف
الشیخ ابو ذر محمد عرفان

نظر ثانی
الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

مکتبہ اسلامیہ

منہیات کا انسائیکلوپیڈیا

رک جائیے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے

تالیف

الشیخ ابوذر محمد عرفان

نظر ثانی

محمد عظیم حاصلپوری

مکتبہ اسلامیہ

فہرست

OOOOO

مقدمہ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم. اما بعد! فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم.

﴿ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ﴾. [٥٩/ الحشر:٧]

"اور تمہیں جو کچھ رسول دے، لے لو۔ اور جس چیز سے روکے، رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔"

شریعت اسلامی کا بہترین اور مختصر قانون یہ ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ فرمان جاری فرمائیں اس کو مان لو اور جس سے رکنے کا حکم سنائیں اس سے رک جاؤ، گویا اطاعتِ رسول ﷺ اور آپ ﷺ کی تابعداری ہی فقط وہ چیز ہے جس کی بدولت آدمی راہِ راست پر چل کر جنت تک پہنچ سکتا ہے ورنہ ذلت ورسوائی اس کا مقدر بن جائے گی جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے سامنے تورات پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ)).

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام آجائیں تو تم میری بجائے ان کی اتباع شروع کر دو تو تم یقیناً گمراہ ہو جاؤ گے۔" ❶

رسول کریم ﷺ کی بات کو سن کر آدمی کو اگر مگر نہیں کرنا چاہیے بلکہ فوراً امن وعن گردن جھکا دینی چاہیے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے حجر اسود کو

❶ سنن دارمی (٤٣٥) حدیث حسن۔

بوسہ دینے کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا آپ ﷺ اسے چھوتے اور بوسہ دیتے تھے اس شخص نے کہا اچھا بتایئے اگر رش زیادہ ہو جائے (یا) اگر لوگ مجھ پر غالب آجائیں تو میں کس طرح حجر اسود کو بوسہ دوں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"إِجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ".

''اپنی اگر مگر کو یمن میں رکھو (یعنی اپنے پاس ہی رکھو)''

میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کو بوسہ دیتے ہوئے اور اس کو چومتے ہوئے دیکھا تھا۔ [1]

نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کو دیکھیے وہ آپ ﷺ کی بات کو سن کر فوراً سمعنا واطعنا کا نعرہ بلند کر دیتے تھے آپ ﷺ کی بات تو کجا وہ آپ کے لعاب دہن اور وضو کے قطرات کو زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے۔

ہجرت کے چھٹے سال صلح حدیبیہ کے موقع پر جب عروہ ثقفی قریش کی جانب سے شرائط صلح پر گفتگو کے لیے آیا تو اس نے جن الفاظ میں صحابہ کی جانثاری اور وفاداری کا نقشہ قریش کے سامنے کھینچا اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ایک کافر کے دل پر اس کا کتنا گہرا اثر پڑا ہوگا چنانچہ وہ کہتا ہے کہ اے لوگو! میں نے قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار دیکھے ہیں لیکن جو والہانہ عقیدت کا منظر یہاں دیکھا کہیں نہیں دیکھا جب محمد ﷺ بات کرتے ہیں تو گردنیں جھک جاتی ہیں اور محفل پر ایک سکوت کا عالم طاری ہو جاتا ہے نظر بھر کر کوئی شخص ان کی طرف دیکھ نہیں سکتا۔ آپ کے وضو کا پانی اور آپ کا لعاب دہن زمین پر گرنے نہیں پاتا کہ وہ اسے ہاتھوں ہاتھ لے لیتے ہیں اور اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لیتے ہیں (یہی وجہ ہے کہ اس قوم کے احساس خودداری و وفا شعاری کی داستانیں پڑھنے والے مسلم و کافر اس پر متفق ہیں کہ اس سے زیادہ اطاعت و فرمانبرداری کا ثبوت دنیا کی کسی قوم نے پیش نہیں کیا)۔ [2]

---

[1] البخاري، كتاب الحج، باب تقبيل الحجر (١٦١١)۔

[2] دلائل النبوة ومعرفة احوال صاحب الشريعة (٤/ ١٠٤) باب سياق قصة الحديبية۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آپ ﷺ سے محبت ایسی کہ کافر بھی حیران رہ گئے۔

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو جب کفار قتل کرنے لیے حرم سے باہر لے گئے تو ابوسفیان نے جو اب تک مسلمان نہیں ہوئے تھے ان سے کہا:

أَتُحِبُّ أَنَّ مُحَمَّدًا عِنْدَنَا الآنَ مَكَانَكَ نَضْرِبُ عُنُقَهُ وَإِنَّكَ فِيْ أَهْلِكَ.

''کیا تمھیں یہ پسند ہے کہ تم تو اپنے گھر میں رہو اور اس وقت ہمارے پاس محمد ﷺ ہوں اور ہم (معاذ اللہ) ان کو قتل کر دیں؟''

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب دینے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کا اظہار یوں فرمایا:

وَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ مُحَمَّدًا الآنَ فِيْ مَكَانِهِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ تُصِيْبُهُ شَوْكَةٌ تُؤْذِيْهِ وَأَنَا جَالِسٌ فِيْ أَهْلِيْ.

''اللہ کی قسم! مجھے اتنی بات بھی گوارا نہیں کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا رہوں اور میرے محبوب ﷺ کو وہاں رہتے ہوئے ایک ذرا سا کانٹا بھی چبھ جائے۔''

اس قسم کے مظالم، جلادانہ بے رحمیاں، عبرت خیز سفاکیاں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو بھی راہ حق سے متزلزل نہ کرسکیں اس لیے ابوسفیان نے اقرار کرتے ہوئے کہا:

مَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ أَحَدًا يُحِبُّ أَحَدًا كَحُبِّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا.

''نبی کریم ﷺ کے ساتھی جس طرح آپ ﷺ سے محبت کرتے ہیں اس طرح محبت اور تعظیم کرتے ہوئے میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔'' [1]

رسول اللہ ﷺ کے اوامر ونواہی کو بلاچوں چراں تسلیم کر لینے میں ہی کامیابی ہے

[1] سیرت ابن هشام علی هامش "الروض الانف" ذکر یوم الرجیع فی سنة ثلاث (۲/٤٠، ١٦٨، ١٦٩)

اس بات کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بارہا دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

① ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾.

[٤/ النسآء:٥٩]

''اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور تم میں سے اختیار والوں کی پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹا دو اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تمھیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔''

② ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾.

[٣/ آل عمران: ١٣٢]

''اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

③ ﴿وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم﴾ [٤/ النسآء:٦٩]

''اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔''

④ ﴿مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ﴾ [٤/ النسآء:٨٠]

''جو شخص اللہ کے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔''

⑤ ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا ۚ﴾ [٨/ الانفال:٤٦]

''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔''

❻ ﴿ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴾

[٤/ النسآء:١١٥]

”جو شخص باوجود راہ ہدایت کی وضاحت ہو جانے کے بعد بھی رسول ﷺ کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے ادھر ہی متوجہ کریں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا ہے اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے وہ بہت ہی بری جگہ ہے پہنچنے کی۔“

❼ ﴿ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ۝ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۗ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ۝ ﴾.

[٢٥/ الفرقان:٢٧۔٢٩]

”اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش! کہ میں نے رسول کی راہ لی ہوتی، ہائے افسوس کاش! کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے تو مجھے اور گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔“

❽ ﴿ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ۝ ﴾.

[٣٣/ الاحزاب:٦٦۔٦٨]

”اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے حسرت اور افسوس سے کہیں گے کہ کاش! ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سردار اور بزرگوں کی بات مانی جنھوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا یا پروردگار

تو انھیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔"

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ [٢٤/ النور:٦٣]

"جو لوگ اللہ کے رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ کوئی دردناک مصیبت یا عذاب ان کو نہ پہنچ جائے۔"

چند احادیث مبارکہ جن میں نبی کریم ﷺ کی اطاعت کی ترغیب اور معصیت ممنوع قرار دی گئی ہے۔

۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى)).

"میری امت کا ہر ایک شخص جنت میں داخل ہوگا مگر جس نے انکار کر دیا (وہ داخل نہیں ہوگا) آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا وہ کون شخص ہے؟ جس نے آپ کا انکار کیا آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کر دیا ہے۔" [1]

۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ)).

"جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔" [2]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ (۷۲۸۰)۔ [2] صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة (۱۸۳۵)۔

۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا كِتَابُ اللهِ وَسُنَّتِي)).

''میں تمھارے اندر دو ایسی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم ان پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ایک اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور دوسری میری سنت ہے۔'' ❶

۴۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ موڑنے والا تباہ و برباد ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيغُ عَنْهَا إِلَّا هَالِكٌ)).

''لوگو! میں تمھیں ایسے روشن دین پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے اور جس نے اس سے منہ موڑا سمجھو وہ ہلاک ہو گیا۔'' ❷

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے باپ نے انھیں یہ بیان کیا ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلْ بِيَمِينِكَ)) قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ ((لَا اسْتَطَعْتَ)) مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ.

''اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس آدمی نے (از راہ تکبر) جواب دیا میں ایسا نہیں کر سکتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (اللہ کرے) تجھ سے ایسا نہ ہو۔ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس شخص نے چونکہ تکبر کی وجہ سے

---

❶ صحيح الجامع الصغير للالبانى (٢٩٣٤)۔

❷ كتاب السنة لابن عاصم تحقيق از البانى (٤٩)۔

یہ بات کہی تھی وہ (عمر بھر) اپنا دایاں ہاتھ منہ تک نہ اٹھا سکا۔“ [1]

آئندہ چند سطور میں ہم ایسے چند واقعات ذکر کریں گے جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اطاعت بے نظیر کی مثالیں موجود ہیں جن کو بعد والے پیش کرنے سے قاصر ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ایمان کا معیار مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا ﴾. [۲/ البقرة:۱۳۷]

”اگر دوسرے لوگ بھی اس طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم (صحابہ) ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پا جائیں گے۔“

[1] صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب آداب الطعام والشراب واحکامهما (۵۲٦۸) (۲۰۲۱)۔

اطاعت ہو تو ایسی......!!!

ا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے روز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (جب خطبہ دینے کے لیے منبر پر تشریف لائے تو (لوگوں سے) فرمایا:

((اِجْلِسُوْا)) فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((تَعَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ)).

"بیٹھ جاؤ! سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسجد کے دروازے ہی پر بیٹھ گئے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: عبداللہ اندر آجاؤ۔" (1)

گویا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہی عمل کر دیا دروازے پر فرمان سنا اور وہیں بیٹھ گئے اتنا پسند نہ فرمایا کہ آگے اندر داخل ہو کر بیٹھ جائیں کہ کہیں آپ کی اطاعت اور حکم کی تکمیل میں تاخیر نہ ہو جائے۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کانوں میں انگلیاں

سیدنا نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بانسری کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور اس راستے سے دور ہٹ گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا۔ نافع! کیا اب کچھ آواز سن رہے ہو؟ میں نے کہا نہیں تو پھر انھوں نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں اور فرمایا:

-كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هٰذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا.

"میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بانسری کی آواز سنی تو ایسے ہی کیا (اس لیے اب میں نے بھی ایسے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کیا ہے) (2)

(1) صحيح سنن ابى داود للالباني (۲۰۳)۔

(2) ابوداود، كتاب الادب، باب كراهية الغناء والمزامير (٤٩٢٤)۔

۳۔ اتباع سے اعراض گمراہی

ا۔ سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّيْ أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيْغَ". ❶

''میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ سکتا جس پر رسول اللہ ﷺ عمل کیا کرتے تھے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل میں سے کوئی چیز بھی چھوڑ دوں گا تو گمراہ ہو جاؤں گا۔''

۴۔ مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر (ایک محفل میں) لوگوں کو شراب پلا رہا تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک منادی کو بھیجا جو کچھ اعلان کر رہا تھا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ باہر جا کر سنو یہ کیا اعلان کر رہا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں باہر نکلا اور (صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد واپس آ کر ابوطلحہ اور ان کی محفل میں شریک باقی صحابہ کو) بتایا کہ منادی یہ اعلان کر رہا ہے کہ آگاہ ہو جاؤ! شراب کو حرام کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ جاؤ یہ شراب جا کر بہا دو۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ ساری شراب باہر بہا دی اور مدینہ کی گلیوں میں وہ شراب بہنا شروع ہو گئی۔ ❷

۵۔ کپڑے دیواروں سے الجھ گئے

ایک بار رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے دیکھا کہ راستے میں مرد عورت مل جل کر چل رہے تھے آپ ﷺ نے عورتوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

---

❶ البخاري، كتاب الخمس، باب فرض الخمس (٣٠٩٣) مسلم (٥٤) في الجهاد۔

❷ مسلم، كتاب الاشربة، باب تحريم الخمر (١٩٨٠) البخاري (٤٦٢٠)۔

''تم پیچھے رہو، وسطِ راہ سے نہ گزرو۔''

اس کے بعد عورتوں کا یہ حال ہو گیا کہ گلی کے کنارے سے اس طرح لگ کر چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے الجھ جاتے تھے۔ [1]

۶۔ آپ ﷺ کی محبت میں رشتوں کی قربانیاں

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کا بھتیجا ان کے پہلو میں بیٹھا کنکریاں پھینک رہا تھا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور یہ بھی کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

''کنکریاں پھینکنے سے نہ تو شکار ہو سکتا ہے اور نہ دشمن کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے البتہ اس سے (کسی جانور یا پرندے کا) دانت ٹوٹ سکتا ہے یا آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ (جو اسے اذیت دینے والی بات ہے یہ حدیث سننے کے باوجود ان کے) بھتیجے نے دوبارہ کنکریاں پھینکنا شروع کر دیں تو سیدنا عبداللہ نے کہا میں تمھیں حدیث سنا رہا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تم اس کے باوجود وہی کام کر رہے ہو لہٰذا میں اب کبھی تم سے بات نہیں کروں گا۔'' [2]

۷۔ جنت میں رفاقتِ رسول ﷺ پانے والے

ایک صحابی رسول آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں آپ کو اپنی جان و مال، اہل وعیال سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں جب میں اپنے گھر میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہوتا ہوں اور شوق زیارت بے قرار کرتا ہے تو دوڑا دوڑا آپ کے پاس آتا ہوں آپ ﷺ کا دیدار کر کے سکون حاصل کر لیتا ہوں لیکن جب میں اپنی اور آپ کی موت کو یاد کرتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ آپ تو انبیا کے ساتھ اعلیٰ ترین درجات میں ہوں گے، میں جنت میں گیا بھی تو آپ تک نہ پہنچ سکوں گا اور آپ کے دیدار سے محروم رہوں گا (یہ سوچ کر) بے چین ہو جاتا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ

---

[1] ابو داود۔

[2] سنن ابن ماجه ، كتاب المقدمه ، باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ (۱۷)۔

نے سورۃ النساء کی یہ آیت مبارکہ نازل فرمادی۔

﴿ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾.

[٤/ النسآء:٦٩]

''اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیا، صدیقین، شہداء اور صالحین کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔'' [1]

یعنی صحابی کے اظہار محبت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر کے واضح فرمادیا کہ اگر تم حُبّ رسول میں سچے ہو اور آپ کی رفاقت حاصل کرنا چاہتے ہو تو رسول اکرم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری اختیار کرو۔

۸۔ امیر المؤمنین مسکرا دیئے

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوئے تو دعائے مسنون پڑھنے کے بعد مسکرانے لگے کسی نے پوچھا امیر المؤمنین! مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ ﷺ نے سواری پر سوار ہو کر اسی طرح دعا پڑھی۔ پھر آپ ﷺ مسکرائے تھے لہٰذا میں بھی رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں مسکرایا ہوں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس وقت دریافت کیا اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرائے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ رَبَّكَ تَعَالٰى يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِیْ)).

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے پر تعجب کرتے ہیں کہ جب وہ کہتا ہے اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور وہ جانتا ہے کہ اس کے گناہ

---

[1] المصباح المنیر فی تهذیب تفسیر ابن کثیر (ص ٢٤٣)۔

میرے (اللہ کے) علاوہ کوئی بخش نہیں سکتا۔" [1]

۹۔ صحابی نے انگوٹھی پھینک دی

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک صحابی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی آپ ﷺ نے دیکھی تو آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ سے اتار کر دور پھینک دی گویا آپ ﷺ نے اظہار ناراضگی کیا۔ آپ ﷺ کے تشریف لے جانے پر کسی نے کہا کہ اس کو اٹھا لو اور بیچ کر فائدہ حاصل کرلو (کیونکہ آپ ﷺ نے صرف پہننے سے منع فرمایا تھا) مگر اس نے کہا:

لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"نہیں، اللہ کی قسم! میں اسے کبھی بھی اٹھا نہیں سکتا جسے رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہے۔" [2]

۱۰۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہانڈیاں الٹا دیں

جنگ خیبر میں صحابہ رضی اللہ عنہم سخت بھوک کی حالت میں تھے اور گدھوں کے گوشت کی ہانڈیاں پک رہی تھیں ادھر سے گھریلو گدھوں کے گوشت کو حرام کر دیا گیا تو مسلمانوں نے فوراً ہانڈیوں کو الٹ دیا اور اطاعت رسول کا نمونہ بن گئے۔ [3]

۱۱۔ خُریم اسدی واقعی کمال تھے

سیدنا قیس بن بشر تغلبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ ہم بیٹھے ہوئے تھے (لمبی حدیث میں ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهٖ وَإِسْبَالُ

---

[1] ابوداود، کتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل اذا ركب (٢٦٠٢)۔

[2] صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم خاتم الذهب على الرجال۔

[3] سنن ابن ماجه، كتاب الذبائح، باب لحوم الحمر الأهلية۔

إِزَارِهِ)).

''خریم اسدی بہت اچھا آدمی ہے اگر وہ اپنے بالوں کو کندھوں سے چھوٹا کرے اور اپنے تہبند کو ٹخنوں سے اوپر کرے۔''

(کسی صحابی نے یہ بات خریم اسدی تک پہنچا دی) جب ان تک یہ بات پہنچی تو فَعَجَلَ فَأَخَذَ شُفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ.

''پس انھوں نے فوراً قینچی پکڑی اور بالوں کو کاٹ کر کانوں تک کر لیا اور اپنی چادر (تہبند) کو نصف پنڈلی تک کر لیا۔'' ❶

۱۲۔ قباء والوں نے نماز میں قبلہ بدل لیا

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (جب ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنے ننھیال میں، جو انصار سے تھے ان کے ہاں رہائش اختیار کی اور آپ ﷺ نے (مدینہ آنے کے بعد) سولہ ماہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی مگر آپ ﷺ کو یہ اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا قبلہ کعبہ ہو جائے (جب قبلہ تبدیل ہو گیا) سب سے پہلی نماز جو آپ ﷺ نے (کعبہ کی طرف منہ کر کے) پڑھی وہ عصر کی نماز تھی اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگ نماز میں شریک تھے۔ ان میں سے ایک شخص چلا گیا اور کسی مسجد کے قریب سے گزرا تو دیکھا کہ وہ لوگ (بیت المقدس کی طرف منہ کر کے) نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے کہا:

أَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ.

''میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی ہے۔''

(یہ سنتے ہی) وہ لوگ جس حالت میں تھے اسی حالت میں کعبہ کی طرف پھر گئے

❶ ابوداود، کتاب اللباس، باب ما جاء فی اسبال الازار (٤٠٨٩)۔

اور جب آپ ﷺ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے تو یہود اور (جملہ) اہل کتاب بہت خوش ہوتے تھے مگر جب آپ ﷺ نے اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا تو یہ انھیں بہت ناگوار گزرا۔

براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کے دور میں وفات پائی یا کچھ لوگ اس دوران شہید ہو گئے تو صحابہ نے قبلہ تبدیل ہونے کے بعد کہا کہ ان لوگوں کا کیا بنے گا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہوئے وفات پا گئے تو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ﴾. [۲/ البقرة:۱۴۳]

''اللہ تمھارے ایمان (یعنی نماز) کو ضائع نہیں کرے گا۔'' (1)

۱۳۔ صحابہ نے انگوٹھیاں بنوالیں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔ آپ کی انگوٹھی کو دیکھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم ؟ کو انگوٹھیاں پہنے دیکھا تو اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا:

"لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا".

''میں پھر کبھی بھی (سونے کی انگوٹھی) نہیں پہنوں گا۔''

پھر آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوالی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ انگوٹھی نبی کریم ﷺ کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے پہنی تھی پھر وہ انگوٹھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے اریس (نامی) کنویں میں گر گئی تھی (جو کافی تلاش کے بعد بھی نہ مل سکی) (2)

۱۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور اتباع نبی ﷺ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (ابن جریج نے) کہا کہ میں نے تمھیں دیکھا ہے

---

(1) صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب از صلوة من الايمن (٤٠)۔

(2) صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب خاتم الفضة (٥٨٦٦)۔

کہ (طواف میں) سوائے دونوں یمانی (رکنوں) کے اور کسی رکن کو تم ہاتھ نہیں لگاتے اور میں نے تمھیں دیکھا کہ سبتی جوتیاں پہنتے ہو اور میں نے دیکھا کہ تم زردی سے (اپنے بالوں کو یا لباس کو) رنگ کر لیتے ہو اور میں نے تمھیں دیکھا کہ جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو اور لوگ جب (ذی الحجہ کا) چاند دیکھتے ہیں۔ (اسی وقت سے) احرام باندھ لیتے ہیں لیکن تم جب تک آٹھ ذوالحجہ کا دن نہیں آجاتا احرام نہیں باندھتے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ (بے شک میں) یہ کام کرتا ہوں جہاں تک (طواف میں) یمانی ارکان کو ہاتھ لگانے کی بات ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں یمانی (رکنوں) کے سوا اور کسی کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا۔ اسی طرح سبتی جوتوں کا مسئلہ ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا تھا جس پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جوتے میں وضو فرماتے تھے (یعنی پیر دھوتے تھے مسح نہیں کرتے تھے) لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ ایسے جوتے پہنوں ،اسی طرح زرد خضاب کا مسئلہ ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ زرد رنگ ہی استعمال کروں اور اس طرح احرام باندھا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت احرام باندھتے ہوئے دیکھا تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھڑی ہوتی تھی یعنی آٹھویں تاریخ کو۔ [1]

۱۵۔ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عبادت کے مقامات پر عبادت کرتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (بھی) عمرہ یا حج ادا فرماتے تو (مقام) ذوالحلیفہ میں بھی اترتے تھے اور جب کسی غزوہ سے لوٹتے اور اس راستہ ہو (کر آتے) یا حج یا عمرہ میں ہوتے تو وادی کے اندر اتر جاتے۔ پھر جب وادی کے گہراؤ سے اوپر جاتے تو اونٹ کو اس بطحا میں بٹھا دیتے جو وادی کے کنارے پر بجانب مشرق ہے۔ پھر آخر رات میں وہیں آرام فرماتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی (یہ مقام

[1] صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلین فی النعلین (١٦٦)۔

جہاں آپ ﷺ آرام فرماتے) اس مسجد کے پاس نہیں ہے جو پتھروں سے بنی ہے اور نہ اس ٹیلے پر ہے جس کے اوپر مسجد ہے بلکہ اس جگہ ایک چشمہ تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے اور اس کے اندر کچھ ٹیلے (ریت کے) تھے رسول اللہ ﷺ وہیں نماز پڑھتے تھے۔ پھر اس بطحا میں سیلاب بہہ کر آیا یہاں تک کہ وہ مقام جہاں حضرت عبداللہ نماز پڑھتے تھے دفن ہو گیا۔ ❶

۱۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی سواری کو چوڑائی میں بٹھا دیتے تھے اور اس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھتے تھے (عبداللہ راوی نے نافع راوی سے پوچھا) کہ جب سواریاں چرنے کے لیے چلی جاتیں (تو آپ ﷺ کیا کرتے تھے؟) فرمایا کہ آپ ﷺ پالان کو لے لیتے تھے پھر اس کے پچھلے حصہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لیتے تھے:

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

''ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔'' ❷

۱۷۔ نبی ﷺ کے سکھائے ہوئے کلمات سے کچھ ردو بدل نہیں

براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: جب تم اپنے بستر پر آؤ تو نماز کی طرح وضو کر لیا کرو۔ پھر اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جاؤ پھر اس کے بعد کہو:

((اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ)).

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب المساجد التي على طرق المدينة (٤٨٤)۔

❷ صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة الى الراحلة (٤٠٧)۔

''اے اللہ! میں نے تجھ سے امیدوار اور خائف ہو کر اپنا چہرہ تیری جانب میں جھکا دیا اور اپنا (ہر) کام تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشتی بان و پناہ دہندہ بنا لیا اور (میں یقین رکھتا ہوں کہ) تجھ سے (یعنی تیرے غضب سے) سوا تیری بارگاہ کے کوئی پناہ ونجات کی جگہ نہیں ہے۔ اے اللہ! میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے اس نبی پر (بھی) جسے تو نے ہدایت خلق کے لیے بھیجا ہے۔'' [1]

اگر تم اپنی اس رات میں مر جاؤ گے تو ایمان پر مرو گے اور ان کلمات کو تمام اذکار کے بعد پڑھو جو تم کرنا چاہتے ہو۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا پھر جب میں ((آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ)) پر پہنچا تو میں نے کہہ دیا ((وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ)) یعنی اور تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا تو آپ نے فرمایا: نہیں ((وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ)) ہی کہو کہ اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا ہوں جسے تو نے ہدایت خلق کے لیے بھیجا ہے۔''

۱۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ذوالحلیفہ میں صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو اپنی اونٹنی کو تیار کرنے کا حکم فرماتے پھر وہ سوار ہو جاتے جب اونٹنی کھڑی ہو جاتی تو قبلے کی طرف متوجہ ہوتے پھر تلبیہ (لبیک لبیک) کہنا شروع کر دیتے اور حرم میں پہنچ کر تلبیہ پکارنے سے رک جاتے تھے۔ ذی طویٰ مقام میں صبح ہونے تک رات کو آرام کرتے، پھر جب نماز پڑھ لیتے تو غسل فرماتے اور فرماتے تھے:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔'' [2]

۱۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے پر قرض معاف

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے مسجد میں ابن ابی حدرو سے

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب فضل من بات على الوضوء (٢٤٧)۔

[2] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب الاهلال مستقبل القبلة (١٥٥٣)۔

اپنے قرض کا تقاضا کیا اتنے میں دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں یہاں تک کہ انھیں رسول اللہ ﷺ نے سن لیا اور آپ گھر میں تھے تو آپ ﷺ نے اپنے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور آواز دی۔ اے کعب! انھوں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اشارے سے فرمایا: تم اپنے قرض سے نصف کم کردو۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" یارسول اللہ! میں نے نصف چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے (ابن حدرد سے فرمایا) "قُمْ فَاقْضِهٖ" (اٹھو اور باقی نصف ادا کرو۔) [1]

۲۰۔ صحابی نے نماز سے آگے گزرنے والے کو دھکا دے دیا

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک نوجوان آیا جو (قبیلہ) بنی ابی معیط سے تھا اسے گزرنے کے لیے اور کوئی راستہ نظر نہ آیا تو اس نے یہ چاہا کہ ان کے آگے سے ہی گزر جائے تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے میں دھکا دیا جوان نے ان کی طرف نظر کی اور پھر جب اسے دوسرا کوئی راستہ نظر نہ آیا تو اس نے دوبارہ آگے سے گزرنے کی کوشش کی۔ لیکن ابوسعید رضی اللہ عنہ نے پہلے سے زیادہ زوردار دھکا دیا جس سے اسے تکلیف ہوئی اور وہ مروان کے پاس چلا گیا اور ابوسعید سے جو معاملہ ہوا تھا اس کی مروان سے شکایت کی اور اس کے پیچھے پیچھے ابوسعید رضی اللہ عنہ (بھی) مروان کے پاس چلے گئے تو مروان نے کہا کہ اے ابوسعید! تمھارا اور تمھارے بھائی کے بیٹے کا کیا معاملہ ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)).

"جب تم سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف نماز پڑھ رہا ہو جو اسے لوگوں سے سترے کا کام دے رہی ہو پھر کوئی شخص اس کے سامنے سے

[1] صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب التقاضي والملازمة في المسجد (٤٥٧)۔

گزرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اسے ہٹا دے اور اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے اس لیے کہ وہ شیطان ہے۔" ❶

۲۱۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود کو بوسہ کیوں دیا

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ (طواف میں) حجر اسود کے پاس آئے پھر اس کو بوسہ دیا اور فرمایا:

إِنِّیْ لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا أَنِّیْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

"میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ (کسی کو) نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ دے سکتا ہے اور اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بھی بوسہ نہ دیتا۔" ❷

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب یرد المصلی من مر بین یدیه (۵۰۹)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب ما ذکر فی الحجر الاسود(۱۵۹۷)۔

المنهيات

من

القرآن الكريم

فساد مت کرو

﴿لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ﴾. [۲/ البقرة:۱۱]

''تم زمین میں فساد مت کرو۔''

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو

﴿فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا﴾ [۲/ البقرة:۲۲]

''پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔''

قرآن پر دنیا کو ترجیح مت دو

﴿وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾. [۲/ البقرة:۴۱]

''اور تم میری آیتوں کو تھوڑی قیمت میں مت بیچو۔''

حق کے ساتھ باطل مت ملاؤ

﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ﴾. [۲/ البقرة:۴۲]

''اور تم حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط نہ کرو اور نہ ہی حق کو چھپاؤ۔''

شہداء کو مردہ مت کہو

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾. [۲/ البقرة:۱۵۴]

''اور تم ان کو جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیے جائیں مردے مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور لیکن تم سمجھ نہیں رکھتے۔''

شیطان کی پیروی مت کرو

﴿وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ﴾. [۲/ البقرة:۱۶۸]

''اور تم شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو۔''

مردار، خون، سور کا گوشت اور جس چیز پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے

﴿ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ ﴾ . [۲/ البقرۃ:۱۷۳]

''یقیناً تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پس جو شخص مجبور کیا گیا بشرطیکہ، وہ سرکشی کرنے والا نہ ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔''

ناحق ایک دوسرے کا مال اور رشوت مت کھاؤ

﴿ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ . [۲/ البقرۃ:۱۸۸]

''آپس میں ناجائز طریقے سے ایک دوسرے کے اموال مت کھاؤ اور نہ ہی تم لوگوں کے مالوں کو گناہ کے ساتھ کھانے کے لیے حاکموں کی طرف لے کر جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔''

کسی کے ساتھ زیادتی مت کرو

﴿ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴾ . [۲/ البقرۃ:۱۹۰]

''اور تم زیادتی نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔''

حرم میں لڑنا ممنوع ہے

﴿ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ ﴾ . [۲/ البقرۃ:۱۹۱]

''اور تم ان سے مسجد حرام کے نزدیک نہ لڑو، یہاں تک کہ وہ تم میں سے

لڑیں اس میں پس اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کرو۔“

اپنے آپ کو خود ہلاکت میں مت ڈالو

﴿ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾. [۲/ البقرة:۱۹۵]

”اور تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔“

حج میں قربانی سے پہلے سر نہ منڈواؤ

﴿ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ﴾. [۲/ البقرة:۱۹۶]

”اور اپنے سر مت منڈواؤ یہاں تک کہ قربانی اپنے حلال ہونے کی جگہ پر پہنچ جائے۔“

دوران حج جھگڑا اور گناہ و معصیت مت کرو

﴿ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ﴾. [۲/ البقرة:۱۹۶]

”حج میں نہ شہوت کی باتیں کرنا اور نہ نافرمانی کرنا اور نہ جھگڑا کرنا ہے۔“

مشرکہ عورت سے نکاح کی ممانعت

﴿ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ﴾. [۲/ البقرة:۲۲۱]

”اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔“

حالت حیض میں صحبت مت کرو

﴿ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ﴾. [۲/ البقرة:۱۹۶]

”پس حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور نہ ان کے قریب جاؤ حتی کہ وہ پاک ہو جائیں پس جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جیسے اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے۔“

اللہ کے نام کی فضول قسمیں مت اٹھاؤ

﴿ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴾. [۲/ البقرة:۲۲۴]

''اور نہ بناؤ اللہ (کے نام) کو رکاوٹ اس کی قسم کھا کر کہ نیکی نہ کرو گے اور پرہیزگاری نہ کرو گے اور صلح نہ کرو گے لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔''

عورت کا حمل چھپانا ممنوع ہے

﴿ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ﴾. [۲/ البقرة:۲۲۸]

''اور ان کے لیے جائز نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے چھپائیں اگر وہ ایمان رکھتی ہوں اللہ پر اور روزِ آخرت پر۔''

بے جا حق مہر کی واپسی کا مطالبہ ممنوع ہے

﴿ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـــًٔا ﴾. [۲/ البقرة:۲۲۹]

''اور تمھارے لیے حلال نہیں کہ تم نے جو کچھ انھیں (بطور حق مہر) دیا ہے اسے لے لو۔''

نوٹ: خلع کی صورت میں واپسی کا مطالبہ درست و جائز ہے۔

عورت کو اذیت دینے کی غرض سے نکاح مت کرو

﴿ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ ﴾ [۲/ البقرة:۲۳۱]

''اور انھیں تکلیف دینے کی غرض سے نہ روکو تاکہ تم زیادتی کر سکو۔''

اللہ کی آیات کا مذاق نہ اڑاؤ

﴿ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۡ ﴾ [۲/ البقرة:۲۳۱]

"اور اللہ کی آیتوں کو مذاق نہ بنالو۔"

اولاد کے سبب والدین کو تکلیف مت دو

﴿لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ﴾. [۲/ البقرة:۲۳۳]

"اور نہ ضرر پہنچایا جائے کسی ماں کو اس کے لڑکے کے باعث اور نہ کسی باپ کو اس کے لڑکے کے باعث اور وارث پر بھی اسی قسم کی ذمہ داری ہے۔"

دوران عدت نکاح ممنوع ہے

﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾. [۲/ البقرة:۲۳۵]

"اور نہ پکی کرلو نکاح کی گرہ یہاں تک کہ عدت اپنی انتہا کو پہنچ جائے۔"

کسی کے احسان کو فراموش مت کرو

﴿وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ﴾. [۲/ البقرة:۲۳۷]

"اور نہ بھلایا کرو احسان کو آپس (کے لین دین) میں۔"

دین میں جبر ممنوع ہے

﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾. [۲/ البقرة:۲۵۶]

"دین میں کوئی زبردستی نہیں۔"

احسان جتلانا ممنوع ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ﴾

[۲/ البقرة:۲٦٤]

"اے ایمان والو! مت ضائع کرو اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور دکھ پہنچا کر۔"

سود حرام ہے

﴿ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ﴾. [۲/ البقرة:۲۷۵]

''اور اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔''

گواہی مت چھپاؤ

﴿ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ﴾ [۲/ البقرة:۲۸۳]

''اور گواہی مت چھپاؤ اور جو شخص چھپاتا ہے اسے تو یقیناً اس کا ضمیر گناہگار ہے۔''

کفار سے دوستی ممنوع ہے

﴿ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾.

[۳/ آل عمران:۲۸]

''مومنوں کو چھوڑ کر مومن کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جس نے ایسا کیا پس اس کا اللہ سے کچھ تعلق نہ رہا۔''

فرقہ بندی مت اختیار کرو

﴿ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ﴾. [۳/ آل عمران: ۱۰۳]

''اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہونا۔''

منافقوں کو رازدان مت بناؤ

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ﴾.

[۳/ آل عمران:۱۱۸]

''اے ایمان والو! غیروں کو رازدان نہ بناؤ وہ تمھیں خرابی پہنچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے۔''

یتیموں کے مال ناحق مت کھاؤ

﴿ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ ﴾. [٤/ النسآء: ٢]

''اور یتیموں کو ان کے مال دے دو اور (اپنی) ردّی چیز کو (ان کی) عمدہ چیز سے نہ بدلو۔ اور ان کے مال اپنے مالوں سے ملا کر نہ کھاؤ واقعی یہ بہت بڑا گناہ ہے۔''

محرماتِ نکاح

﴿ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَاۗؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝ ﴾. [٤/ النسآء: ٢٢]

''اور نہ نکاح کرو جن سے نکاح کر چکے تمھارے باپ دادا مگر جو ہو چکا (اس سے پہلے سو وہ معاف ہے) یہ بے حیائی کا کام اور بغض کا سبب ہے اور بڑی بُری راہ ہے۔

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَاۗىِٕكُمْ وَرَبَاۗىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۡ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ وَحَلَاۗىِٕلُ اَبْنَاۗىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ﴾. [٤/ النسآء: ٢٣]

''حرام کی گئی تم پر تمھاری مائیں، تمھاری بیٹیاں، تمھاری بہنیں، تمھاری پھوپھیاں، تمھاری خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، تمھاری مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا تمھاری بہنیں رضاعت سے اور مائیں تمھاری بیوی کی تمھاری بیویوں کی بیٹیاں جو تمھاری گودوں میں (پرورش پا رہی) ہیں ان بیویوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو اور اگر تم نے صحبت نہ کی ہو

ان بیویوں سے تو کوئی حرج نہیں تم پر (ان کی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں) اور (حرام کی گئیں) بیویاں تمھارے ان بیٹیوں کی جو تمھاری پشتوں سے ہیں اور (یہ بھی حرام ہے) کہ جمع کرو تم دو بہنوں کو مگر جو گزر چکا (سو وہ معاف ہے) یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔''

کسی کا ناحق مال مت کھاؤ

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ ﴾.

[٤/ النسآء:٢٩]

''اے ایمان والو! نہ کھاؤ اپنے مال آپس میں ناجائز طریقہ سے مگر یہ کہ تجارت ہو تمھاری رضامندی سے اور نہ ہلاک کرو اپنے آپ کو بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والا ہے۔''

اللہ کے ساتھ شرک مت کرو

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔـا ﴾. [٤/ النسآء:٣٦]

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔''

نشے اور جنابت کی حالت میں نماز نہ پڑھو

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ ﴾. [٤/ النسآء:٤٣]

''اے ایمان والو! حالت نشہ میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور نہ جنابت کی حالت میں مگر یہ کہ تم سفر کر رہے ہو یہاں تک کہ تم غسل کر لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا آئے کوئی تم میں سے قضائے حاجت سے یا مباشرت کی ہو تم نے اپنی عورتوں سے۔''

کسی مسلمان کو قتل کرنا ممنوع ہے

﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ﴾. [٤/ النسآء:٩٢]

''اور نہیں (جائز) کسی مومن کے لیے کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے مگر غلطی سے۔''

کسی پر غیر مسلم کی تہمت درست نہیں

﴿ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ﴾. [٤/ النسآء:٩٤]

''اور تم نہ کہو اس شخص کے لیے جو تمھیں سلام پیش کرے کہ تو مومن نہیں ہے۔''

بد دیانت اور غلط آدمی کی طرف سے وکیل نہ بنا جائے

﴿ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۙ ﴾. [٤/ النسآء:١٠٧]

''اور مت جھگڑا کریں آپ ان کی طرف سے جو خیانت کرتے ہیں اپنے آپ سے بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا اسے جو بڑا بد دیانت (اور) بدکار ہے۔''

خواہش نفس کی ممانعت

﴿ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ ﴾. [٤/ النسآء:١٣٥]

''پس تم خواہش نفس کی پیروی نہ کرو انصاف کرنے میں اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ موڑو تو بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔''

غیروں کے عیوب کو بیان کرنا ممنوع ہے

﴿ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

سَمِيعًا عَلِيمًا﴾. [٤/ النسآء:١٤٨]

''اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتے کہ کسی کی بری بات کو برملا کہا جائے مگر (اس سے) جس پر ظلم ہوا ہو اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

دین میں غلو حرام ہے

﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ﴾.

[٤/ النسآء:١٧١]

''اے اہل کتاب! نہ غلو کرو اپنے دین میں اور نہ کہو اللہ تعالیٰ کے متعلق مگر سچی بات۔''

یہ مت کہو کہ تین خدا ہیں

﴿وَلَا تَقُولُوا۟ ثَلَٰثَةٌ ۚ ٱنتَهُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا ٱللَّهُ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ﴾.

[٤/ النسآء:١٧١]

''اور نہ کہو تین (خدا ہیں) باز آجاؤ (ایسا کہنے سے) یہ بہتر ہے تمھارے لیے، بیشک اللہ تو معبود واحد ہی ہے پاک ہے وہ اس سے کہ ہو اس کا کوئی لڑکا۔''

اللہ کے شعائر کی بے حرمتی ممنوع ہے

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحِلُّوا۟ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ وَلَا ٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَلَا ٱلْهَدْىَ وَلَا ٱلْقَلَٰٓئِدَ وَلَآ ءَآمِّينَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَٰنًا ۚ﴾.

[٥/ المآئدة:٢]

''اے ایمان والو! بے حرمتی نہ کرو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی اور نہ عزت والے مہینہ کی اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیوں کی اور نہ جن کے گلے میں پٹے ڈالے گئے ہیں اور نہ (بے حرمتی کرو) جو قصد کیے ہوئے ہیں بیت

حرام کا وہ چاہتے ہیں رب کا فضل اور (اس کی) رضا۔“

چند حرام اشیاء

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ﴾.

[٥/ المآئدة:٣]

”حرام کیے گئے ہیں تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے اور گلا گھونٹنے سے مرا ہوا، چوٹ سے مرا ہوا، اوپر سے نیچے گر کر مرا ہوا، سینگ لگنے سے مرا ہوا اور جسے کھایا کسی درندے نے سوائے اس کے جسے تم ذبح کر لو اور (حرام ہے) جو ذبح کیا گیا ہو آستانوں پر اور (یہ بھی حرام ہے) کہ تم قسمت آزمائی کرو جوئے کے تیروں سے، یہ سب نافرمانی کے کام ہیں۔“

دین کا مذاق اڑانے والوں سے دوستی حرام ہے

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ﴾. [٥/ المآئدة:٥٧]

”اے ایمان والو! مت بناؤ ان لوگوں کو جنھوں نے بنا رکھا ہے تمھارے دین کو ہنسی اور کھیل ان سے جنھیں دی گئی کتاب تم سے پہلے اور کفار (اپنے) دوست۔“

پاکیزہ چیزوں کو حرام مت کرو

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ﴾.

[٥/ المآئدة:٨٧]

”اے ایمان والو! نہ حرام کرو پاکیزہ چیزوں کو جنھیں حلال فرمایا ہے اللہ

تعالیٰ نے تمھارے لیے اور نہ حد سے بڑھو۔"

شراب، جوا، بت و آستانے پر جانا حرام ہے

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾. [٥/ المآئدة:٩٠]

"اے ایمان والو! یہ شراب، جوا، بت اور فال نکالنے کے تیر سب ناپاک ہیں شیطان کی کارستانیاں ہیں سو بچو ان سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

حرم میں شکار کرنا ممنوع ہے

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ﴾. [٥/ المآئدة:٩٥]

"اے ایمان والو، نہ مارو شکار کو جب کہ تم احرام باندھے ہوئے ہو۔"

کثرتِ سوال کی ممانعت

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾.

[٥/ المآئدة:١٠١]

"اے ایمان والو! مت پوچھا کرو ایسی باتیں کہ اگر ظاہر کی جائیں تمہارے لیے تو تمھیں بری لگیں۔"

بتوں کے نام کے جانور چھوڑنا حرام ہے

﴿ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴾.

[٥/ المآئدة: ١٠٣]

"نہیں مقرر کیا اللہ نے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور نہ حام، لیکن جنھوں نے کفر کیا وہ تہمت لگاتے ہیں اللہ تعالیٰ پر جھوٹی اور اکثر ان میں کچھ عقل نہیں رکھتے۔"

نوٹ: یہ تمام جانور بتوں کے نام پر چھوڑتے تھے۔ بحیرہ ایسی اونٹنی جو کسی بت کے نام پر چھوڑتے اور اس کا دودھ نہیں دھوتے تھے۔ سائبہ بھی بتوں کے نام پر کھلی چھوڑتے اور اس پر وزن نہ رکھتے تھے۔ وصیلہ ایسی اونٹنی جو متواتر کئی مادہ کو جنم دیتی تو اسے وقف کر دیتے اور حام ایسا اونٹ جس کے مادہ سے دس بچے پیدا ہوں یہ شرکیہ افعال ہیں جیسا کہ آجکل پیروں کے نام پر گائیں چھوڑی جاتیں ہیں یہ سب سے پہلے عمرو بن عامر الخزاعی نے کیا تھا جو نبی ﷺ سے تین سو سال قبل مکہ کا رئیس تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اسے جہنم میں اپنی انتڑیوں کو کھینچتے ہوئے دیکھا ہے۔''

بتوں کی پوجا ممنوع ہے

﴿قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾.

[٦/ الانعام:٥٦]

''آپ فرمایئے! کہ مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اللہ کے سوا ان کی عبادت کروں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔''

غیروں کے خدا کو گالی مت دو

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ﴾.

[٦/ الانعام:١٠٨]

''اور گالی مت دو (برا بھلا مت کہو) ان کو جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ کچھ جانے بغیر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے۔''

تکبیر کے بغیر ذبح کیا ہوا جانور مت کھاؤ

﴿وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ﴾.

[٦/ الانعام:١٢١]

''اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ

کام بے حکمی (نافرمانی) ہے۔"

اسراف سے پرہیز کرو

﴿ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾. [٦/ الانعام:١٤١]

"اور اسراف مت کرو یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

خاندانی منصوبہ بندی حرام ہے

﴿ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴾. [٦/ الانعام:١٥١]

"اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو، ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں اور خواہ پوشیدہ اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق کے ساتھ اس کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔"

یتیم کا مال مت کھاؤ

﴿ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ﴾.

[٦/ الانعام:١٥٢]

"اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنی سن بلوغت کو پہنچ جائے۔"

غلط راستے مت اپناؤ

﴿ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ

عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾. [٦/ الانعام:١٥٣]

"اور یہ کہ میرا دین میرا رستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اس کا تم کو اللہ نے تاکیدی حکم دیا ہے تا کہ تم احتیاط رکھو۔"

اللہ کے علاوہ کسی کی اتباع مت کرو

﴿اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾. [٧/ الاعراف:٣]

"تم لوگ اس کی اتباع کرو جو تمھارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کی اتباع مت کرو تم لوگ بہت کم ہی نصیحت مانتے ہو۔"

زمین میں فساد مت پھیلاؤ

﴿وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ﴾.

[٧/ الاعراف:٥٦]

"اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ اس کی درستگی کے بعد اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے۔"

ناپ تول میں کمی مت کرو

﴿فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ﴾. [٧/ الاعراف:٨٥]

"پس تم ناپ اور تول پورا پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو اور زمین میں اس کے بعد کہ اس کی درستگی کر دی گئی فساد مت پھیلاؤ۔"

کسی کو تکلیف دینے کے لیے راستوں میں مت بیٹھو

﴿وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا﴾. [۷/ الاعراف: ۸۶]

''اور مت بیٹھا کرو راستوں پر کہ ڈرا رہے ہو تم (راہ گیروں کو) اور روک رہے ہو تم اللہ کی راہ سے جو ایمان لایا اللہ کے ساتھ اور تلاش کرتے ہو اس میں عیب۔''

جنگ میں پیٹھ مت پھیرو

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ﴾. [۸/ الانفال: ۱۵]

''اے ایمان والو! جب تم مقابلہ کرو کافروں کے لشکر جرار سے تو مت پھیرنا ان کی طرف پیٹھیں۔''

باہم مت جھگڑو

﴿وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا﴾ [۸/ الانفال: ۴۶]

''اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی تمہاری ہوا اور (ہر مصیبت میں) صبر کیا کرو۔''

مشرک حرم میں داخل مت ہوں

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ [۹/ التوبۃ: ۲۸]

''اے ایمان والو! یقیناً مشرک ناپاک ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ ہونے پائیں۔''

منافق کی نماز جنازہ مت پڑھو

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ [۹/ التوبۃ: ۸۴]

''اور نہ پڑھیے نمازِ جنازہ کسی پر ان میں سے جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑے ہوں اس کی قبر پر بے شک انھوں نے کفر کیا اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور وہ مرے اس حالت میں کہ وہ نافرمان تھے۔''

اشیاء میں کمی پیشی مت کرو

﴿ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ ﴾ [١٥/ هود:٨٥]

''اے میری قوم! پورا کیا کرو ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ اور نہ گھٹا کر دیا کرو لوگوں کو ان کی چیز اور نہ چلو زمین میں فساد برپا کرتے ہوئے۔''

اللہ کے لیے مثالیں مت بیان کرو

﴿ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ﴾ [١٦/ النحل:٧٤]

''پس (اے جاہلو!) اللہ کے لیے مثالیں نہ بیان کیا کرو۔''

بے حیائی اور برے افعال مت کرو

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ ﴾ [١٦/ النحل:٩٠]

''بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ہر معاملہ میں انصاف کرو اور (ہر ایک کے ساتھ) بھلائی کرو اور اچھا سلوک کرو رشتہ داروں کے ساتھ اور منع فرمایا ہے بے حیائی سے اور برے کاموں سے اور سرکشی سے اللہ تعالیٰ نصیحت کرتا ہے تمھیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔''

قسمیں مت توڑا کرو

﴿ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا ﴾ [١٦/ النحل:٩١]

''اور نہ توڑو (اپنی) قسموں کو انھیں پختہ کرنے کے بعد۔''

اللہ پر جھوٹ مت باندھو

﴿ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ﴾. [١٦/ النحل:١١٦]

''اور نہ بولو جھوٹ جن کے بارے میں تمھاری زبانیں بیان کرتی ہیں (یہ کہتے ہوئے) کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس طرح تم افترا باندھو گے اللہ تعالیٰ پر۔''

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ

﴿ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَّخْذُولًا ﴾.

[١٧/ بنی اسرائیل:٢٢]

''نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ورنہ تم بیٹھ رہو گے اس حال میں کہ تمھاری مذمت کی جائے گی اور بے یارومددگار ہو جاؤ گے۔''

والدین کو اُف تک نہ کہو

﴿ فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴾.

[١٧/ بنی اسرائیل:٢٣]

''تو ان (والدین کو) اف تک مت کہہ اور انھیں مت جھڑکو اور جب ان سے بات کرو تو بڑی تعظیم سے بات کرو۔''

فضول خرچی مت کرو

﴿ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ﴾.

[١٧/ بنی اسرائیل:٢٦۔٢٧]

''اور فضول خرچی نہ کیا کرو بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔''

زنا کا ارتکاب حرام ہے

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴾.

[۱۷/ بنی اسرائیل:۳۲]

''اور بدکاری کے قریب بھی نہ جاؤ بے شک یہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے۔''

ناحق قتل کرنا حرام ہے

﴿ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴾.

[۱۷/ بنی اسرائیل:۳۳]

''اور نہ قتل کرو اس نفس کو جس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے مگر حق کے ساتھ اور جو قتل کیا جائے ناحق تو ہم نے مقتول کے وارث کو (قصاص کے مطالبے کا) حق دے دیا ہے پس اسے چاہیے کہ قتل میں اسراف نہ کرے ضرور اس کی مدد کی جائے گی۔''

کسی چیز کی اتباع بغیر علم کے ممنوع ہے

﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـــُٔوْلًا ﴾. [۱۷/ بنی اسرائیل:۳٦]

''اور نہ پیروی کرو اس چیز کی جس کا تمھیں علم نہیں بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب کے متعلق (تم سے) پوچھا جائے گا۔''

اکڑ اکڑ کر مت چلو

﴿ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴾. [۱۷/ بنی اسرائیل: ۳۷]

''اور نہ چلو زمین میں اکڑتے ہوئے (اس طرح) نہ تم چیر سکتے ہو زمین کو اور نہ پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتے ہو۔''

ان شاء اللہ کے بغیر کوئی عزم مت کرو

﴿ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ﴾.

[۱۸/ الكهف:۲۳-۲۴]

''ہرگز نہ کہنا کسی چیز کے متعلق کہ میں اسے کل کرنے والا ہوں مگر (یہ کہ ساتھ یہ بھی کہو) اگر اللہ نے چاہا۔''

زنا کار سے نکاح مت کرو

﴿ الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ ﴾. [۲٤/ النور:۳]

''زانی شادی نہیں کرتا مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ اور زانیہ، نہیں نکاح کرتا اس کے ساتھ مگر زانی یا مشرک اور حرام کر دیا گیا ہے یہ اہل ایمان پر۔''

فقراء کو نہ دینے کی قسمیں مت کھاؤ

﴿ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ﴾. [۲٤/ النور:۲۲]

''اور تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انھیں اپنے قرابت داروں پر اور مسکینوں اور مہاجروں کو راہ للہ دینے سے قسم نہ کھا لینی چاہیے بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہیے کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے قصور معاف فرما دے۔ اللہ تعالیٰ قصوروں کو معاف کرنے والا مہربان ہے۔''

کسی کے گھر بغیر اجازت داخل مت ہو

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴾. [۲٤/ النور:۲۷]

''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام کر لیں تمھارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

خواتین غیر محرم کے سامنے زینت ظاہر مت کریں

﴿ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾. [۲٤/ النور:۳۱]

''اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کے بُکّل مارے رہیں اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح

زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاسکو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک گستاخی سے مت لو

﴿ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ﴾. [۲٤/ النور:٦٣]

"تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا معمولی بلاوا نہ کرلو جیسے آپس میں ایک کا ایک کو ہوتا ہے۔"

غرور و تکبر مت اختیار کرو

﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴾. [۳۱/ لقمان:۱۸]

"لوگوں کے سامنے اپنے رخسار نہ پھلا، اور زمین پر اترا اکڑ کر نہ چل، کسی تکبر کرنے والے، شیخی خورے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔"

اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہوا کرو

﴿ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾. [۳۹/ الزمر:۵۳]

"تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔"

اللہ کے سامنے سرکشی مت کرو

﴿ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴾. [٤٤/ الدخان:۱۹]

"تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس کھلی سند لانے

والا ہوں۔"

جنگ میں بزدلی مت دکھاؤ

﴿ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ ﴾.

[٤٧/ محمد:٣٥]

"(اے مسلمانو!) ہمت مت ہارو اور (کفار کو) صلح کی دعوت مت دو تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہے۔"

قرآن وسنت کے آگے اپنی بات مت پیش کرو

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ① ﴾. [٤٩/ الحجرات:١]

"اے ایمان والو! آگے نہ بڑھا کرو اللہ اور اس کے رسول سے اور ڈرتے رہا کرو اللہ تعالیٰ سے بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

بغیر تحقیق کے کسی کی بات پر عمل مت کرو

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ⑥ ﴾. [٤٩/ الحجرات:٦]

"اے ایمان والو! اگر لے آئے تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر تو اس کی خوب تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم ضرر پہنچاؤ کسی قسم کی بے علمی میں پھر تم اپنے کیے پر پچھتانے لگو۔"

کوئی کسی کا مذاق نہ اڑائے

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ ﴾. [٤٩/ الحجرات:١١]

''اے ایمان والو! نہ تمسخر اڑایا کرے مردوں کی ایک جماعت دوسری جماعت کا شاید وہ ان مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں مذاق اڑایا کریں دوسری عورتوں کا شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔''

کسی کو برے لقب سے مت پکارو

﴿ وَلَا تَلْمِزُوٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ ﴾. [۴۹/ الحجرات:۱۱]

''اور نہ عیب لگاؤ ایک دوسرے پر اور نہ برے القاب سے کسی کو بلاؤ۔''

کسی کے بارے میں برا گمان مت رکھو

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ﴾.

[۴۹/ الحجرات:۱۲]

''اے ایمان والو! دور رہا کرو بکثرت بدگمانیوں سے، بلاشبہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔''

مسلمان کی جاسوسی مت کرو

﴿ وَلَا تَجَسَّسُوْا ﴾. [۴۹/ الحجرات:۱۲]

''اور نہ جاسوسی کیا کرو۔''

مسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے

﴿ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ﴾. [۴۹/ الحجرات:۱۲]

''اور ایک دوسرے کی غیبت بھی نہ کیا کرو، کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی شخص کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس تم اسے تو مکروہ سمجھتے ہو۔''

ناپ تول میں کمی نہ کرو

﴿ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝ ﴾. [۵۵/ الرحمن:۹]

''اور تول کو کم نہ کرو۔''

گناہ اور زیادتی کے متعلق مشورے مت کرو

﴿ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ﴾. [۵۸/ المجادلة:۹]

''اے ایمان والو! جب تم خفیہ مشورہ کرو تو مت خفیہ مشورہ کرو گناہ، زیادتی اور رسول کی نافرمانی کے متعلق بلکہ نیکی اور تقویٰ کے بارے میں مشورہ کیا کرو۔''

اللہ تعالیٰ کو مت بھولو

﴿ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ ﴾.

[۵۹/ الحشر:۱۹]

''ان (نادانوں) کی مانند نہ ہو جانا جنھوں نے بھلا دیا اللہ تعالیٰ کو پس اللہ نے ان کو خود فراموش کر دیا۔ یہی لوگ فاسق ہیں۔''

اللہ کے دشمنوں کو اپنا دوست مت بناؤ

﴿ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ ﴾.

[۶۰/ الممتحنة:۱]

''اے ایمان والو! میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو (اپنے جگری دوست) مت بناؤ۔''

مطلقہ کو ضرر مت پہنچاؤ

﴿ أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا

عَلَيْهِنَّ ﴾. [٦٥/ الطلاق:٦]

”انھیں ٹھہراؤ جہاں تم خود سکونت پذیر ہو اپنی حیثیت کے مطابق اور انھیں ضرر نہ پہنچاؤ تاکہ تم انہیں تنگ کرو۔“

کسی کو اس لیے نہ دو کہ تمھیں زیادہ کی تمنا ہو

﴿ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴾. [٧٤/ المدثر:٦]

”اور احسان کر کے زیادتی کی خواہش نہ کر۔“

یتیم کو ڈانٹ ڈپٹ مت کرو

﴿ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴾.

[٩٣/ الضحى:٩-١٠]

”پس یتیم پر تو بھی سختی نہ کیا کر، اور نہ سوال کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ۔“

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴾. [١١٢/ الاخلاص:١-٤]

”آپ کہہ دیجیے! کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔“

ألمنهيات

من

الاحاديث النبوی ﷺ

آئینہ مضامین

(۱)

كتاب الطهارة

طہارت کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ ﴾. [۷۴/ المدثر:٤ـ٥]

''اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کرو اور ناپاکی کو چھوڑ دو۔''

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَسْتَطِيْبَ أَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ.

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

سنن النسائی ، کتاب الطهارة ، باب النهی عن الاستطابة بالعظم (۳۹)

ومسلم (٦٧٢)

قضائے حاجت کے لیے قبلے کی جانب منہ یا پشت کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا۔ ❶

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا پس آپ ﷺ کی وفات سے ایک سال قبل میں نے آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔"

توضیح: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پشت کرنا منع ہے البتہ یہ ممانعت فضا میں ہے عمارتوں میں نہیں جیسا کہ مروان اصفر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے قبلے کی جانب سواری بٹھائی پھر اس کی طرف پیشاب کرنے لگے تو میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تو انھوں نے کہا کیوں نہیں اس عمل سے صرف فضا میں منع کیا گیا ہے اور جب تمھارے اور قبلے کے درمیان کوئی اوٹ حائل ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ❷

اور یہی موقف ابن حجر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے اور امام مالک، امام شافعی رحمہما اللہ کا بھی مسلک ہے۔ ❸

ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَسْتَطِيْبَ أَحَدُكُمْ

❶ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الطھارۃ، باب الرخصۃ فی استقبال القبلۃ عند قضاء الحاجۃ (١٥) الترمذی، کتاب الطھارۃ (٩) ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا (٣٢٠) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ احمد فی باقی المکثرین (١٤٣٤٣) بیھقی (١/ ٩٢) شرح معانی الآثار (٤/ ٢٣٤)۔ ❷ صحیح ابوداود للالبانی، کتاب الطھارۃ، باب الرخصۃ فی ذلک (٨)۔ ❸ فتح الباری ١/ ٣٣١۔

بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ. ❶

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی لمبی حدیث میں ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جنوں سے ملاقات کا تذکرہ ہے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی کو جنوں کا زادِ راہ اور گوبر (لید) کو ان کے جانوروں کا چارہ قرار دیا ہے اور اس کے بعد فرمایا: ''تم ان دونوں سے استنجا نہ کرو کیونکہ یہ تمھارے بھائیوں کی خوراک ہے۔'' ❷

تو اس روایت سے معلوم ہوا کہ جنوں کی خوراک سے استنجا کرنا درست نہیں تو انسانوں کی خوراک وغیرہ سے استنجا کرنا بالاولیٰ درست نہیں اور تمام مقدس اشیاء سے بھی استنجا کرنا درست نہیں۔ واللہ اعلم

کوئلے سے استنجا کرنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يَّسْتَنْجِيَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حَمَمَةٍ. ❸

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی، گوبر اور کوئلے کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

برتن میں سانس لینے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يَّتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ

---

❶ سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب النهی عن الاستطابة بالعظم (۳۹) مسلم، کتاب الصلاة (۶۸۲) الترمذی، کتاب الطهارة (۱۸) ابوداود (۳۵) ابن ماجه کتاب الطهارة والسنة (۳۱۰)۔ ❷ مسلم، کتاب الصلاة (۴۵۰) ترمذی (۱۸۰)۔

❸ صحیح الجامع الصغیر (۶۸۲۶)۔

يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ. ❶

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے اور اپنے شرمگاہ کو داہنے ہاتھ کے ساتھ چھونے سے اور داہنے ہاتھ کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینا منع ہے نیز پھونک مارنا بھی منع ہے اگرچہ کسی چیز کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ہی کیوں نہ ہو اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا اور دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھونا بھی منع ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يُحِبُّ الْيَمِيْنَ فِيْ شَأْنِهِ كُلِّهِ فِيْ تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ. ❷

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں دائیں پہلو سے شروع کرنا پسند کرتے تھے مثلاً جوتے پہننے میں، کنگھی کرنے میں اور طہارت وغیرہ حاصل کرنے میں۔''

کھڑے پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اس میں غسل کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يُغْتَسَلَ فِيْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ. ❸

❶ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب النهی عن الاستنجاء بالیمین (٣٩٤) البخاری، کتاب الوضوء (١٤٩) الاشربة (٥١٩٩)، الترمذی کتاب الطهارة (١٥) والاشربة (١٨١١) سنن النسائی، کتاب الطهارة (٢٤، ٤٥) ابوداود (٢٩) وابن ماجه، الطهارة وسننها (٣٠٦) احمد فی مسند الكوفيين (١٨٦٠٣) باقی مسند الانصار (٢١٨٤ و٢١٥٢٢) دارمی، الطهارة (٦٨١) ❷ مسلم، کتاب الطهارة، باب الیمین فی طهوره۔

❸ سنن النسائی، کتاب الغسل والتیمم، باب ذکر نهی الجنب عن الاغتسال فی الماء الدائم (٣٩٥) البخاری، کتاب الوضوء (٢٣٢) مسلم، کتاب الطهارة (٤٢٤-٤٦٥) ابوداود، کتاب الطهارة، (٦٣) ابن ماجه کتاب الطهارة والسنة (٣٣٨) احمد فی باقی مسند المكثرين (٩٢٣٤، ٩٦٠٩، ١٥٤٦١) دارمی، کتاب الطهارة (٧٦٤)۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی کھڑے پانی میں پیشاب کرے اور پھر اس پانی میں غسل جنابت کرے۔''

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ممنوع ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّبُوْلَ قَائِمًا. (1)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس کے چھینٹوں سے بچاؤ ممکن ہو اور جن روایات میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے وہ تمام ضعیف ہیں۔ (2) مثلاً عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ (3) اور ایسے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کے ڈھیر پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ (4) اور البانی رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں کہ بیٹھ کر پیشاب کرنا مجھے پسند ہے لیکن کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بھی جائز ہے اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (5)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّسْتَقْبِلَ الَّذِىْ يَذْهَبُ إِلَى الْغَائِطِ الْقِبْلَةَ

---

(1) ضعیف ابن ماجه للالبانی، كتاب الطهارة والسنة، باب فی البول قاعدا (٦٤) بیهقی (١/ ١٠٢) وابن ماجه (٢٠٩) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٩٣٨) حافظ بوصیری نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے (مصباح الزجاجة (١/ ٩٣)۔ (2) التعليق على السيل الجرار للشيخ صبحی حلاق ١/ ١٩٣۔ (3) مؤطا امام مالك ١/ ٥٠۔ (4) البخاری، كتاب الوضوء (٢٢٤) مسلم (٢٧٣) النسائی ١/ ١٩)۔ (5) تمام المنة ص ١٦٤، ارواء الغليل ١/ ٩٥)۔

وَقَالَ ((شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا)). [1]

''عطاء بن یزید سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک سنا میں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی پیشاب یا پاخانہ قبلہ جانب ہو کر کرے اور (اہل مدینہ) مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر کے پیشاب کریں۔''

توضیح: قضائے حاجت کے وقت قبلہ جانب پشت یا منہ کرنا منع ہے اور مشرق یا مغرب کی جانب رخ کرنے کا حکم اہل مدینہ کو ہے کیونکہ ان کا قبلہ بجانب جنوب تھا اس کے علاوہ مقصود صرف یہ ہے کہ قبلے کی طرف منہ یا پشت نہ ہو خواہ انھیں شمال یا جنوب کی طرف ہی کیوں نہ منہ کرنا پڑے۔

کسی جانور کی بل میں پیشاب کرنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يُّبَالَ فِي الْجُحْرِ قَالُوْا لِقَتَادَةَ: مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ؟ قَالَ كَانَ يُقَالُ: إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ. [2]

''حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی پیشاب کرے سوراخ (بل) میں۔ لوگوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سوراخ میں پیشاب مکروہ ہے اس کا سبب کیا ہے تو حضرت قتادہ جواب دیتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے سوراخوں میں جن رہا کرتے ہیں۔''

---

[1] صحيح البخاري ، كتاب الوضوء (١٤١) ، الصلاة (٣٨٠) مسلم ، كتاب الطهارة (٣٨٨) سنن ابن ماجه ، كتاب الطهارة وسننها ، باب النهي عن استقبال القبلة بالغائط والبول (٣١٤) الترمذي ، كتاب الطهارة (٨) النسائي (٢٠، ٢١، ٢٢) ابوداود، كتاب الطهارة (٨) احمد في باقي مسند الانصار (٢٢٤٣٥ ، ٢٢٤٨٤) مؤطا امام مالك في نداء الصلاة (٤٠٦) دارمي ، كتاب الطهارة (٦٦٣)۔ [2] ابوداود، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الجحر (٢٩) ارواء الغليل (٥٥) احمد في مسند البصريين (١٩٨٤٨) نسائي ١/ (٣٣) حاكم (١/ ١٠٨٢) بيهقي (١/ ٩٩) شرح السنة (١/ ٢٨٩) یہ روایت ضعیف ہے۔

توضیح: ابن سرجس سے قتادہ کے سماع میں اختلاف ہے جس کی بنا پر روایت کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں قتادہ کا انس کے علاوہ کسی سے سماع ثابت نہیں۔ (1) اور علی بن مدینی نے سماع ثابت کیا اور ابن خزیمہ اور امام ابن السکن نے اسے صحیح کہا ہے۔ (2) لہٰذا اگر روایت کا ضعیف ہونا ثابت ہو جائے تو ممانعت درست نہیں البتہ احتیاطی طور پر بچنا ضروری ہے۔

غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهِ. (3)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم کو اس بات سے منع فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم میں سے کوئی ہر روز کنگھی کرے اور اس بات سے بھی کہ کوئی پیشاب کرے اپنے غسل خانے میں۔"

توضیح: سنت کے زیادہ قریبی بات یہی ہے کہ غسل خانے میں پیشاب نہ کیا جائے خواہ کچا ہو یا پکا بعض اہل علم دور حاضر میں فرش والے غسل خانوں میں پیشاب کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ واللہ اعلم

شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ. (4)

---

(1) المراسیل لابن ابی حاتم ص۱۶۸۔ (2) تلخیص الحبیر ۱/ ۱۸۷۔

(3) صحیح ابوداود کتاب الطھارۃ، باب فی البول فی المستحم (۲۱) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ابوداود (۲۶) سنن النسائی، کتاب الطھارۃ (۱/ ۱۳۰، ۲۳۸، احمد فی مسند الشامیین (۱۶۳۹۷) باقی مسند الانصار (۲۳۰۵۱)۔ (4) صحیح ترمذی للالبانی، کتاب الطھارۃ، باب کراھیۃ الاستنجاء بالیمین (۱۵) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ صحیح بخاری، کتاب الوضوء (۱۴۹) مسلم، کتاب الطھارۃ (۳۹۲، ۳۹۴) سنن النسائی (۲۴، ۴۷) ابوداود (۲۹) ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا (۳۰۶) احمد فی باقی مسند الانصار (۲۱۴۹۵، ۲۱۵۷۴، ۲۱۶۰۳) دارمی، کتاب الطھارۃ (۶۷۱)۔

''حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرمگاہ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ چھونے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر کام جو اچھا ہوتا اس میں اپنے دائیں ہاتھ کو استعمال کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کو اچھے کام کرنے کے لیے پسند کرتے۔ ❶ لہٰذا دائیں ہاتھ سے بے جا شرمگاہ کو چھونا مکروہ ہے۔ (واللہ اعلم)

کیا عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا ممنوع ہے

عَنْ أَبِيْ حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَقْرَعُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ. ❷

''ابوحاطب سے مروی ہے وہ حکم بن عمرو اقرع سے، بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔''

توضیح: اس روایت میں اگرچہ ممانعت ہے البتہ بعض روایات میں جواز کا بیان ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا۔ ❸

دونوں طرح کی احادیث کو اہل علم نے اس طرح جمع کیا ہے اور تطبیق دی ہے کہ جن احادیث میں بچے ہوئے پانی کے جواز کا ذکر ہے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اسے گناہ نہیں ہوگا۔

---

❶ مسلم، كتاب الطهارة، باب اليمين فى طهوره۔ ❷ صحیح ابو داود للالبانی (٨١) سنن ابى داود كتاب الطهارة، باب النهى عن ذلك (٧٥) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن الترمذى، كتاب الطهارة (٥٩) ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها (٣٦٧) احمد فى باقى مسند الشاميين (١٧١٨٨) مسند البصريين (١٩٧٣٤)۔

❸ صحيح ابن ماجه للالبانى، كتاب الطهارة (٢٩٨)۔

اور جن احادیث میں ممانعت ہے وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایسا نہ کرنا بہتر اور اولیٰ ہے اور اس میں نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں (سبل السلام ۱/۲۶)۔

عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا. [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اس پانی سے غسل کرے جو مرد کے غسل کے پانی سے بچ جائے اور مرد غسل کرے اس پانی سے جو عورت کے غسل سے پانی بچ جائے اور مسدد کی روایت میں ان الفاظ کی زیادتی ہے کہ دونوں ایک ساتھ برتن سے پانی لیں۔''

توضیح: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر میاں بیوی دونوں ایک ہی برتن سے پانی لے کر نہائیں تو مباح وجائز ہے لیکن صرف خاوند یا صرف بیوی کے غسل جنابت سے بچا ہوا پانی استعمال کرنا جائز نہیں یہ نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ [2]

کیونکہ رسول اللہ ﷺ اپنی اہلیہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے بچے ہوئے غسل کے پانی سے نہا لیا کرتے تھے۔ [3]

کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ أَنْ يُبَالَ فِی

---

[1] صحیح ابی دواد للالبانی، کتاب الطهارة، باب النهی عن ذلك (٧٤) سنن نسائی، کتاب الطهارة (١٣٠) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ مسند احمد فی مسند الشامیین (١٦٣٩٧) باقی مسند الانصار (٢٢٠٥١)۔ [2] ابن حجر فی فتح الباری ١/ ٣٠٠۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة (٣٢٣)۔

اَلْمَاءِ الرَّاكِدِ. ❶

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: کھڑا پانی خواہ کتنا بھی ہو اس میں پیشاب کرنا منع ہے البتہ جاری پانی میں پیشاب کرنے کی کوئی ممانعت صحیح احادیث میں وارد نہیں ہے چنانچہ ایک ضعیف روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ❷ چونکہ یہ روایت ضعیف ہے لہٰذا جاری پانی میں پیشاب کرنا ممنوع اور ناجائز نہیں۔

بول و براز روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ. ❸

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کو جو پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے ہو نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: ایسی حالت میں نماز پڑھنے سے ممانعت اس وجہ سے ہے کہ ایسی حالت میں خشوع وخضوع قائم نہیں رہتا اور نماز نام ہے خشوع وخضوع اور عاجزی کا۔ (واللہ اعلم)

---

❶ سنن ابن ماجه ، كتاب الطهارة وسننها ، باب النهى عن البول فى الماء الراكد (٣٣٧) مسلم ، كتاب الطهارة (٤٢٣) النسائى ، كتاب الطهارة (٣٥) احمد فى باقى مسند المكثرين (١٤١٤١ ، ١٤٢٥٠) ابن حبان (١٢٤٧) بيهقى (١/ ٩٧) ابو عوانه (١/ ٢١٦)۔

❷ سلسلة الاحاديث الضعيفة (٥٢٢٧) مجمع الزوائد (١/ ٢٠٤)۔

❸ سنن ابن ماجه للالبانى ، كتاب الطهارة وسننها ، باب ما جاء فى النهى للحاقن ان يصلى (١/ ١٠٠) حديث نمبر ٦١٧) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ ابن ماجه (٦٠٩) احمد فى باقى مسند الأنصار (٢١١٣١ ، ٢١٢١١ ، ٢١٢٢٥)۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کا ذکر کیا جائے گا جو طہارت سے متعلق ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں آیا۔

طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ)). ❶

''طہارت'' کے بغیر نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی خیانت کی وجہ سے حاصل کیے ہوئے مال کا صدقہ قبول کیا جاتا ہے۔''

قضائے حاجت کے وقت زمین کے قریب ہونے سے پہلے کپڑا نہیں اٹھانا چاہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین کے قریب ہونے سے پہلے اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے۔ ❷

دورانِ قضائے حاجت باتیں کرنا منع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دوران قضائے حاجت دو شخص باہم گفتگو نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس فعل پر ناراض ہوتے ہیں۔'' ❸

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة (٢٢٤)۔

❷ صحيح ابوداود للالباني، كتاب الطهارة، باب كيف التكشف عند الحاجة (١١) صحيح ترمذي (١٤)۔ ❸ ابوداود، كتاب الطهارة، باب كراهية الكلام عند الخلاء (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣١٢٠)۔

وہ جگہیں جہاں قضائے حاجت کے لیے بیٹھنا منع ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لعنت کے تین اسباب سے اجتناب کرو، گھاٹیوں پر، شاہراہ عام پر اور سائے کے نیچے قضائے حاجت سے۔'' ❶

حائضہ عورت کا نماز پڑھنا منع ہے

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی حبیش روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کہا ''جب حیض کا خون آئے تو نماز چھوڑ دے۔'' ❷

حالت حیض میں عورت کا روزہ رکھنا منع ہے

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا... کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نہ وہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے۔'' ❸

حائضہ سے ہم بستری کرنا منع ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے حائضہ عورت سے ہم بستری کی یا کسی عورت کی پشت میں دخول کیا یا کاہن کے پاس آیا (اور اس کی تصدیق کی) تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کیا۔'' ❹

حالتِ حیض میں طلاق دینا منع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو دورانِ حیض طلاق دے دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ ابوداود، کتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى النبي عن البول فيها (٢٦) حسن، ارواء الغليل للالباني (٦٢)۔ ❷ البخاري، كتاب الحيض، باب الاستحاضة (٣٠٦) ومسلم (٣٣٣)۔ ❸ البخاري، كتاب الحيض، باب ترك الحائض الصوم (٣٠٤) ومسلم (١٣٢) ابن ماجه (١٢٥)۔ ❹ صحيح الترمذي للالباني، كتاب الطهارة، باب ما جاء في كراهية ايتان الحائض (١١٦) وابوداود (٣٩٠٤)۔

نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے متعلق فرمایا کہ اسے حکم دو کہ وہ اس (اپنی بیوی) سے رجوع کر لے پھر جب وہ پاک ہو جائے (یعنی اس کے ایام حیض گزر جائیں) تو پھر اسے طلاق دے۔" [1]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب تحریم طلاق الحائض بغیر رضاها وانه لو خالف وقع الطلاق ویؤمر برجعتها (١٤٧١) وبخاری (٧١٦٠) وابوداود (١/ ٥٠٠)۔

(۲)

کتاب الصلوۃ

نماز کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴾ . [۳۰/ الروم:۳۱]

''نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

فرمان نبوی ﷺ

((نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ)).

''(سجدے میں) رسول اللہ ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

ابوداود، الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه (٨٦٢) وصححه ابن خزيمة والحاكم

طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يُّصَلّٰى مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ أَوْغُرُوْبِهَا.❶

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے وقت میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔"

نماز کے مکروہ اوقات

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَوْهَمَ عُمَرُ إِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ**)).❷

"ابن طاوس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہم ہو گیا ہے، بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ قصداً تم اپنی نماز سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کے وقت پڑھو کیونکہ اس وقت سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔"

توضیح: اس حدیث میں نماز کے مکروہ اوقات بیان کیے گئے ہیں کہ طلوع آفتاب اور

❶ سنن النسائی، کتاب المواقیت، باب النهی عن الصلاة عند طلوع الشمس (٥٦١). البخاری، کتاب مواقیت الصلوة (٥٤٨، ٥٥٠، ٥٥٤، الجمعة، (١١١٧) والحج (١٥٢٣). مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها (١٣٦٩ و١٣٧٠) مسند احمد، المکثرین من الصحابة (٤٤٦٥، ٤٦٥٣، ٥١٥٣، ٥٥٧٠. مؤطا امام مالك، کتاب النداء للصلاة (٤٥٨، ٤٦٠)۔

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها (١٣٧٥، ١٣٧٦). سنن النسائی، کتاب المواقیت، باب النهی عن الصلاة بعد العصر (٥٦٦)۔

غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ ان اوقات میں نماز پڑھنے سے شرک کی بو آتی ہے اور مجوسیوں سے مشابہت ہوتی ہے، نیز دوسری روایت میں نصف النہار کو بھی نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ عقبہ بن عامر فرماتے ہیں:

''تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنے اور میت کی تدفین سے رسول اللہ ﷺ ہمیں منع فرمایا کرتے تھے جب آفتاب طلوع ہو رہا ہو حتی کہ بلند ہو جائے، جب سورج نصف آسمان پر ہو، تاوقتیکہ وہ ڈھل جائے اور جس وقت سورج غروب ہونا شروع ہو جائے۔'' ❶

عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. ❷

''سیدنا ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دو وقتوں میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے نماز فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے دوسرا عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔''

توضیح: نماز فجر کے بعد کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی جا سکتی البتہ اگر سنتیں رہ گئیں ہیں تو طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر کے بعد پڑھ سکتا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت قیس ؓ کو جماعت کے بعد دو سنتیں پڑھنے کی اجازت دی۔ ❸

عصر کے بعد بھی نماز کی ادائیگی کی ممانعت ہے۔ البتہ اگر سورج بلند ہو تو نماز پڑھی

❶ صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة (٥٨٦). مسلم (٨٢٧)۔

❷ صحيح بخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب لا تتحرى الصلاة قبل غروب الشمس (٥٥٣). الترمذی، كتاب البيوع، (١٢٣١). النسائی، كتاب البيوع، (٤٤٣٣، ٤٤٤١) ابن ماجه، كتاب التجارات (٢١٦٠) اللباس (٣٥٥٠) مسند احمد، مسند المكثرين (٧٩٠٣، ١٠٢٦) مؤطا امام مالك، كتاب البيوع (١١٧٦)۔

❸ صحيح الترمذی للالبانی، كتاب الصلوة (٣٤٦) ابوداود (١٢٦٧)۔

جا سکتی ہے خواہ فرض نماز ہو یا سنت یا نفل یا نماز جنازہ ہو۔ ❶ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے الا یہ کہ اس صورت میں (جائز ہے کہ) سورج ابھی بلند ہو۔ ❷ اور اسی مسلک کی طرف ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اشارہ کیا ہے۔ ❸

نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت ہے البتہ سببی نماز پڑھی جا سکتی ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفد عبدالقیس کی مصروفیت کی وجہ سے ظہر کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکے تھے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دو سنتیں عصر کے بعد ادا کر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا پس یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔ ❹

دونوں پہلوؤں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا. ❺

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کولہوں پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اختصار کا معنی ہے پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا، یہ متکبرین کا انداز ہے اور خشوع وخضوع کے منافی ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ انداز اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے نیز یہ پہلو والا طریقہ یہودیوں کا بھی ہے جیسا کہ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں: إِنَّ ذٰلِكَ فِعْلُ الْيَهُوْدِ ''یہ یہودیوں (کی نماز) کا طریقہ ہے۔''

❶ عون المعبود (۲/ ۱۰۹)۔ ❷ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الصلاۃ (۱۱۳۵، ۱۲۷٤)۔ ❸ فتح الباری (۲/ ۲۵۷)۔ ❹ البخاری، کتاب السهو (۱۲۳۳)۔

❺ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الخصر فی الصلاة (۱۲۲۰، ۱۱٤٤). مسلم، کتاب المساجد (۵٤۵، ۸٤۸) ابوداود، کتاب الصلوۃ (۹٤۷، ۸۱۰). نسائی، کتاب الافتتاح (۸۸۰) الترمذی، کتاب الصلوۃ (۳۸۳) ابوعوانۃ (۲/ ۷٤) دارمی، کتاب الصلوۃ (۱۳۹۲) احمد، باقی مسند المکثرین (۷۵۵٦) ابن خزیمۃ (۲/ ۵٦) حاکم (۱/ ۲٦٤) بیھقی (۲/ ۲۸۷)۔

نماز میں کپڑا لٹکانے اور منہ ڈھانپنے کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ. [1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نماز میں سدل کرنے سے اور منہ ڈھانپنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

توضیح: ''سدل'' کہتے ہیں کہ نماز کے دوران اس طرح چادر کندھوں سے نیچے لٹکانا کہ اس کے دونوں کنارے کھلے ہوئے ہوں۔ ایسی صورت میں کپڑا یا چادر، حالت نماز میں کندھوں پر ڈالنا منع ہے۔ نیز حالت نماز میں منہ کو ڈھانپ کر رکھنا بھی منع ہے۔ (واللہ اعلم)

نماز میں کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ. [2]

''سیدنا عبدالرحمٰن بن شبل سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدے میں) کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس حدیث میں کوے کے ساتھ ایسے لوگوں کو مشابہ قرار دیا گیا ہے جو لوگ سجدے سے جلدی سر اٹھا لیتے ہیں وہ اٹھاتے ہی فوراً بغیر اطمینان سے بیٹھے پھر سجدے میں چلے جاتے ہیں۔

وہ کوے کی طرح ٹھونگیں مارتے ہیں کیونکہ کوّا دانہ اٹھاتے وقت زمین پر جلدی سے چونچ مار کر دانہ اٹھاتا ہے اور پھر جلدی ہی دوسرے دانے کے لیے مار دیتا ہے اور ایسے

---

[1] صحیح سنن ابی داود للالبانی، کتاب الصلوۃ، باب السدل فی الصلاۃ (٥٤٨) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ الترمذی، کتاب الصلاۃ (٣٤٥) احمد، باقی المکثرین (٧٥٩٣) دارمی، کتاب الصلاۃ (١٣٤٤)۔

[2] سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ من لا یقیم صلبه (٨٦٢) سے ابن خزیمہ، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

جلد نماز پڑھنے والوں کو نماز کا چور قرار دیا گیا ہے۔ ❶

حالت نماز میں احتباء کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْ بَيْعَتَيْنِ: عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ. وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ. ❷

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے ایک چھونے کی بیع سے اور دوسری پھینکنے کی بیع سے اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ صماء کی طرح کوئی اشتمال کرے اور ایک کپڑے میں احتباء کرنے یعنی (گوٹھ مار کر بیٹھنے سے)۔''

توضیح: ''اللماس'' خریدنے والا اپنی آنکھ بند کر کے کسی چیز پر ہاتھ رکھ دے اور سودا طے پا جائے۔ ''النباذ'' کہ خود فروخت کرنے والا آنکھ بند کر کے کوئی چیز خریدنے والے کی طرف پھینک دے اور سودا طے ہو جائے۔ چونکہ ان دونوں صورتوں میں دھوکے کی راہ نکلتی ہے اس لیے منع کر دیا ہے ''اشتمال صماء'' یہ ہے کہ آدمی کپڑے کو جسم پر لپیٹ لے اور ایک طرف سے اس کو اٹھا کر کندھے پر ڈال لے۔ اس میں شرمگاہ کھل جانے کا خطرہ ہے اس لیے منع فرما دیا ''احتباء'' کا مطلب ہوتا ہے کہ ایک ہی کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنا اور دونوں سرین کو زمین سے لگا دے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دے اس میں بھی شرمگاہ کے کھلنے کا احتمال ہے اس لیے اس طرح بیٹھنے سے بھی منع فرما دیا۔ اسلام نے ان تمام سے منع اس لیے کیا ہے کہ ان میں بے پردہ ہونے کا خدشہ ہے۔ واللہ اعلم

---

❶ ابن خزیمة (١/ ٣٣١) مسند احمد (٥/ ٣١٠)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الصلوة، باب ما یستر من العورة (٣٥٥) الترمذی، کتاب البیوع (١٢٣١)۔ نسائی، کتاب البیوع (٤٤٣٣، ٤٤٣٧، ٤٤٤١)۔ ابن ماجه، کتاب التجارات (٢١٦٠) اللباس (٣٥٥٠) احمد، باقی مسند المکثرین (٨٥٧٩، ٩٢١٤) مؤطا امام مالك، کتاب البیوع (١١٧٢)۔

حالت نماز میں سامنے اور دائیں جانب تھوکنے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَبْصَرَ نُخَامَةً فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى أَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى. ❶

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ والی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کنکری کے ساتھ دیوار سے کھرچ دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص بھی اپنے سامنے (قبلہ کی جانب) یا دائیں جانب نہ تھوکے۔ البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک لینا درست ہے۔''

توضیح: یہ اس وقت کی بات ہے جب مساجد خام یعنی کچی ہوتی تھیں اور ریت وغیرہ نیچے ہوتی تھی اس لیے مسجد میں اگر تھوک دیا جاتا تو اس کا کفارہ دفن کرنا تھا یعنی اس پر مٹی ڈال دینا لیکن اب فرشوں والی مساجد میں رومال یا کپڑے سے صاف کرنا یا دھونا ضروری ہے۔ واللہ اعلم

نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهٖ. ❷

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ صحیح البخاری، كتاب الصلوة، باب البزق عن يساره او تحت قدمه اليسرى(٣٩٧). مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلوة (٨٥٣، ٨٥٥). سنن النسائی، كتاب الطهارة (٣٠٨) المساجد (٧١٧) ابوداود، كتاب الصلوة (٤٠٦١) ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات (٧٥٣) اقامة الصلوة والسنة فيها (١٠١٢) احمد (٧٠٩٨، ٨٩٩٧، ١٠٤٦٩) دارمی، كتاب الصلوة (١٣٦٢)۔ ❷ صحيح ابوداود للالبانی، كتاب الصلوة، باب كراهية الاعتماد على اليد فی الصلوة (٩٩٢) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے احمد، مسند المكثرين من الصحابة (٦٠٦٢)۔

نے منع فرمایا ہے اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھے۔"

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت تشہد میں ایک طرف ہاتھ کے ذریعے ٹیک لگا کر بیٹھنا منع ہے۔

جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَقُوْلُ رَأَيْتُ أَبَا رَافِعٍ رضی اللہ عنہ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَأَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ عَقَصَ شَعْرَهُ فَأَطْلَقَهُ أَوْ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصٌ شَعْرَهُ. [1]

"سیدنا مخول بن راشد سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسعد سے سنا جو مدینے کے رہنے والے تھے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابورافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے وہ فرماتے ہیں آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا انھوں نے جوڑا باندھا ہوا تھا اپنے بالوں کا، فرماتے ہیں ابورافع نے اس جوڑے کو کھول دیا یا منع کیا اس طرح نماز پڑھنے سے، اور کہا (ابورافع نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔"

باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُصَلَّى خَلْفَ الْمُتَحَدِّثِ وَالنَّائِمِ. [2]

---

[1] صحیح ابن ماجه للالبانی، کتاب اقامة الصلوة والسنة فیها باب کف الشعر والثوب فی الصلوة (١٠٤٢) ابن ماجه (١٠٣٢) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ الصحیحة للالبانی (٢٣٨٦) ابوداود (٦٥٢) احمد، مسند القبائل (٢٥٩٣١)۔

[2] صحیح ابن ماجه للالبانی، کتاب اقامة الصلوة والسنة فیها باب من صلی وبینه وبین القبلة شیء (٩٥٩) ابن ماجه (٩٤٩)۔

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے پیچھے جو باتیں کر رہا ہو یا سو رہا ہو نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ابتدائے اسلام میں نماز میں بوقت ضرورت بات کی جاسکتی تھی لیکن بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا۔

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عہد رسالت میں دوران نماز ایک دوسرے سے بات چیت کر لیتے تھے اور اپنی ضرورت وحاجت ایک دوسرے سے بیان کرتے تھے حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی ﴿ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴾ (۲/ البقرة: ۲۳۸) تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔ اور دوران نماز گفتگو سے منع کر دیا گیا۔ (1)

گویا جو آدمی حالت نماز میں گفتگو کرتا ہے وہ خلاف شرع کام کرتا ہے ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ نیز ایسے آدمی کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھنی چاہیے جسے اونگھ اور نیند نے گھیر رکھا ہو کیونکہ ایسی حالت میں نہ جانے وہ دعا کی بجائے بددعا کر دے۔ (واللہ اعلم)

ریشم پہن کر نماز پڑھنے اور رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ. (2)

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بلاشبہ نبی

(1) بخاری، کتاب الجمعة (۱۲۰۰)۔ (2) سنن الترمذی، کتاب الصلوة، باب ما جاء فی النھی عن القراءة فی الرکوع والسجود (۲٤٤)۔ مسلم، کتاب الصلوة، (۷٤۰، ۷٤۲) اللباس والزینة (۳۸۷۵) النسائی، کتاب التعلیق (۱۰۳۲) الزینة (۵۰۷۵) ابوداود، کتاب اللباس (۳۵۲۵) ابن ماجه، اللباس (۳۵۹۲) احمد، مسند العشرة المبشرة (۸۹۵، ۹۳٤) مؤطا امام مالك، كتاب النداء للصلاة (۱٦۲)۔

اکرم ﷺ نے ریشمی کپڑے پہننے سے اور کسم (بوٹی) کے رنگے ہوئے سے اور (مرد کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ کوئی رکوع میں قرآن پاک کی تلاوت کرے۔"

توضیح: ریشم حرام ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں پر حلال کیا گیا ہے اور مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔ (1) البتہ دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر ریشم کپڑوں میں استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ (2) نیز رکوع میں وہی اذکار وتسبیحات پڑھی جائیں گی جن کا آپ ﷺ نے حکم دیا اس کے علاوہ خواہ قرآن ہی کیوں نہ ہو اس کی تلاوت بھی رکوع میں ممنوع ہے۔

کیا آدمی فقط ازار باندھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُصَلّٰى فِيْ لِحَافٍ لَا يَتَوَشَّحُ بِهٖ وَ الْآخَرُ أَنْ تُصَلِّيَ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ رِدَاءٌ۔ (3)

"سیدنا عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی ایک چادر میں نماز پڑھے جب توشح نہ کی جائے اور اس بات سے بھی کہ فقط ازار پہن کر نماز پڑھے اور اس پر چادر نہ ہو۔"

توضیح: توشح سے مراد کپڑے کی دونوں طرفوں کی سینے پر گرہ لگانا نیز نماز ایک چادر میں پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ اس کی توشیح کی گئی ہو یا اس کا کچھ حصہ کندھوں پر ہو جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہرگز کوئی شخص ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو۔ (4) اور آدمی فقط ازار پہن کر عام حالت میں

---

(1) صحیح الترمذی للالبانی، کتاب اللباس (۱۴۰۴)۔

(2) البخاری، کتاب اللباس (۵۸۲۸)۔

(3) سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ، باب من قال یتزر بہ اذا کان ضیقا (۵۴۱) ابوداود للالبانی (۲۳۳) حسن عند الالبانی۔

(4) البخاری، کتاب الصلوۃ (۳۵۹) مسلم (۵۱۶)۔

نماز نہیں پڑھ سکتا البتہ اگر کپڑا کم ہو تو صرف ازار باندھ کر یعنی محض ستر ڈھانپ کر نماز پڑھ سکتا ہے جیسا کہ جابر کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کپڑا تنگ ہو تو اس کے ساتھ ازار (تہبند) باندھ لو۔ ❶

نماز میں بازو بچھانا اور نماز کے لیے مسجد میں مخصوص جگہ متعین کرنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوْطِنُ الْبَعِيْرُ. ❷

''سیدنا عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی نماز میں کوے کی طرح ٹھونگے مارے اور درندے کی طرح بازو بچھائے اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی اپنی جگہ مقرر کرے جیسے اونٹ اپنی جگہ مقرر کرتا ہے۔''

توضیح: حالت سجدہ میں اپنی کہنیوں (بازوؤں) کو زمین پر بچھا لینا درست نہیں ہے جیسا کہ براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرتے ہو تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو (زمین پر) رکھو اور اپنی کہنیوں کو (زمین سے) بلند رکھو۔ ❸ نیز مسجد میں نماز کے لیے کوئی ایک جگہ مخصوص نہیں کرنی چاہیے کیونکہ آدمی جہاں جہاں نماز پڑھے گا وہ جگہ قیامت کے روز اس کے لیے گواہی دے گی زمین کو زیادہ سے زیادہ اپنے لیے گواہ بنانا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

---

❶ البخاری، کتاب الصلوۃ (۳۵۱) مسلم (۳۰۱۰)۔ ❷ سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود (۷۳۱) ابوداود للالبانی (۸۶۲) حسن عند الالبانی۔ نسائی، کتاب التطبیق (۱۱۰۰) ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوۃ والسنة فیها (۱٤۱۹) احمد، مسند المکثرین (۱٤۹۸٤) مسند المکیین (۱۵۱۱٤) دارمی، کتاب الصلوۃ (۱۲۸۹)۔ ❸ صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ (٤۹٤) احمد (٤/ ۲۸۳)۔

نماز جمعہ سے قبل مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُّحَلَّقَ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ. ❶

''عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے روز نماز سے قبل حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: جمعہ کا دن بہترین دن ہے۔ ❷ اس لیے جمعہ کے دن مساجد میں آ کر اللہ کی عبادات کو بجالایا جائے نہ کہ باہم حلقے بنا کر' بیٹھ کر فضول گوئی میں مشغول ہو کر اس دن کو ضائع کیا جائے۔ کیونکہ اس جمعہ کے دن میں ایک خاص گھڑی مقبولیت کی ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جو بندہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عنایت کریں گے۔ ❸ البتہ اس گھڑی کی تعیین میں اختلاف ہے اور ابن حجر رحمہ اللہ نے چالیس کے قریب قول نقل کئے ہیں۔ دیکھیں فتح الباری (۸۲/۳)

کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ نَافِعٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَّقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيْهِ. قُلْتُ لِنَافِعٍ أَلْجُمُعَةُ قَالَ أَلْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا. ❹

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوة والسنة فيها باب ماجاء في الحلق يوم الجمعة قبل الصلوة ..الخ (١١٢٣) صحيح ابن ماجه للالباني (١١٣٣) حسن عند الالباني (التعليق على ابن خزيمة (١٣٠٤، ١٨١٦) وصحيح ابو داودللالباني (٩٩١) الترمذي، كتاب الصلوة (٢٩٦) نسائي، كتاب المساجد (٧٠٧) احمد، مسند المكثرين من الصحابة (٦٣٨٩)۔

❷ مسلم (٨٥٤)۔ ❸ صحيح ابن ماجه للالباني ، كتاب اقامة الصلوة والسنة فيها (٨٨٨) احمد (٣/ ٤٣٠)۔ ❹ صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب لا يقيم الرجل اخاه يوم الجمعة وغيرها ويقعد في مكانه (٨٦٠) مسلم، كتاب السلام(٤٠٤٣، ٤٠٤٥) الترمذي (٢٦٧٣) ابو داود، كتاب الادب (٤١٥٠) احمد، مسند المكثرين من الصحابة (٥٣١١، ٤٤٣٥، ٤٥٠٥) دارمي، كتاب الاستئذان (٢٥٣٨)۔

”سیدنا نافع سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی آدمی اٹھائے اپنے بھائی کو اور خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا کہ کیا یہ حکم جمعہ کے لیے ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ سب کے لیے یہی حکم ہے۔“

توضیح: مسجد اللہ کا گھر ہے یہ کسی کی ملکیت نہیں ہے۔ جو پہلے مسجد میں آئے اور دو رکعت نماز پڑھ لے اور بیٹھ جائے اس جگہ کا زیادہ حق دار وہی ہے اگرچہ وہ اٹھ کر باہر کسی کام سے بھی چلا جائے۔

اور دوبارہ آئے تو اسے حق حاصل ہے کہ وہاں وہی بیٹھے ہاں مسجد میں اپنی جگہ مقرر کرنا اور اسی جگہ پر بیٹھنا دوسروں کو وہاں پر نہ بیٹھنے دینا جیسا کہ پہلی صف میں جگہ کی وجہ سے جھگڑا ہوتا ہے یہ درست نہیں۔ یعنی ایسی جگہ مقرر کرنا اور دوسرے کو وہاں سے اٹھانا درست نہیں۔

جمعہ کے دن گوٹھ مار کر بیٹھنے کی ممانعت

عَـنْ سَهْـلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. [1]

”سہل بن معاذ بن انس سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی گوٹھ مار کر بیٹھے جمعہ کے دن اور امام خطبہ دے رہا ہو۔“

توضیح: احتباء پیٹھ اور پنڈلیوں کو کسی کپڑے سے باندھ لینے یا گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ لینے کو احتباء کہتے ہیں جبکہ پشت زمین پر لگی ہوئی ہو اس سے ممانعت اس لیے کی

---

[1] صحیح ابوداود للالبانی، کتاب الصلوۃ، باب الاحتباء والامام یخطب (۹۸۲) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ الترمذی، کتاب الجمعۃ، (۵۱۴) مسند احمد، مسند المکثرین (۱۳۰۷۷) مسند المکیین (۱۵۰۷۷) ابن خزیمۃ (۱۸۱۵) بیہقی (۳/ ۲۳۵)۔

گئی ہے کیونکہ اس سے نیند آجاتی ہے۔ وضو ٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ستر کھلنے کا موجب بن سکتا ہے۔ ❶

مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا جائز نہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ. ❷

''عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مساجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا منع ہے کیونکہ ان کی بنا کا مقصد یہ نہیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی کسی آدمی کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ کہے: ''لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا'' اللہ کرے وہ چیز تمھیں واپس نہ ملے کیونکہ مسجدیں اس مقصد کے لیے نہیں بنائی گئیں۔ ❸

مساجد میں اشعار کی ممانعت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ وَالْإِبْتِيَاعِ وَعَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ. ❹

''عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجدوں میں خرید و فروخت کرنے سے

---

❶ نیل الاوطار (۲/ ۵۳۸)۔ ❷ صحیح سنن ابن ماجه للالبانی، کتاب المساجد والجماعات، باب النهی عن انشاد الضالة فی المسجد(۷۱٦)(۱/ ۱۲) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ابن ماجه (۷۵۷) صحیح وحسن التعلیق علی ابن خزیمة (۱۳۰٤) الترمذی، کتاب الصلاة (۲۹٦) ابوداود(۹۱۱) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (٦۳۸۹)۔

❸ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة (۵٦۸) ابن ماجه، (۷٦۷)۔

❹ سنن ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات(۷٤۱) صحیح ابن ماجه للالبانی (۷٤۹) حسن، علامہ البانی نے اس کو حسن کہا ہے۔ الارواء الغلیل (۷/ ۲٦۳) صحیح ابی داود للالبانی (۹۹۱) ابوداود، کتاب الصلوة (۹۱۱) الترمذی، کتاب الصلوة (۲۹۷) النسائی، کتاب المساجد (۷۰۸)۔

اور اشعار پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مسجد میں خرید وفروخت تو مطلق منع ہے البتہ ایسے اشعار پڑھے جا سکتے ہیں جو غلط اور بے ہودہ نہ ہوں جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف گھور کر دیکھا اس پر سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ایسے کیوں دیکھتے ہو میں اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھا کرتا تھا جس وقت مسجد میں وہ ذات موجود ہوتی تھی جو تم سے افضل تھی (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ)۔ ❶

مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ وَنَهٰى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ❷

''عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید وفروخت کرنے سے اور مسجد میں شعر پڑھنے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی جمعہ کے روز نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھے۔''

توضیح: مسجد میں خرید وفروخت منع ہے کیونکہ یہ اللہ کا گھر ہے اور اس کی عبادت کے لیے بنایا گیا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا کہ تم مسجد میں کسی شخص کو خرید وفروخت کرتے دیکھو تو اسے کہو: لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ ''اللہ تعالیٰ تمہارے کاروبار میں نفع نہ کرے۔ ❸

---

❶ البخاری، کتاب بدء الخلق (۳۲۱۲) مسلم (۲۴۸۵)۔

❷ سنن ابی داود، کتاب الصوة، باب التحلیق یوم الجمعة قبل الصلوة (۹۱۱) ابوداود للالبانی (۱۰۷۹) حسن علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ الترمذی، کتاب الصلوة (۲۹۶) نسائی، کتاب المساجد (۷۰۸،۷۰۷) ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات (۷۴۱)۔

❸ صحیح ترمذی للالبانی، کتاب البیوع (۱۰۶۶)۔

مساجد میں حدود قائم کرنا حرام ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ جَلْدِ الْحَدِّ فِي الْمَسَاجِدِ.❶

''سیدنا عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں حد لگانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مساجد میں قصاص وحدود قائم کرنا منع ہے کیونکہ وہ چیخے گا چلائے گا اور مسجد میں آواز بلند ہوگی اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے خون کی وجہ سے مسجد کے نجس ہونے کا ڈر ہے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما جس پر حد لازم ہو جاتی ہے اس کو مسجد سے باہر لے جا کر حد لگاتے کیونکہ مسجد عبادت کی جگہ ہے اور مار پیٹ اور سزا دینا مسجد میں درست نہیں۔ اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ واضح الفاظ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُسْتَقَادُ فِيهَا)) مساجد میں نہ حدود قائم کی جائیں اور نہ ہی قصاص لیا جائے۔❷

کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ.❸

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الحدود، باب النهى عن اقامة الحدود فى المسجد (٢٥٩٠) صحيح سنن ابن ماجه للالبانى (٢٦٠٠) قال حسن علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

❷ صحيح ابى داود للالبانى، كتاب الحدود (٣٧٦٩) احمد (٣/ ٤٣٤) ابوداود (٤٤٩٠)۔

❸ صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلوة، باب النهى من اكل ثوما او بصلا او كراثا او نحوها مما له (٨٤٤) البخارى، كتاب الاذان، (٨٠٨) الترمذى، كتاب الاطعمة، (١٧٢٨) سنن نسائى، كتاب المساجد (٧٠٠) ابوداد، كتاب الاطعمة (٣٣٢٦) احمد، مسند المكثرين (١٤٤٨٣، ١٤٥٣٨، ١٤٧٦٠)۔

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن اور پیاز کھانے سے منع فرمایا پس ہم پر حاجت غالب آگئی ہم نے لہسن اور پیاز سے کچھ کھالیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس بدبودار درخت سے کچھ کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے کیونکہ اس بدبو سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں جیسا کہ آدمیوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔''

توضیح: لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں جانا درست نہیں (یہ کچے لہسن اور پیاز کی بات ہے پکا کر کھانا درست ہے) کیونکہ اس سے بدبو پیدا ہوتی ہے جس سے فرشتے اور اللہ کے بندے کراہت محسوس کرتے ہیں اگرچہ مسجد خالی بھی ہو تو بھی یہ کھا کر مسجد میں نہ جایا جائے۔ (واللہ اعلم)

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو نماز سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں آیا۔

(۱) قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قبروں کو مسجدیں مت بناؤ بے شک میں تمھیں اس سے منع کرتا ہوں۔'' ❶

ایک دوسری روایت میں ہے:

''قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔'' ❷

(۲) حمام میں نماز پڑھنا منع ہے

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد ہے۔'' (یعنی نماز پڑھی جاسکتی ہے الا کہ تخصیص آجائے) ❸

(۳) اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا منع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بھیڑ بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو۔'' ❹

(۴) مسجد میں تیز چل کر آنا منع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون واطمینان سے

---

❶ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة، باب النهی عن بناء المساجد علی القبور... (۵۳۲)۔ ❷ مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن الجلوس علی القبر والصلاة علیه (۹۷۲) وابوداود (۳۲۲۰)۔ ❸ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الصلاة، باب فی المواضع التی لا تجوز فیها الصلوة (۵۰۷) صحیح ارواء الغلیل (۱/ ۳۲۰)۔

❹ صحیح ترمذی للالبانی، کتاب الصلوة، باب ما جاء فی الصلاة فی مرابض الغنم (۲۸۵) ترمذی (۳۴۸)۔

آؤ۔" (یعنی تیز چل کر نہ آؤ) ❶

(۵) ثواب کی غرض سے تین مساجد کے علاوہ سفر کرنا منع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ (ثواب کی نیت سے) کسی مسجد کی طرف سفر نہ کرو۔" ❷

(٦) نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے

سیدنا ابو جہیم بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا کتنا گناہ ہے تو اسے نمازی کے آگے سے گزرنے کے مقابلے میں چالیس (سال) تک وہاں کھڑا رہنا زیادہ پسند ہو۔" ❸

(۷) رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنا منع ہے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگو! یاد رکھو، مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔" ❹

(۸) دورانِ نماز آسمان کی طرف دیکھنا منع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ضرور بضرور حالتِ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھانے سے لوگ باز آجائیں یا پھر ان کی نظروں کو یقیناً اچک لیا جائے گا۔" ❺

---

❶ بخاری ، کتاب الاذان ، باب قول الرجل فاتتنا الصلوة (٦٣٥)۔

❷ بخاری ، کتاب فضل الصلوة فی مسجد مکة والمدینة ، باب فضل الصلوة فی مسجد مکة والمدینة (١١٨٩)۔ ❸ بخاری ، کتاب الصلوة ، باب اثم المار بین یدی المصلی (٥١٠) مسلم (٥٠٧) ابوداود (٧٠١)۔ ❹ مسلم ، کتاب الصلوة ، باب النهی عن قراءة القرآن فی الرکوع والسجود (٤٧٩) وابوداود (٨٧٦)۔ ❺ مسلم ، کتاب الصلوة ، باب النهی عن رفع البصر الی السماء فی الصلاة (٤٢٩) احمد (٢/ ٣٣٣)۔

(۹) نماز کے لیے وضو کے بعد تشبیک منع ہے

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی وضو کر کے پھر مسجد کی طرف جانے کے لیے نکلے تو اپنے ہاتھوں کو تشبیک (دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا) نہ دے کیونکہ بلاشبہ وہ نماز میں ہے۔" ❶

(۱۰) نماز میں ادھر ادھر جھانکنا ممنوع ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دورانِ نماز ادھر ادھر جھانکنے (دیکھنے) کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ تو شیطان کا جھپٹنا ہے جس کے ذریعے شیطان انسان کو جھپٹ لیتا ہے۔" ❷

(۱۱) دورانِ نماز انگلیاں چٹخانا منع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دورانِ نماز اپنی انگلیاں مت چٹخاؤ۔" ❸
مصنف ابن ابی شیبہ میں حسن درجہ کی سند سے شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اپنی انگلیاں چٹخائیں تو نماز سے فارغ ہو کر انھوں نے فرمایا:
"تیری ماں نہ ہو، نماز کے دوران بھی انگلیاں چٹخاتے ہو؟" ❹

(۱۲) دورانِ نماز کھانا پینا منع ہے

محدث ابن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر فرض نماز کے دوران کچھ کھایا یا پیا اس پر نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ (اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے) جمہور کے نزدیک بھی یہی ہے لیکن وہ فرضوں اور سنتوں

❶ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء فی الھدی فی المشی الی الصلاۃ (٥٦٢) احمد (٤/ ٢٤١) نیل الاوطار (١/ ٣٣٥) صحیح الجامع (١/ ١٨٠)۔
❷ بخاری، کتاب الاذان، باب الالتفات فی الصلوۃ (٧٥١) ابوداود (٩١٠)۔
❸ المرعاۃ (٣/ ١٤)۔
❹ مصنف ابن ابی شیبۃ ٢/ ٣٤٤ والارواء الغلیل للالبانی (٢/ ٩٩)۔

کا ایک ہی حکم سمجھتے ہیں۔ ❶

(۱۳) اقامت کے بعد نفل نماز پڑھنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو (اس) فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔'' ❷

(۱۴) عورتوں کا خوشبو لگا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں آئے تو خوشبو مت لگائے۔'' ❸

(۱۵) دوران خطبہ جمعۃ المبارک باتیں کرنا منع ہے

حدیث میں جن افعال کی وجہ سے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہوں کی بخشش کا ذکر ہے ان میں یہ بھی ہے کہ پھر انسان اس وقت (خطبہ جمعہ میں) خاموش رہے جب تک کہ امام اپنے خطبے سے فارغ نہ ہو جائے۔ ❹

دوران خطبہ کسی کو یہ بھی کہنا درست نہیں کہ خاموش ہو جاؤ (وغیرہ) ❺

---

❶ فقه السنة ۱/ ۳۷۱۔ ❷ مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن (۷۱۰) ابوداود (۱۲۶۶)۔

❸ مسلم، كتاب المساجد (٤٤٣) وابن خزيمة (۱٦۸)۔

❹ مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل من استمع وانصت في الخطبة (۷۵۷)۔

❺ بخاري، كتاب الجمعة (۹۳٤) مسلم (۵۸۱)۔

(۳)

كتاب الجنائز

جنازے کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ﴾. [۳/ آل عمران:۱۸۵]

''ہر جان موت کو چکھنے والی ہے۔''

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّوْحِ.

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے (میت پر) نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

صحیح سنن ابن ماجه للالبانی ، کتاب الجنائز ، باب ماجاء فی النهی عن النیاحة (۱۲۸٤)

قبروں پر لیپ کرنے اور کچھ لکھ کر لگانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُبْنٰى عَلَيْهَا وَأَنْ تُوْطَأَ. ❶

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ قبروں کو پختہ کیا جائے اور ان پر کچھ لکھا جائے اور اس پر عمارت (گنبد، قبہ وغیرہ) بنائی جائے اور یہ کہ ان پر لیپ کیا جائے۔''

توضیح: قبروں پر لیپ وغیرہ کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے البتہ ترمذی میں مذکور ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے لیکن امام ابوحنیفہ اور امام محمد کا فتویٰ ہے: ''وَلَا نَرٰى أَنْ يُّزَادَ عَلٰى مَا خَرَجَ مِنْهُ وَنَكْرَهُ أَنْ يُّجَصَّصَ أَوْ يُطَيَّنَ أَوْ يُجْعَلَ عِنْدَهٗ مَسْجِدًا أَوْ عَلَمًا أَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَيُكْرَهُ الْآجُرُّ ....'' ❷ ''اور ہم نہیں دیکھتے کہ زیادہ کیا جائے اس چیز پر جو کہ اس سے نکلے یعنی مٹی قبر سے نکلی اس کے سوا اور مٹی اس میں نہ ڈالی جائے اور مکروہ رکھتے ہیں ہم یہ کہ لیپ (گچ) کی جائے یا مٹی سے لیپ کی جائے یا اینٹ سے قبر بنائی جائے یا قبر کے اندر رکھی جائے اور ہمارے نزدیک نہ اس پر مسجد بنائی جائے یا نشان بنایا جائے یا اس پر لکھا جائے اور پکی اینٹ سے قبر بنانا مکروہ ہے اور قبر پر پانی چھڑکنے میں البتہ کوئی گناہ نہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔''

جیسا کہ بعض دوسرے مقامات پر انھوں نے اس کو مکروہ تحریمی کہا ہے۔ ❸ واضح رہے کہ قبر کے سرہانے بطور علامت پتھر وغیرہ رکھنا جائز ہے۔ ❹ لیکن کتبہ لگانا حرام ہے۔ واللہ اعلم

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الجنائز (١٦١٠) ترمذی، کتاب الجنائز (٩٧٢) نسائی، کتاب الجنائز (٢٠٠٢) ابوداود، کتاب الجنائز (٢٨٠٧) ابن ماجه، کتاب الجنائز (١٥٥١) احمد باقی مسند المکثرین (١٣٦٣٣)۔ ❷ کتاب الآثار، مترجم ص (١٢٦) باب تسنیم القبور وتجصیصها۔ ❸ فتح القدیر، شرح هدایه (٢/ ١١١٤) البحر الرائق (٢/ ١٩)۔ ❹ ابوداود (٣٢٠٤)۔

قبر پر عمارت (گنبد، قبہ) بنانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى أَنْ يُبْنَى عَلَى الْقَبْرِ. ❶

"سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت (گنبد، قبہ) بنانے سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: قبر کو ایک بالشت سے بلند کرنا منع ہے جس طرح کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر زمین سے ایک بالشت اونچی بنائی گئی۔ ❷ چہ جائیکہ اس پر عمارت بنائی جائے جیسا کہ حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

قبروں پر بیٹھنے اور قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ. ❸

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے اور قبر پر بیٹھنے اور ان پر عمارت وغیرہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: اس حدیث میں قبروں کو پکا بنانے یعنی پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے اور قبر پر بیٹھنے کی مخالفت ہے۔ قبر پر مجاور بن کر بیٹھنا یا قبر پر چلہ کرنے کے لیے یا یوں ہی قبر پر بیٹھنا یہ سب صورتیں منع ہو گئیں اور قبہ یا گنبد بھی بنانا منع ہو گئے جیسا کہ امام ابوحنیفہ کا فتویٰ ہے کہ "لَا يُجَصَّصُ الْقَبْرُ وَلَا يُطَيَّنُ وَلَا يُرْفَعُ عَلَيْهِ بِنَاءٌ ..." "قبر نہ تو پختہ بنائی جائے اور نہ مٹی سے لیپ کی جائے اور قبر پر نہ تو کوئی عمارت (گنبد، قبہ، مینار وغیرہ)

---

❶ صحیح ابن ماجه للالبانی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن البناء علی القبور وتجصیصها والکتابة علیها ((۱۲۷، ۱۵٦٤)) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

❷ احکام الجنائز للالبانی وحسنه ص۱۹۵۔ ❸ مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن تجصیص القبر والبناء علیه (۹۷۰، ۱٦۱۰) ترمذی، کتاب الجنائز (۹۷۲) نسائی فی الجنائز (۲۰۰۰، ۲۰۰۲) ابوداود، کتاب الجنائز (۲۸۰۷) ابن ماجه، کتاب الجنائز (۱۵۵۱، ۱۵۵۲) احمد، باقی مسند المکثرین (۱٤۰۳۸، ۱٤۷٤۸)۔

کھڑی کی جائے اور نہ خیمہ لگایا جائے۔ ❶

موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ ﷛ وَقَدِ اكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهٖ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا لَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِيْتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا أَجِدُ دِرْهَمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِيْ نَاحِيَةِ مِنْ بَيْتِيْ أَرْبَعُوْنَ أَلْفًا وَلَوْلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَوْ نَهٰى أَنْ نَتَمَنَّى الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ۔ ❷

”حارثہ بن مضرب سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں خباب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے اپنے پیٹ کو داغا ہوا تھا، کہتے ہیں میں نے اصحاب رسول میں سے کسی ایک کو نہیں دیکھا جس کو اتنی مصیبت آئی ہو جتنی مجھے آئیں ہیں اور میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنے پاس ایک درہم بھی نہیں پاتا تھا۔ اور اب میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم موجود ہیں اور اگر نبی اکرم ﷺ نے موت کی آرزو کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی آرزو کرتا۔“

توضیح: کسی آفت و مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی کسی مصیبت و تکلیف کی وجہ سے ہرگز موت کی تمنا نہ کرے اور اگر ضرور ہی تمنا کرنا چاہتا ہو تو اس طرح کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے اور اس وقت مجھے فوت کر دینا جب میرے لیے موت بہتر ہو۔“ ❸

❶ فتاوی قاضی خان ۱/ ۹۳۔ ❷ صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب الجنائز، باب النھی عن تمنی للموت (۷۷۶) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ بخاری، کتاب المرضی (۵۲۴۰) مسلم، کتاب الدعاء والتوبۃ (۴۸۴۲) نسائی، کتاب الجنائز (۱۸۰۰) احمد، مسند البصریین (۲۵۱۵۵) مسند القبائل (۲۵۹۵۶)۔ ❸ صحیح البخاری، کتاب الدعوات (۲۳۵۶)۔

جس جنازے میں نوحہ کرنے والیاں موجود ہوں اس جنازے میں شرکت کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ. ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس جنازے کے ساتھ جس میں نوحہ کرنے والی عورتیں ہوں اس کے ساتھ جانے سے منع فرمایا۔''

توضیح: ایسے جنازے میں شرکت کی ممانعت ہے جس میں جاہلیت کی آواز کو بلند کیا جائے یعنی عورتیں نوحہ کریں اور غیر شرعی انداز سے جنازہ پڑھایا جائے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو (خواتین) چہروں کو پیٹیں، گریبان چاک کریں اور جاہلیت کی باتیں کریں وہ ہم میں سے نہیں۔'' ❷ کیونکہ ان کے نوحہ کرنے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ (اگر وہ ان کو نوحہ کرنے سے منع کر کے نہ گیا ہو)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس پر نوحہ کیا گیا اسے نوحہ کرنے والوں کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔'' ❸

میت پر مرثیہ خوانی کرنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرَاثِيْ. ❹

---

❶ صحیح سنن ابن ماجه للالبانی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن النیاحة (۱۲۸۷، ۱۵۸۳) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ احمد مسند المکثرین من الصحابة (۵٤۱۰)۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب لیس منا من شق الجیوب (۱۲۹٤)۔

❸ بخاری، کتاب الجنائز (۱۲۹۱) مسلم (۹۳۳)۔ ❹ ضعیف سنن ابن ماجه للالبانی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی البکاء علی المیت (۳٤۸، ۱۵۹۲) والضعیفة (۲۷۳٤) ضعیف الجامع (٦۰۵٤) علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

"سیدنا ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا ہے یعنی (منظوم کلام سے)"

توضیح: اگر چہ یہ روایت کمزور ہے لیکن شواہد کی بنا پر مرثیہ خوانی کی ممانعت کی گئی ہے "مراثی" سے مراد ہے کہ میت کے اوصاف وشمائل کو اشعار کی صورت میں باآواز بلند رو رو کر کہنا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے لوگوں سے براءت کا اعلان کیا ہے۔ "ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے مصیبت کے وقت اونچی آواز نکالنے والی (مرثیہ خوانی) پریشانی کے وقت اپنے سر کے بال منڈوانے والی اور آفت کے وقت اپنے کپڑے پھاڑنے والی عورتوں سے ہم بری ہیں۔" [1] نیز کسی کی صفات جمیلہ کو بعد الموت بھی بیان کیا جاسکتا ہے خواہ وہ کسی صورت میں کیے جائیں۔

میت پر نوحہ کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ حَرِیْزٍ مَوْلٰی مُعَاوِیَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَ مُعَاوِیَةُ رضی اللہ عنہ بِحِمْصَ فَذَكَرَ فِیْ خُطْبَتِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ النَّوْحِ. [2]

"ابوحریز سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں (جو امیر معاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حمص میں ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اس میں انھوں نے ذکر کیا کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے میت پر نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: "نوحہ" سے مراد کہ میت کے اوصاف وشمائل کو شمار کر کے بلند آواز سے رونا پیٹنا اور اچھے اور عمدہ کارناموں کو یاد کر کے چیخ و پکار کرنا ہے۔

آپ ﷺ نے اس کی ممانعت میں بہت زیادہ سختی کی حتی کہ جب آپ خواتین سے بیعت لیتے تو اس بات پر بیعت کرتے تھے کہ تم نوحہ نہیں کرو گی جیسا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم ضرب الخدود (۱۰٤) بخاری (۱۲۹٦)۔

[2] صحیح سنن ابن ماجه للالبانی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی النهی عن النیاحة (۱۲۸٤) وصحیح الجامع الصغیر للالبانی (٦۹۱٤) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ مسند احمد (۱/۱۰۱)۔

نے بیان کیا ہے۔ 1 کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہیں کرے گی تو روز قیامت اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کا کرتا اور خارش کی قمیض ہوگی۔'' 2

البتہ کسی کی موت کی خبر سن کر یا میت کو دیکھ کو آنکھوں سے آنسوؤں کا بہہ پڑنا جس میں آہ و پکار اور مارنا پیٹنا نہ ہو تو جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں میں بیٹی کی وفات کی خبر سن کر آنسو نکل پڑے تھے۔ 3

---

1 البخاري، كتاب الجنائز (١٣٠٦) مسلم (٩٣٦)۔

2 صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب التشديد في النياحة (٩٣٤)۔

3 صحيح البخاري، كتاب الجنائز (١٢٨٤)۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب الجنائز سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) قریب المرگ کے لیے ثلث مال سے زائد میں وصیت کرنا ممنوع ہے

نبی ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: ''ایک تہائی حصے کی وصیت کردو اور ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔'' [1]

(۲) ورثاء کے لیے وصیت جائز نہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا کر دیا ہے لہٰذا کسی وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں۔'' [2]

(۳) جاہلیت کے طریقہ سے موت کی خبر دینا ممنوع ہے

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ موت کے لیے (جاہلیت کی طرح نوحہ کے ساتھ) اعلان کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔'' [3]

آگ کے ساتھ جنازہ میں شرکت ممنوع ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: ''آواز (نوحہ) اور آگ کے ساتھ جنازہ میں شرکت نہ کی جائے۔'' [4]

---

[1] البخاری، کتاب الوصایا، باب ان یترك ورثته اغنیاء خیر من ان یتکففوا الناس (۲۷٤۲) مسلم(۳۰۷٦)۔ [2] صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الوصایا، باب ماجاء فی وصیة الوارث (۲٤۹٤) وابوداود(۲۸۷۰)۔ [3] صحیح ترمذی للالبانی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراهیة البغی (۷۸٦) وابن ماجه (۱٤۷٦)۔

[4] ابوداود (۲/ ٦٤) واحمد(۲/ ٤۲۷)۔

(۵) جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو جنازے [illegible] ہو وہ [illegible] وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔'' ❶

(۶) جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے اونچی آواز سے ذکر کرنا منع ہے

سیدنا قیس بن عباد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے اصحاب جنازوں کے قریب اونچی آواز کو ناپسند فرماتے تھے۔ (جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں ہوتا ہے اس کی کوئی دلیل نہیں) ❷

تین وقتوں میں تدفین ممنوع ہے

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین اوقات میں رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھنے اور میت کو دفنانے سے روکتے تھے۔ (۱) جب سورج طلوع ہو رہا ہو حتی کہ بلند ہو جائے (۲) جب سورج نصف آسمان پر ہوتا وقتیکہ ڈھل جائے (۳) جس وقت سورج غروب ہونا شروع ہو۔'' ❸

(۸) مجبوری کے بغیر رات کو تدفین ممنوع ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مردوں کو رات میں دفن نہ کرو الا کہ تم اس کے لیے مجبور کر دیئے جاؤ۔''
صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رات کو دفن کرنے پر ڈانٹا ہے الا کہ نماز جنازہ پڑھ لی گئی ہو۔ ❹

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب من تبع جنازته فلا یقعد حتی توضع عن مناکب (۱۳۱۰)۔ ❷ بیھقی ٤/ ٧٤۔ ❸ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الاوقات التی نھی عن الصلاۃ فیھا (۳۷۳)۔ ❹ صحیح ابن ماجه، الجنائز (۱۲۳۵) ابو داود (۳۱٤۸) مسلم، کتاب الجنائز (۹٤۳) الحاکم (۱/ ۱۳٦)۔

(۹) قبروں کو مسجدیں بنانا ممنوع ہے

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ بدترین لوگ وہ ہیں جن زندہ افراد پر قیامت قائم ہوگی اور جو قبروں کو مسجدیں بنا لیتے ہیں۔'' (یعنی قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے البتہ ان کی طرف منہ کر کے بھی پڑھنا منع ہے)۔ ❶

(۱۰) کسی کی قبر کو عید (میلہ گاہ) بنانا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری قبر کو عید (میلہ گاہ) مت بنانا۔'' ❷

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر روئے زمین پر تمام قبروں سے افضل ہے جب اسے عید بنانا درست نہیں تو دوسری کسی بھی قبر کو عید (میلہ گاہ) بنانا تو بالاولیٰ ممنوع ہے۔ ❸

---

❶ احكام الجنائز للالبانى وحسنه ص۲۷۸ وابن حبان (۲٤٠) وابن خزيمة (۷۸۹)۔

❷ ابوداود، كتاب المناسك، باب زيارة القبور (۲۰٤۲) حسن عند الالبانى واحكام الجنائز ص ۲۸۰۔ ❸ اقتضاء الصراط المستقيم (ص ۱۵۵)۔

(٤)

کتاب الزکوۃ

زکوٰۃ کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ﴾. [٤١/ حٰم السجدة:٧]

''ہلاکت ہے ان مشرکوں کے لیے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔''

فرمان نبوی ﷺ:

مَانِعُ الزَّكٰوةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ.

''زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا روز قیامت آگ میں ہوگا۔''

صحيح الجامع الصغير للالبانى (٥٨٠٧)

زکوٰۃ میں بہت عمدہ مال لینے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَلَوْنِ الْحُبَیْقِ أَنْ یُّؤْخَذَا فِی الصَّدَقَةِ. ❶

''سیدنا ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جعرور اور لون الحبیق کو زکوٰۃ میں لینے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: حدیث میں موجود ''جعرور اور حبیق گھٹیا کھجوروں کی دو قسموں کا نام ہے یعنی زکوٰۃ میں گھٹیا قسم کا مال نہیں دینا چاہیے۔(واللہ اعلم)

❶ صحیح سنن ابی داود للالبانی، کتاب الزکوۃ، باب ما لا یجوز من الثمر فی الصدقة (١٦٠٧) وسنن ابی داود (١٣٦٩) والنسائی (٢٤٤٦)۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب الزکوۃ سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) زکوۃ میں بوڑھا، بھینگا، عیب دار جانور دینے کی ممانعت

(۱) سیدنا عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص بھی بطور زکوۃ بوڑھا، عیب دار، بیمار اور بدترین (یا چھوٹا) جانور نہ دے بلکہ اپنے اوسط درجہ کے اموال میں سے زکوۃ دے۔'' ❶

(۲) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات تھی کہ زکوۃ کی مد میں بوڑھا، بھینگا اور سانڈ نہ لیا جائے الا کہ زکوۃ دینے والا شخص (سانڈ) خود دینا چاہے۔ ❷

(۲) گھٹیا اور ردی قسم کی اشیاء زکوۃ میں دینا جائز نہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور زمین سے تمھارے لیے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرو ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا جسے تم خود لینے والے نہیں ہو ہاں اگر آنکھیں بند کرلو تو (یعنی جس طرح تم خود ردی چیز لینا پسند نہیں کرتے۔ اس طرح اللہ کی راہ میں بھی ایسی چیزیں خرچ مت کرو۔'') ❸

(۳) بنو ہاشم (اہل بیت) پر زکوۃ حرام ہے

سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ (یعنی زکوۃ) آل محمد کے لیے جائز نہیں یہ تو

---

❶ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الزکوة، باب زکوة السائمة (۱۴۰۰) ابوداود (۱۵۸۲)۔ ❷ صحیح البخاری، کتاب الزکوة، باب زکوة الغنم (۱۴۵۴) ابوداود (۱۵۶۷)۔ ❸ ۲/ البقرة:۲۶۷۔

لوگوں کی میل کچیل ہے۔‘‘

ایک روایت میں ہے:

’’یہ محمد اور آل محمد کے لیے حلال نہیں۔‘‘ ❶

(۴) بھیک مانگنے کا پیشہ بنا لینے کی ممانعت

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو لوگ گداگری اور بھیک مانگنے کو پیشہ ہی بنا لیتے ہیں روز قیامت ایسی حالت میں آئیں گے کہ ان کے چہروں پر گوشت نہیں ہوگا۔‘‘ ❷

(۵) زکوٰۃ میں حیلہ اختیار کرنے کی ممانعت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’زکوٰۃ کو ادا کرنے کے خوف سے متفرق جانوروں کو اکٹھا کر لینا یا ایک ریوڑ کے جانوروں کو متفرق کر دینا جائز نہیں ہے۔‘‘ ❸

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکوة، باب ترك استعمال آل النبی علی الصدقة (۱۶۷، ۱۶۸) ابو داود (۲۹۸۵)۔ ❷ صحیح بخاری، کتاب الزکوة، باب من سأل الناس تکثرا (۱۴۷۴)۔ ❸ البخاری، کتاب الزکوة، باب لا یجمع بین مفترق ولا یفرق بین مجتمع (۱۴۵۰) ابو داود (۱۵۶۷)۔

(۵)

کتاب الصیام

روزے کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ﴾. (۲/ البقرۃ: ۱۸۳)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں۔''

فرمان نبوی ﷺ:

نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَعْجِيْلِ صَوْمِ يَوْمٍ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ.

''رسول اللہ ﷺ نے چاند دیکھنے سے قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔''

صحيح سنن ابن ماجه للالبانى، كتاب الصيام، باب ما جاء فى صيام يوم الشك،
الرقم: ١٦٤٦

ایام تشریق میں روزہ رکھنا منع ہے

رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَقَالَا لَا يَجِبُ أَنْ يُفْطِرَ أَيَّامًا غَيْرَ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْأَيَّامِ الَّتِي نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهَا يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحٰى وَأَيَّامِ التَّشْرِيْقِ. ❶

''حضرت مالک بن انس سے مروی ہے جو کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے اوراس طرح کا قول امام احمد اوراسحاق رحمہما اللہ کا بھی ہے کہ روزہ چھوڑنا سوائے ان پانچ دنوں کے واجب نہیں ہے جن میں روزہ رکھنا نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا دن ہے اور ایام تشریق کے دن۔''

توضیح: ایام تشریق میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ ❷ کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ ❸ جیسا کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا کہ کھاؤ ان دنوں میں رسول اللہ ﷺ ہمیں روزہ چھوڑنے کا حکم دیا کرتے تھے اور روزہ رکھنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں سے مراد ایام تشریق (یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کے دن) ہیں ❹

مشکوک دن کا روزہ رکھنا ممنوع ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَعْجِيْلِ صَوْمِ يَوْمٍ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ. ❺

---

❶ صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب الصوم (٧٧١) وسنن ترمذی (٦٩٨) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے، احمد، باقی مسند الانصار (٢١٤٩٢، ٢١٥٩٨)۔

❷ المغنی ٤/ ٤٢٥۔ ❸ مسلم، کتاب الصیام (١١٤١)۔

❹ صحیح ابی داود، کتاب الصیام، باب صیام ایام التشریق (٢١١٣) دارمی (٢/ ٢٤)۔

❺ سنن ابن ماجه، کتاب الصیام، باب ما جاء فی صیام الشك (١٦٣٦) صحیح ابن ماجه للالبانی (١٦٤٦) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح ابو داود (٢٠١٥)۔

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے سے پہلے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چاند دیکھنے سے قبل روزہ رکھنا جائز نہیں کیونکہ یہ روزہ مشکوک دن کا شمار ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے جیسا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے مشکوک دن میں روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔ [1]

روزے میں وصال کرنا ممنوع ہے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِيْ رَبِّي وَيَسْقِيْنِ. [2]

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ بلاشبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے امت پر رحمت اور شفقت کے لحاظ سے اس نہی پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو روزوں میں وصال کرتے ہیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھاری مثل نہیں، مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

توضیح: ''وصال'' سے مراد یہ ہے کہ آدمی ارادی طور پر دو یا اس سے زیادہ دن تک روزہ افطار نہ کرے اور مسلسل روزہ رکھے نہ رات کو کھائے اور نہ سحری کے وقت کچھ کھائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود وصال کیا کرتے تھے اور دوسرے لوگوں کو اس سے منع فرماتے تھے یعنی یہ عمل فقط آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اور ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] البخاری تعلیقا (قبل الحدیث ١٩٠٦) الصوم ، باب اذا رأیتم الهلال....، ابن ماجه (١٦٤٥)۔ [2] صحیح البخاری، کتاب الصیام ، باب النهی عن الوصال فی الصوم (١٩٦٤) (١٨٢٨) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن الوصال فی الصوم (١١٠٥) (١٨٥٠) احمد باقی مسند الانصار (٢٣٤٤٥، ٢٥٠١٤)۔

ممانعت کی وجہ بھی ارشاد فرمائی (إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ النَّصَارٰى) یہ عمل تو صرف عیسائی کرتے ہیں۔ ❶ گویا امت کے لیے مسلسل روزہ رکھنا حرام ہے جیسا کہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے۔ ❷

جمعہ کا الگ روزہ رکھنا ممنوع ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ نَعَمْ. ❸

"محمد بن عباد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ توانھوں نے فرمایا: ہاں، منع کیا ہے۔"

توضیح: جمعہ کا الگ روزہ رکھنا (یعنی دوسرے دنوں سے اس کو خاص کر کے روزہ رکھنا) ممنوع ہے۔ البتہ اگر عادت ہو یا اس کے بعد یا قبل روزہ رکھا جائے تو جمعہ کا روزہ جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ "تم میں سے کوئی بھی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے سوائے اس کے کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے۔" ❹

عیدین کا روزہ رکھنا حرام ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَعَنْ

❶ مسند احمد ٥/ ٢٢٥۔ ❷ فتح الباری ٤/ ٢٠٩۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الجمعة (١٨٤٨) صحیح مسلم، کتاب الصیام (١٩٢٨) ابن ماجه، کتاب الصیام (١٧١٤) احمد، باقی مسند المکثرین (١٣٦٣٨، ١٣٨٣٣) دارمی، کتاب الصوم (١٦٨٣)۔

❹ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الجمعة (١٩٧٥) صحیح مسلم (١١٤٤) سنن الترمذی (٣/ ١١٩)۔

صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ. ❶

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں میں روزہ رکھنے سے اور صما کرنے سے اور ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے سے اور فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس معنی کی بہت سی روایات موجود ہیں جو عیدین میں روزہ رکھنے کی ممانعت کو ظاہر کرتی ہیں۔ البتہ علمائے امت نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ ہر حال میں ان دونوں دنوں کا روزہ رکھنا حرام ہے خواہ ان دونوں دنوں میں نذر کا روزہ انسان رکھے یا نفلی رکھے یا کفارہ کا روزہ رکھے یا اس کے علاوہ کوئی اور روزہ رکھے۔ ❷

میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا ممنوع ہے

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِيْ بَيْتِهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ.

''حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں تھے کہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے جب میدان عرفات میں ہوں۔''

توضیح: میدان عرفات میں حاجیوں کے لیے نو ذوالحجہ کا روزہ مکروہ ہے جیسا کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عرفہ کے دن کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شک کیا اس لیے انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس

---

❶ صحیح البخاری ، کتاب الصوم ، باب صوم یوم الفطر (١٨٥٥) (١٩٩١) صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین وقصرھا (١٣٦٨) الصیام (١٩٢٢، ١٩٢٣) الحج (٢٣٨٣، ٢٣٨٤) سنن نسائی، کتاب المواقیت (٥٦٣، ٥٦٤)، الزینة (٥٢٤٥، ٥٢٤٦) سنن ابی داود، کتاب الصوم (٢٠٦٤) ابن ماجه، کتاب التجارات (٢١٦١) اللباس (٣٥٤٩) احمد باقی مسند المکثرین (١٠٥٩٩) شرح السنة (٤٥١)۔

❷ شرح مسلم للنووی (٤/ ٢٧١) نیل الاوطار (٣/ ٢٤٦)۔

وقت عرفات میں وقوف فرما رہے تھے آپ نے وہ دودھ پی لیا اور سب لوگ یہ دیکھ رہے تھے۔ ❶ چنانچہ عام آدمی (غیر حاجی) کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا باعث فضیلت ہے جیسا کہ ابوقتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے دن (یعنی نو ذوالحجہ) کا روزہ رکھنا دو سال، ایک گزشتہ اور ایک آیندہ سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ ❷

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عرفة (۱۹۸۹) صحیح مسلم (۱۱۲۳)۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر (۱۱٦۲) ابن ماجه ۱۷۳۰۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کا ذکر کیا جائے گا جن کا تعلق کتاب الصیام ہی سے ہے لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں آیا۔

(۱) بغیر چاند دیکھے روزہ رکھنا یا افطار کرنا ممنوع ہے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم (ماہ رمضان کا) چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب تم (عید کا) چاند دیکھو تو روزہ چھوڑ دو۔'' ❶

(۲) حالت روزہ میں فسق وفجور (جھوٹ، غیبت، لڑائی کرنا) ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ ایسا شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔'' ❷

(۳) حالت روزہ میں جماع کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ﴾ [۲/ البقرة:۱۸۷]

''روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا (جماع) تمھارے لیے حلال کیا گیا ہے۔''

---

❶ البخاري، كتاب الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الهلال فصوموا (۱۹۰۶) ومسلم (۱۰۸۰)۔ ❷ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور والعمل به (۱۹۰۳) الترمذي (۱۶۸۹) وابوداود (۲۳۶۲)۔

یعنی دن کے وقت جماع حرام ہے۔ البتہ اگر کوئی حالت روزہ میں جماع کر بیٹھا تو اس پر قضا، کفارہ اور اللہ تعالیٰ سے توبہ تینوں کام لازم ہوں گے۔ ❶

کفارہ یہ ہے ایک گردن آزاد کرنا، اگر وسعت نہ ہو تو دو ماہ کے پے در پے روزے رکھنا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔ ❷

(۴) حائضہ اور نفاس والی عورت کے روزہ رکھنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ ہی روزے رکھتی ہے۔'' ❸

نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں یہ (حیض) آتا تھا تو ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ ❹

(۵) نصف شعبان کے بعد روزے رکھنا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب نصف شعبان گزر جائے تو روزے نہ رکھو۔'' ❺

نیز جس کی پہلے سے عادت ہو وہ رکھ سکتا ہے اور جس روایت میں یہ ذکر ہے کہ افضل روزے شعبان کے ہیں وہ روایت ضعیف ہے۔ ❻

(۶) خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ روزہ رکھے جبکہ اس کا خاوند گھر میں ہو، الا

---

❶ فتاوی اللجنة الدائمة سعودی عرب ١٠/ ٣٠٤۔ ❷ البخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان (١٩٣٦) ومسلم (١١١)۔ ❸ البخاری، کتاب الصوم، باب الحائض ترك الصوم والصلاة (١٩٥١)۔ ❹ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض دون الصلاة (٣٣٥) وبخاری (٣٢١)۔

❺ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الصوم، باب فی کراهية فی ذلك (١٠٤٩) وابن ماجه (١٦٥١)۔ ❻ ضعیف ترمذی للالبانی، کتاب الزکاة (١٠٤)۔

کہ شوہر اس کی اجازت دے دے۔" ❶

(۷) استقبال رمضان کے لیے روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں، ایک یا دو دن کا روزہ نہ رکھے البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو اس دن بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔" ❷

(۸) ہمیشہ روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے گویا نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔" ❸

(۹) صرف ہفتے کا نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدہ صماء بنت بسر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو سوائے فرض روزے کے، پس اگر تم میں سے کوئی انگور کا چھلکا یا کسی درخت کا تنکا پائے تو چاہیے کہ (ہفتے کا روزہ توڑنے کے لیے) اسی کو کھا لے۔" ❹

(۱۰) قیام رمضان میں تین راتوں سے کم میں قرآن ختم کرنا ممنوع ہے

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ البخاری، کتاب النکاح، باب لا تأذن المرأة فی بیت زوجها لأحد الا باذنه (۵۱۹۵) ومسلم (۱۰۲۶) وابوداود (۲۴۵۸)۔ ❷ البخاری، کتاب الصوم، باب لا یتقدم من رمضان بصوم یوم ولا یومین (۱۹۱۴) ومسلم (۱۰۸۲)۔ ❸ صحیح ابن ماجه للألبانی، کتاب الصیام، باب ما جاء فی صیام الدهر (۱۳۸۴) وابن ماجه (۱۷۰۵)۔

❹ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الصوم، باب النهی ان یخص یوم السبت بصوم (۲۱۱۶) ترمذی (۷۴۴) وابن ماجه (۷۲۶)۔

''ایسا شخص سمجھدار نہیں جس نے تین راتوں سے کم میں مکمل قرآن پڑھا۔'' ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''میرے علم میں نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی صبح تک سارا قرآن ختم کیا ہو۔'' ❷

(۱۱) معتکف کا سخت حاجت کے بغیر مسجد سے نکلنا ممنوع ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتی ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں بیٹھے ہوتے تو کسی (سخت) حاجت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہوتے۔'' ❸

(۱۲) معتکف کے لیے ہم بستری کرنا ممنوع ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ﴾. [۲/ البقرۃ:۱۸۷]

''تم ایسی حالت میں مباشرت نہ کرو کہ تم مسجدوں میں اعتکاف کرنے والے ہو۔''

---

❶ صحیح ابی داود للألبانی، کتاب الصلاۃ (۱۲۳۹)۔ ❷ صحیح ابن ماجه للألبانی، کتاب اقامة الصلاۃ والسنة فیها (۱۱۰۸) والنسائی (۱۶۴۰)۔

❸ البخاری، کتاب الاعتکاف، باب لا یدخل البیت الا لحاجة (۲۰۲۹) ومسلم (۲۹۷)۔

(٦)

كتاب الحج

حج کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ﴾. [٢/ البقرة:١٩٦]

''حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو۔''

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ.

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری ہوئی اشیاء کو اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔''

صحیح مسلم، کتاب اللقطة، الرقم: (٣٢٥٢)

محرم کے بغیر عورت کا حج کرنا حرام ہے

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعًا فَأَعْجَبْنَنِي وَانْفَعْتَنِي أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ. ❶

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار باتوں کو سنا جو مجھے پسند آئیں اور اچھی معلوم ہوئیں آپ ﷺ نے منع کیا اس بات سے کہ عورت سفر کرے دو دنوں کا مگر ایسی حالت میں کہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا محرم نہ ہو۔''

توضیح: عورت بغیر محرم کے نہ تو مطلق سفر کر سکتی ہے (خواہ وہ ایک دن یا چند گھڑیوں کا ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر محرم رشتہ دار کے ایک دن اور رات کا سفر کرے۔'') ❷ اور نہ ہی حج کا سفر کر سکتی ہے ایک آدمی نے عرض کی کہ میری بیوی حج کے لیے روانہ ہونے والی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ کے لیے لکھ دیا گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔'' ❸

گھریلو سانپوں کو مارنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُوْ لُبَابَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا. ❹

❶ مسلم، كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الى الحج وغيره (٢٣٨٣) البخاري، كتاب الجمعة (١١١٥) والحج (١٧٣١) الصوم (١٨٥٨) والترمذي (١٠٨٩) ابوداود (١٤٦٦) وابن ماجه (٢٨٨٩) واحمد(١٠٦١٥، ١١٣١٤) الدارمي (٢٥٦٢)۔

❷ صحيح البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب في كم يقصر الصلاة (١٠٨٦) ومسلم (١٣٣٨)۔ ❸ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الى الحج(١٣٤١)۔

❹ صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال (٣٠٦٦) ومسلم(٢٠٧٣، ٤١٤٠) والنسائي (٢٧٧٩) وابوداود(١٥٧٢) وابن ماجه (٣٠٧٩) واحمد (٤٢٢٩) ومؤطا (٦٩٤) والدارمي (١٧٤٧)۔

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک وہ قتل کرتے تھے سانپوں کو پس حدیث بیان کی سیدنا عبداللہ بن عمر کو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سانپوں کو مارنا چھوڑ دیا۔''

توضیح: گھریلو سانپوں کو مارنا ممنوع ہے کیونکہ یہ عموماً جنات ہوتے ہیں جو سانپ کی شکل اختیار کر کے آتے ہیں اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر مہلت کے ان کو مارنے سے منع کیا ہے اور اگر جلد بازی میں ایسا کیا جائے تو بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ ایک غزوہ سے واپسی پر صحابی رسول گھر میں آئے، سانپ پر حملہ کر دیا اور سانپ کے ساتھ خود بھی وفات پا گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ یہ شیطان (جنات) ہوتے ہیں انھیں مہلت دیا کرو۔'' (واللہ اعلم)

حج میں عورتوں کے لیے حلق کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. ❶

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر منڈوانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ عورتوں پر بال منڈوانا نہیں بلکہ ترشوانا ہے۔ ❷ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ عورتوں کے لیے بال منڈوانا نہیں بلکہ صرف بال ترشوانا ہے۔'' ❸

اس کی تعیین کی کوئی حد نہیں البتہ ابن قدامہ وغیرہ فرماتے ہیں عورتوں کو انگلیوں کے

❶ صحیح سنن الترمذی ، کتاب الحج ، باب کراھیة الحلق للنساء (۷۲۸) والنسائی ، کتاب الزینة (۴۹۶۳) والترمذی (۸۳۸)۔ ❷ فتح الباری ، ۴/ ۳۹۰۔

❸ صحیح ابو داود للألبانی کتاب المناسك ، (۱۷۴۷)۔

اوپر والے پوروں کے برابر بال ترشوا لینے چاہییں۔ ❶

حج سے واپسی پر اچانک رات کو گھر آنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّطْرُقَ أَهْلَهٗ لَيْلًا. ❷

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی (لمبے سفر کے بعد یا حج وغیرہ سے واپسی پر اچانک) رات کو گھر آئے۔''

توضیح: اس حدیث کی وضاحت دیکھنے کے لیے باب النکاح میں اس عنوان کی طرف رجوع کریں نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حکمت بھی بیان کی جیسا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد سے واپس ہو رہے تھے جب ہم مدینہ میں داخل ہونے والے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ اور رات ہو جائے تب داخل ہونا تاکہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کرے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ بال صاف کرلیں۔'' ❸

محرم کے لیے زعفران اور ورس سے رنگا کپڑا پہننے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهٗ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. ❹

---

❶ المغنی ٥/ ٣١٠۔ ❷ صحیح بخاری ، کتاب الحج (١٦٧٤) ومسلم (١١٦٨ ، ٢٦٦٢) والنسائی (٤٥١٣) والترمذی (١٠١٩) وابوداود (٢٩٠٥) وابن ماجه (١٨٥٠) واحمد (١٣٦٠ ، ١٣٩٥) والدارمی (٢١١٩)۔ ❸ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب تزویج الثیاب (١٠) ومسلم، کتاب الامارة ، باب کراهة الطروق و هو الدخول لیلاً لمن ورد من سفر۔ ❹ صحیح مسلم، کتاب الحج ، باب ما یباح للمحرم بحجة او عمرة لبسه ومالایباح (٢٠٢٤) وبخاری ، کتاب العلم (١٣١) الصلاة (٣٥٣) الحج (١٤٤٢) اللباس (٥٣٤٩) و الترمذی (٧٦٣) والنسائی (٢٦١٨) وابن ماجه (٢٩٢٠) واحمد (٤٢٢٢) ومؤطا امام مالک (٦٢٤) والدارمی (١٧٣٠)۔

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے محرم کو زعفران اور ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا جو جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے اور موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔''

توضیح: محرم شخص نہ تو ورس (زرد رنگ کی بوٹی) اور زعفران سے رنگا کپڑا پہن سکتا ہے اور نہ ہی ایسا جوتا پہن سکتا ہے جس نے ٹخنوں کو ڈھانپ رکھا ہو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ احرام باندھنے والا کیا لباس پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ قمیض، پگڑی، شلوار، پاجامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنے لیکن اگر کسی شخص کے پاس جوتے نہیں اور موزے ہیں اسے چاہیے کہ دونوں، موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے اور ایسا کوئی کپڑا نہ پہنے جسے زعفران اور ورس سے رنگا گیا ہو۔'' ❶

حجاج کی گری ہوئی اشیاء اٹھانا منع ہے

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ. ❷

''سیدنا عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری ہوئی اشیاء کو اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: حجاج کی گری ہوئی چیز اٹھانا منع ہے البتہ اگر اعلان کا ارادہ ہو تو درست ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بخاری میں موجود ہے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یباح للمحرم بحج او عمره وما لا یباح (١١٧٧) وبخاری (١٥٤٢) والترمذی (٨٣٣)۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب اللقطة، الرقم: (٣٢٥٢) وابوداود، کتاب اللقطة (١٤٦١) ومسند احمد (١٥٣٩٠)۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب الحج سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) احرام والی عورت کے لیے نقاب اور دستانے پہننے کی ممانعت

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''احرام والی عورت نقاب اور دستانے کا استعمال نہ کرے۔'' ❶

(۲) حج میں شہوانی حرکات، نافرمانی اور جھگڑے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ﴾. [۲/ البقرة:۱۹۷]

''(جو بھی حج کرے) وہ اپنی بیوی سے قربت کے تعلقات قائم کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرے۔''

(۳) محرم کا دوران حج نکاح و منگنی کرنا ممنوع ہے

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''محرم شخص نہ نکاح کرے، نہ نکاح کرائے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے (یعنی منگنی نہ کرے)۔'' ❷

(۴) محرم کے لیے شکار کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ﴾. (۵/ المائدة: ۹۵)

---

❶ البخاري، كتاب جزاء الصيد، باب ما ينهى من الطيب للمحرم والمحرمة (۱۸۳۸) الترمذي (۸۳۳)۔ ❷ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم نكاح المحرم وكراهة خطبته (۱٤۰۹) والترمذي (۸٤۰)۔

''اے ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو کسی شکار کو مت قتل کرو۔''

(۵) حرم کے درخت کاٹنے کی ممانعت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا:

''بلاشبہ یہ شہر حرام ہے پس اس کا کانٹا نہ کاٹا جائے نہ اس کے شکار ہانکے جائیں اور اس شخص کے سوا جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اے اللہ کے رسول! اذخر گھاس کی تو اجازت دے دیں کیونکہ یہاں یہ کاریگروں اور گھروں کے لیے ضروری ہے تو آپ نے اذخر کی اجازت دے دی۔'' ❶

(٦) غیر دوندے کی قربانی کی ممانعت

توضیح: دوندے سے مراد وہ جانور جس کے سامنے والے دو دانت گر کر دوبارہ اُگے ہوں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوندے کے علاوہ (کوئی جانور) ذبح نہ کرو لیکن اگر اس کا ملنا مشکل ہو جائے تو بھیڑ کا کھیرا ذبح کرلو۔'' ❷

(۷) جن جانوروں کی قربانی کرنا ممنوع ہے

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''چار جانور قربانی میں جائز نہیں۔

(۱) واضح طور پر آنکھ کا کانا

(۲) ایسا بیمار جس کی بیماری واضح ہو

(۳) لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو

❶ صحیح البخاری، کتاب العمرة باب لایحل القتال بمكة (١٨٣٤) ومسلم (١٣٥٣)۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الأضاحی، باب سن الاضحية (١٩٦٣) وابو داود (٢٧٩٧)۔

(۴) ایسا کمزور جس میں چربی نہ ہو۔" ❶

(۸) ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد بال، ناخن کٹوانے کی ممانعت

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن کاٹنے سے رک جائے۔" ❷

(۱۰) نماز عید سے قبل قربانی کرنا ممنوع ہے

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک اس دن ہم پہلا کام یہ کرتے ہیں کہ نماز عید ادا کرتے ہیں پھر واپس پلٹتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں جس شخص نے ایسے ہی کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا اور جس نے اس سے پہلے ذبح کیا تو وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کو دیا اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔" ❸

---

❶ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا (۲۴۳۸) وابوداود (۲۸۰۲)۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب الأضاحی، باب نہی من دخل علیه عشر ذی الحجة وهو یرید التضحیة ان یأخذ من شعره واظفاره شیئا (۳۶۵۵)۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، باب سنة الاضحیة (۳/ ۱۰)(۵۵۴۵) ومسلم (۱۹۶۱)۔

(۷)

کتاب البیوع

خرید وفروخت کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ﴾. [۲/ البقرۃ:۲۷۵]

''اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔''

فرمان نبوی ﷺ:

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ."

''نبی ﷺ نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔''

مسلم، کتاب البیوع ، باب بطلان بیع الحصاۃ...(۱۵۱۳)

بیع نجش کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّجْشِ. ❶

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بیع نجش سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''نجش'' کا معنی ہے بولی لگا کر بھاؤ چڑھانا اور خود خریدنے کا ارادہ نہ ہو جیسا کہ امام ابن حجر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں۔ ایسے شخص کا سودے کی قیمت میں اضافہ کرنا جو خود تو اسے خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن کسی اور کو اس میں پھنسانا چاہتا ہے۔ (اس غرض سے بولی چڑھاتا ہے) اسے نجش کہتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ ❷

کنکری پھینک کر بیع کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. ❸

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کنکری کی بیع سے اور دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''حصاۃ'' سے مراد فروخت کے نظریے سے کنکری کسی چیز پر پھینکنا کہ جس چیز کو لگ گئی وہ اتنے میں میری ہے خواہ وہ کنکری کسی چیز کو بھی لگ جائے یہ ناجائز ہے۔

نیز دھوکے کی بیع سے آپ ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے دھوکے سے مراد کسی معدوم ومجہول شئے کی بیع کرنا یا ایسی چیز کی بیع کرنا جس کی وہ مکمل ملکیت نہیں رکھتا۔ مثلاً پانی

---

❶ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب النجش ومن قال لایجوز ذلك البیع (۱۹۹۸) مسلم، کتاب البیوع (۲۷۹۲) سنن النسائی، کتاب البیوع (۴۴۲۱، ۴۴۲۹) ابن ماجه، کتاب التجارات (۲۱۲۴) احمد مسند المکثرین من الصحابة (۵۵۹۷، ۶۱۶۲) مالك، کتاب البیوع (۱۱۹۰)۔ ❷ فتح الباری (۵/ ۹۰)۔ ❸ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان الحصاة والبیع الذی فیه غرر (۲۷۸۳) ترمذی، کتاب البیوع (۱۱۵۱) سنن النسائی، البیوع (۴۴۴۲) ابوداود (۲۹۳۲) ابن ماجه، کتاب التجارات (۲۱۸۵) احمد، مسند المکثرین (۱۰۰۳۵، ۷۱۰۴، ۸۵۲۹) دارمی، کتاب البیوع (۲۴۴۱، ۲۴۵۰)۔

میں موجود مچھلیوں کی بیع..وغیرہ ان میں دھوکہ ہے ایسی بیع باطل ہے۔ ❶

بیع محاقلہ، مزابنہ ممنوع ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. ❷

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ اور بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

توضیح: ''محاقلہ'' بالیوں میں کھڑی کھیتی کو غلے کے عوض فروخت کر دینا جیسے گندم کے کھیت کے بدلے گندم فروخت کرنا وغیرہ، محاقلہ کہلاتا ہے۔

''مزابنہ'' درختوں پر لگے ہوئے پھل کو اسی جنس کے اتارے ہوئے خشک پھل کے عوض فروخت کرنا مثلاً کھجوروں کے بدلے کھجور کے درخت پر لگی تازہ اور تر کھجوروں کی بیع اور انگور کے بدلے خشک انگور (کشمش) کی بیع وغیرہ مزابنہ کہلاتی ہے۔ ❸

بیع ملامسہ اور منابذہ کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. ❹

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''ملامسہ'' یہ ہے کہ خریدار کپڑا بیچنے والے کے کپڑے کو رات یا دن میں ہاتھ

---

❶ شرح مسلم للنووی ٥/ ٤١٦۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب کراء الارض (٢٨٧٧) سنن ترمذی، کتاب البیوع (١١٤٥) سنن النسائی، کتاب الایمان والنذور (٣٨٢٤) احمد، مسند المکثرین (٨٧٢٦، ٩٠٦٦، ٩٨٨٩)۔

❸ ترمذی، کتاب البیوع (١٢٢٤)۔ ❹ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع المنابذة (٢٠٠٢) سنن الترمذی، کتاب البیوع (١٢٣١) سنن النسائی، کتاب البیوع (٤٤٣٣، ٤٤٤١) ابن ماجه، کتاب التجارات (٢١١٠) [illegible] (٣٥٥٠) احمد، باقی مسند المکثرین (٧٩٠٣، ٩٨٦٤، ١٠١٣١، ١٠٤٢٦) مؤطا امام مالك، کتاب البیوع (١١٧٦) الجامع (١٤٣١)۔

لگاتا ہے اور اسے الٹ پلٹ کر کے نہیں دیکھتا۔

''منابذہ'' یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی طرف اپنا کپڑا (برائے فروخت) پھینکتا ہے اور بلا غور وفکر اور بلا رضا مندی کے ان کے درمیان بیع پختہ ہو جاتی ہے۔ ❶

بیع مخاضرہ کی ممانعت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. ❷

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے بیع محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ، مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: محاقلہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ کی تعریفات پیچھے گزر چکی ہیں۔ ''مخاضرہ'' اس کا مطلب ہے کچے پھل اور غلہ جات کو پکنے سے پہلے (درختوں پر ہی) فروخت کر دینا۔ یہ ناجائز ہے۔ ❸

جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے کچے پھلوں کی بیع نہ کرو۔'' ❹

نر کی جفتی پر اجرت لینے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ. ❺

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نر کی جفتی کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''عسب الفحل'' سے مراد کہ ''نر کی جفتی'' یا اس سے خارج ہونے والا پانی یا

---

❶ البخاری، کتاب البیوع، باب بیع الملامسة (٢١٤٤) مسلم (٥١٢)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع المخاضرة (٢٠٥٥، ٢٢٠٧)۔

❸ نیل الاوطار ٣/ ٥٢١۔ ❹ صحیح مسلم (١٥٣٨) والنسائی ٧/ ٢٦٣۔

❺ صحیح البخاری، کتاب الاجارة، باب عسب الفحل (٢١٢٣) الترمذی، کتاب البیوع (١١٩٤) النسائی، کتاب البیوع (٤٥٩٢) ابوداود، کتاب البیوع (٢٩٧٥) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (٤٤٠٢)۔

اس کی نسل واولاد یا جفتی کے عوض کرایہ دینا۔ یہ ممنوع ہے البتہ اگر بغیر شرط کے نر کی جفتی پر کچھ لے دے ہو جائے تو کچھ حرج نہیں جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نر کی جفتی کے معاوضے کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کرامہ کی اجازت دے دی۔ ❶ کرامہ سے مراد ایسا عطیہ جو بغیر شرط کے نر کی جفتی کے عوض فائدہ حاصل کرنے والا پیش کرتا ہے۔ ❷

لونڈیوں کے زنا کی کمائی کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ. ❸

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندیوں کی زنا کی (قیمت) کمائی سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس کی وضاحت کتاب النکاح میں دیکھیں۔

سینگی لگانے کی کمائی کی ممانعت

عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ. ❹

''ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام (پچھ لگانے) کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: حجام کے پیسے کی نہی تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی پر محمول ہے کیونکہ بعض دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سینگی لگوا کر اجرت دی ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت

---

❶ نسائی (۷/ ۳۱۰) الترمذی (۱۲۷٤)۔ ❷ روضة الندية (۲/ ۱۹۵)۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الاجارة، باب كسب البغي والإماء (۲۱۲۲) ابوداود، کتاب البیوع (۲۹۷۱) احمد باقی مسند المکثرین (۷۵۱٤، ۸۲۱۸، ۸۲۱۱، ۹۲٦۵، ۹۸۳۹) دارمی، کتاب البیوع (۲۵۰٦)۔

❹ صحیح سنن ابن ماجه للالبانی، کتاب التجارات، باب کسب الحجام (۲۱۲۵) ابن ماجه (۲۱۵۲) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع کھجور (بطور اجرت) انھیں دینے کا حکم دیا۔ ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور پھر سینگی لگانے والے کو کچھ دیا اگر یہ حرام ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بھی کچھ نہ دیتے۔ ❷

بیع حقل کی ممانعت

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْحَقْلِ. ❸

"رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع حقل سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: بیع حقل یعنی محاقلہ اس کا تذکرہ پیچھے گزر چکا ہے۔

زمین کو کرائے پر دینے کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ. ❹

---

❶ البخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الحجام (۲۱۰۲، ۲۲۷۷، ۲۲۸۰)۔

❷ البخاری، کتاب البیوع، ایضاً۔ ❸ صحیح البخاری، کتاب الاجارة، (۲۱۰۳) مسلم، کتاب البیوع (۲۹۴۷، ۲۹۵۲) ابوداود، کتاب البیوع (۲۹۴۱، ۲۹۴۶، ۳۴۰۸) ابن ماجه، کتاب التجارات (۲۲۵۸) الاحکام (۲۴۴۰، ۲۴۴۴، ۲۴۵۶) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (۴۲۷۵، ۴۳۵۸، ۵۰۶۸) مسند المکیین (۱۵۲۵۰، ۱۵۲۴۲، ۱۵۲۶۴) مسند الشامیین (۱۶۶۴۹) مؤطا، کتاب کراء الارض (۱۱۹۹) سنن النسائی، ایمان والنذر (۳۸۱۰)۔

❹ سنن النسائی، کتاب الایمان والنذور، باب کراء الارض (۳۸۵۸) صحیح البخاری، کتاب الاجارة (۲۱۲۴) المزارعة (۲۱۷۱) مسلم، کتاب البیوع (۲۸۸۱، ۲۸۸۶، ۲۸۸۹) سنن الترمذی، کتاب البیوع (۱۲۲۴) الاحکام (۱۳۰۵) ابوداود، کتاب البیوع (۲۹۴۱، ۲۹۴۸، ۲۹۵۲) ابن ماجه، کتاب التجارات (۲۲۵۸) الاحکام (۲۴۴۰، ۲۴۵۲) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (۴۲۷۵، ۵۰۶۶۸) مسند المکیین (۱۵۲۶۴) مسند الشامیین (۱۶۴۴۰) مؤطا، امام مالک، کتاب کراء الارض (۱۱۹۹)۔

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس حدیث میں تو مطلق ممانعت ہے البتہ دوسری حدیث میں صحابہ کرام سے یہ عمل ثابت ہے بلکہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے نصف پیداوار پر زمین کا معاملہ طے کر رکھا تھا۔ [1]

اس طرح کی احادیث میں تطبیق یوں دی گئی ہے کہ نصف یا اس سے کم وبیش پیداوار اور کسی اور چیز کے عوض زمین کرایہ پر دینا جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے زمین کرائے پر دینے کی ممانعت قطعہ ارضی کی تخصیص میں ہے معلوم نافع، معلوم پیداوار ہے کہ جس کو زمین کرائے پر دی جائے اس سے ایک مخصوص قطعہ کی پیداوار لینا یہ جائز نہیں۔ واللہ اعلم

ضرورت سے زائد پانی کی بیع کرنے کی ممانعت

عَـنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ. [2]

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کو جو ضرورت سے زیادہ ہو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ضرورت سے زائد پانی کی خرید وفروخت کی ممانعت ہے البتہ اپنی ملکیت کی جگہ فروخت کرنا یا اگر کوئی اپنا کنواں وغیرہ فروخت کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] البخاری، کتاب الحرث والمزارعة (۲۳۳۶)۔

[2] صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب تحریم بیع فضل الماء الذی یکون بالفلاة ویحتاج الیہ لرعی الکلاء، (۲۹۲۵) سنن النسائی، کتاب البیوع (۴۵۸۱، ۴۵۹۱) ابن ماجه، الاحکام (۲۴۶۸) احمد، باقی مسند المکثرین (۱۴۱۱۲، ۱۴۱۱۷، ۱۴۳۱۳)۔

ملکیت سے قبل غلہ فروخت کرنا منع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ. ❶

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غلے کو پوری طرح اپنے قبضہ میں لینے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: چونکہ ایسی بیع میں دھوکہ ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا بڑا گناہ ہے جس سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی منع فرمایا ہے اس لیے ایسی بیع کرنا درست نہیں۔ (واللہ اعلم)

بیع پر بیع کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِيْ إِنَائِهَا. ❷

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب ما ذکر فی الاسواق (١٩٨٠) صحیح مسلم، کتاب البیوع (٢٧٨٢، ٢٨١٠، ٢٨١٣، ٢٨١٦) سنن النسائی، کتاب البیوع (٤٥١٩، ٤٥٢٧، ٤٥٢٩) ابوداود، کتاب البیوع (٣٠٢٩، ٣٠٣٠) ابن ماجه، کتاب التجارات (٢٢١٧، ٢٢٢٠) احمد، مسند العشرة المبشرین بالجنة (٣٧٢) مسند المکثرین من الصحابة (٤٢٨٨، ٤٤٨٢، ٤٤١٠، ٤٩٠١، ٥٩١٥) مؤطا مالك، کتاب البیوع (١١٥٤، ١١٥٥، ١١٥٦) العتق والولاء (١٢٧٦) الدارمی، کتاب البیوع (٢٤٤٦)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب لا یبیع علی بیع اخیه ولا یسوم علی سوم اخیه (١٩٩٦) صحیح مسلم، الزکاة (١٧٨٩) النکاح (٢٥٣٢، ٢٥٣٤) الطلاق واللعان (١١١١) البیوع (١١٤٢، ١١٤٣، ١١٧٣) سنن النسائی، کتاب النکاح (٣١٨٨، ٣١٩٠) البیوع، (٤٤٢٠) ابوداود، النکاح (١٨٥٧) التجارات (٢٩٨١، ٢٩٨٨) ابن ماجه، النکاح (١٨٥٧) التجارات (٢٢٣٠، ٢١٦٩) احمد، باقی مسند المکثرین (٩٠٢٨، ٩٥٢٠) مؤطا امام مالك، کتاب النکاح (٩٦٤) دارمی، کتاب النکاح (٢٠٨٠) البیوع (٢٤٤٠، ٢٤٥٣١)۔

نے دیہاتی کا مال شہری کو بیچنے سے اور ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی دینے سے منع فرمایا ہے۔ اور اس طرح کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی کے سودے میں مداخلت نہ کرے ایک کی منگنی پر دوسرا منگنی کا پیغام نہ بھیجے اور کوئی عورت دوسری عورت کو اس نیت سے طلاق نہ دلوائے تا کہ وہ خود اس کے خاوند سے شادی کرے۔" [1]

توضیح: اس حدیث کی وضاحت کتاب النکاح اور بیع نجش اور شہری دیہاتی کی طرف سے بیع نہ کرے۔ ان میں گزر چکی ہے البتہ اس حدیث میں اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ کسی کی بیع پر بیع کرنا منع ہے۔

حاملہ کے حمل کی بیع کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ إِلٰى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا.

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے حاملہ کے حمل کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ اور یہ طریقہ جاہلیت میں رائج تھا ایک شخص ایک اونٹنی یا اونٹ خریدتا اور قیمت دینے کی میعاد یہ مقرر کرتا کہ ایک اونٹنی جنے پھر اس کے پیٹ کی اونٹنی بڑی ہو کر جو جنے گی۔"

توضیح: حاملہ کے حمل کی بیع کرنا ممنوع ہے کیونکہ یہ کالمعدوم بیع ہے اور پھر دھوکہ بھی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع الغرر وحبل الحبلة (۱۹۹۹) صحیح مسلم، کتاب البیوع (۲۷۸۴، ۲۷۸۵) ترمذی، کتاب البیوع (۲۹۳۴) ابن ماجه، کتاب التجارات (۲۱۸۸) احمد، مسند العشرة المبشرین بالجنة (۳۸۱) مسند المکثرین من الصحابة (۴۲۶۲، ۴۳۵۴، ۴۴۱۱) مؤطا امام مالك، کتاب البیوع (۱۱۶۸)۔

بیع صرف ممنوع ہے

عَنْ أَبِی الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہم عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يَقُولُ هٰذَا خَيْرٌ مِّنِّی فَكِلَاهُمَا يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا. (1)

''ابومنہال سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بیع صرف کے متعلق سوال کیا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کے متعلق فرمایا کہ یہ مجھ سے بہتر ہیں۔ آخر دونوں حضرات نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدلے میں ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: بیع صرف ممنوع ہے اور بیع صرف کیا ہے اس کی وضاحت حدیث میں موجود ہے۔

سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے زیادتی کے ساتھ فروخت کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِی بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَّبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا. (2)

---

(1) صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب الورق بالذهب نسیئة (۲۱۸۰، ۲۱۸۱) صحیح مسلم، کتاب المساقاة (۲۹۷۵، ۲۹۷٦) سنن النسائی، کتاب البیوع (٤٤٩٩، ٤٥٠٠، ٤٥٠١) احمد، مسند الکوفیین (۱۷۸۰۸، ۱۸٤۷٤، ۱۸۵۱۲، ۱۸۵۳۲)۔

(2) صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع الذهب بالورق یدًا بید (۲۰۳٤) صحیح مسلم، کتاب المساقاة (۲۹۷۷) سنن النسائی، کتاب البیوع (٤٥٠٢، ٤٥٠٣) احمد، مسند البصریین (۱۹۵۰۰)۔

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی چاندی کے بدلے اور سونا سونے کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مگر یہ کہ برابر برابر ہو البتہ ہم سونا چاندی کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدیں، اس طرح چاندی سونے کے بدلے جس طرح چاہیں خریدیں۔''

توضیح: سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت کرتے وقت برابر ہونا ضروری ہے ورنہ سود ہوگا جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جو جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے اور نمک نمک کے بدلے یہ تمام اشیاء برابر برابر، نقد بنقد، (فروخت کی جائیں) پھر جو زیادہ لے یا زیادہ دے تو اس نے سودی کاروبار کیا۔ سود لینے والا اور دینے والا (دونوں گناہ میں) برابر ہیں۔'' [1]

پھل کو پکنے سے قبل فروخت کرنا منع ہے

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا. [2]

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو اس کے پکنے سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ اس میں

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب الربا (٥٨٤)۔

[2] صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع الثمر علی رؤوس النخل بالذهب والفضة (٢٠٤٠) صحیح مسلم، کتاب البیوع (٢٨٧٦، ٢٨٥٢، ٢٨٦٣، ٢٨٦٨، ٢٨٧٢) سنن النسائی، کتاب الایمان والنذور (٣٨١٩، ٣٨٢١، ٣٨٢٣، ٣٨٦٠) البیوع (٤٤٤٧، ٤٥٥٤) ابوداود، کتاب البیوع (٢٩٢٦، ٢٩٥٥) ابن ماجه، کتاب التجارات (١٢٢٠٧، ٢٢٥٧) احمد، باقی مسند المکثرین (١٣٨٣٠، ١٣٨٣٨، ١٣٩٤٢، ١٤٣٣٣، ١٤٣٩٣)۔

سے ذرہ برابر بھی درہم و دینار کے سوا کسی اور چیز کے بدلے نہ فروخت کی جائے اور البتہ عرایا کی اجازت دی ہے۔''

توضیح: کچے پھل کی بیع پر ممانعت ہے البتہ اہل عرایا کے لیے جائز ہے ''عرایا'' عریہ کی جمع ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص (کسی باغ کا مالک اپنے باغ میں) دوسرے شخص کو کھجور کا درخت (ہبہ کرتے ہوئے) دے دے پھر اس شخص کا اپنے باغ میں آنا جانا اچھا نہ سمجھے تو اس صورت میں وہ شخص (مالک) اتری ہوئی کھجور کے عوض اپنا درخت (جسے وہ ہبہ کر چکا ہے) خریدے اس بیع کو اس کے لیے درست کہا گیا ہے۔ اور اسے ایسا کرنے کی رخصت دی گئی ہے۔

بیع سلم کی ممانعت

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَصْلُحَ وَنَهَى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قُلْتُ وَمَا يُوزَنُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرَزَ. [1]

''سیدنا ابوالبختری سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجور کے درخت پر بیع سلم کرنے کے متعلق سوال کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک وہ نفع اٹھانے کے قابل نہ ہو جائے اس طرح چاندی کو سونے کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا

[1] صحیح البخاری، کتاب السلم، باب السلم فی النخل (۲۰۹۱) صحیح مسلم، کتاب البیوع (۲۸۳۳) احمد، مسند بنی هاشم (۳۰۰۷) مسند المکثرین من الصحابة (٤٧٥٢) مؤطا امام مالك، کتاب البیوع (۱۱۲۷)۔

ہے جب ایک چیز ادھار اور ایک چیز نقد ہو اور فرماتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو درخت پر فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔ اور اسی طرح جب تک وہ وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں اس کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے فرماتے ہیں میں نے سوال کیا کہ وزن کیے جانے کا کیا مطلب ہے؟ تو ایک آدمی نے جو ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائیں کہ وہ اندازہ کی جاسکیں۔''

توضیح: ''بیع سلم'' سونا چاندی یا مروجہ سکے کے عوض پیشگی قیمت دے کر ایک معلوم و متعین مدت تک چیز لینے کا سودا کرنا بیع سلم ہے اس بیع کی مشروعیت پر علما کا اجماع ہے فی الحقیقت یہ بیع معدوم ہونے کی وجہ سے ناجائز تھی لیکن اقتصادی مصالح کے پیش نظر لوگوں کے لیے نرمی اور آسانی کرتے ہوئے اسے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ ❶

شہری کو دیہاتی کا مال بیچنا منع ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ. ❷

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح فرماتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں ہمارے اصحاب کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ ایک اجنبی آدمی دیہاتی سے یا دوسرے شہر سے ایسا ساز و سامان جس کی بھی لوگوں کو ضرورت ہے۔ اسے روز کے نرخ کے مطابق

---

❶ بداية المجتهد ٢/ ١٩٩۔ ❷ صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب من كره ان يبيع حاضر لباد باجر (٢٠١٤) النسائي، كتاب البيوع (٤٤٢١) احمد، مسند المكثرين من الصحابة(٦١٢٣)۔

فروخت کرنے کے لیے لے کر آتا ہے مگر اسے شہری کہتا ہے کہ اس سامان کو میرے پاس چھوڑ دو کہ میں اسے بتدریج اعلیٰ نرخ پر فروخت کروں۔ ❶ ایسا کرنا ناجائز ہے۔

جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں منع کیا گیا ہے کہ کوئی شہری دیہاتی کا سامان فروخت کرے خواہ وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ ❷

تجارتی قافلوں کو منڈی پہنچنے سے پہلے مل کر بیع کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ ﷺ عَنِ التَّلَقِّیْ وَأَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ. ❸

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (قافلوں سے) آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا ہے اور بستی والوں کو باہر والوں کا مال فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔“

توضیح: تجارتی قافلوں کو منڈی پہنچنے سے پہلے ہی مل کر خرید وفروخت کرنا ممنوع ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لَا تَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ“ سامان تجارت لے کر آنے والے قافلوں کو آگے جا کر نہ ملو۔ ❹ کیونکہ اس

---

❶ شرح صحیح مسلم للنووی (۵/ ۴۲۵)۔ ❷ البخاری، البیوع، باب هل یبیع حاضر لباد بغیر اجر (۲۱۵۸)۔ ❸ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب النهی عن تلقی الرکبان وان بیعه مردود (۲۰۱۷) صحیح مسلم، کتاب الزکاة (۱۷۸۹) النکاح (۲۵۳۵) البیوع (۲۸۹۱) سنن الترمذی، کتاب النکاح (۱۰۵۳) الطلاق واللعان (۱۱۱۱) البیوع (۱۱۴۲) سنن النسائی، کتاب النکاح (۳۱۸۷) البیوع (۴۴۱۱) ابوداود، النکاح (۱۷۸۱) البیوع (۲۹۸۰) سنن ابن ماجه، کتاب النکاح (۱۸۵۷) التجارات (۲۱۶۳) احمد، باقی مسند المکثرین (۶۹۵۰) مؤطا امام مالك، النکاح (۹۶۴) دارمی، کتاب النکاح (۲۰۸۰) البیوع (۲۴۵۳)۔ ❹ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع المخاضرة (۲۰۵۶) صحیح مسلم، کتاب المساقاة (۲۹۰۶، ۲۹۰۷، ۲۹۰۸) سنن الترمذی، کتاب البیوع (۱۱۴۹) سنن النسائی، کتاب البیوع (۴۴۵۰) سنن ابوداود، کتاب البیوع (۲۹۲۷) ابن ماجه، کتاب التجارات (۲۲۰۸) احمد، باقی مسند المکثرین (۱۱۶۹۵، ۱۲۱۷۷، ۱۳۱۲۲) مؤطا امام مالك، کتاب البیوع (۱۱۶۸)۔

میں دھوکہ دہی کا اندیشہ ہے کہ پہلے ملنے والا منڈی کے بھاؤ سے کم قیمت پر اس سے خریدے گا اور اس کو نقصان ہو جائے گا۔

''زھو'' کو کھجور کے بدلے فروخت کرنے کی ممانعت

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ التَّمْرِ حَتّٰى يَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيْكَ. ❶

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے درخت کی کھجور کو زھو سے پہلے ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے ہم نے سوال کیا زھو کیا ہے؟ تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ پک کر سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے تم بتاؤ اگر اللہ کے حکم سے درخت پر پھل نہ لگ سکا تو تم کس چیز کے ساتھ اپنے بھائی (خریدار) کا مال اپنے لیے حلال کرو گے۔''

کتے کی خرید و فروخت ممنوع ہے

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ أَبِيْ اِشْتَرٰى عَبْدًا حَجَّامًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهٰى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُوْمَةِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوْكِلِهِ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ. ❷

''سیدنا عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو سینگی لگانے والا غلام خریدتے دیکھا میں نے ان سے سوال کیا۔ پس انھوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت لینے سے

❶ صحیح البخاری، باب بیع المخاضرة (٢٢٠٨)

❷ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب مؤکل الربا (١٩٤٤) سنن ابی داود، کتاب البیوع (٣٠٢٢) احمد، مسند الکوفیین (١٨٠١٤، ١٨٠٠٧)۔

منع فرمایا ہے اور آپ نے گودنے اور گدوانے سے اور سود لینے اور سود دینے سے منع فرمایا ہے اور مصور پر آپ ﷺ نے لعنت کی ہے۔"

توضیح: کتے کی خرید وفروخت ممنوع ہے البتہ سدھایا ہوا کتا مستثنیٰ ہے جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتے کے علاوہ ہر کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ (1) نیز مزید وضاحت کتاب اللباس میں اس روایت کے تحت آئے گی۔

ولاء کی خرید وفروخت منع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. (2)

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے سے اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: "ولاء" ایسے رشتے کو کہتے ہیں جو معتَق اور معتِق کے درمیان ہوتا ہے نیز جو وراثت کے اندر ولاء کا باب ملتا ہے اس سے مراد یا تو نسب (رشتہ) ہوتا ہے یا معتق کا مال ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

بن ماپ کے ڈھیر کی بیع کرنا ممنوع ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَايُعْلَمُ مَكِيْلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ. (3)

---

(1) صحیح سنن النسائی للألبانی (٤٣٥٣) والنسائی (٤٦٦٨)۔

(2) صحیح البخاری، کتاب العتق، باب بیع الولاء وھبته (٢٣٥٠) صحیح مسلم، کتاب العتق (٢٧٨٠) سنن الترمذی، کتاب البیوع (١١٥٧) الولاء والھبة (٢٠٥٢) سنن النسائی، کتاب البیوع (٤٥٧٩) سنن ابی داود، کتاب الفرائض (٢٥٣٠) ابن ماجه، کتاب الفرائض (٢٧٣٧، ٢٧٣٨) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (٤٣٣٢، ٥٥٨٦) مؤطا امام مالك، کتاب العتق والولاء (١٢٧٨) دارمی، کتاب البیوع (٢٤٥٩) البیوع (٣٠٦٢، ٣٠٢٨)۔

(3) صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع صبرة التمر المجھولة القدر بتمر (٢٨٢٠) سنن النسائی، کتاب البیوع (٤٤٧١)۔

”جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے ڈھیر کو بیچنے سے جس کا وزن معلوم نہ ہو اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو، منع فرمایا ہے۔“

توضیح: کسی چیز (غلہ وغیرہ) کے ڈھیر کو بن تولے بیع کرنا ممنوع ہے کیونکہ اس میں بھی ضرر کا اندیشہ ہے جیسا کہ ایک روایت میں جو لمبی حدیث ہے یہ الفاظ ہیں۔ ”حَتّٰی یَكْتَالَهُ“ حتی کہ اسے ماپ لے (پھر فروخت کرے یا خرید لے) ❶

مال غنیمت قبل از تقسیم خریدنے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ شَرَاءِ الْغَنَمِ حَتّٰی تُقْسَمَ. ❷

”سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کی چیزوں کی تقسیم ہونے سے قبل خریدنے سے منع فرمایا ہے۔“

ایک بیع میں دو بیع کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ. ❸

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع کے اندر دو بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: اہل علم نے اس کی تفسیر اس طرح کی ہے کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا میں

❶ صحیح مسلم، کتاب البیوع (۱۵۲۸)۔ ❷ صحیح سنن الترمذی للالبانی، کتاب السیر، باب کراهة بیع المغانم حتی تقسم (۱۶۲۶) سنن الترمذی (۱۴۸۸) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ابن ماجه، کتاب التجارات (۲۱۸۷) صحیح سنن النسائی للالبانی (۴۳۳۰) النسائی (۷/ ۳۰۱)۔ ❸ سنن النسائی، کتاب البیوع (۴۵۵۳) صحیح سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی النهی عن بیعتین فی بیعه (۱۲۵۴) سنن الترمذی (۱۱۵۲) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

تجھے نقد دس روپے میں دیتا ہوں اور ادھار بیس روپے کا اور دو میں سے ایک کو اگر نہ توڑے اور اگر ایک کو توڑے تو اس میں حرج نہیں۔ جب ایک بات پر فیصلہ ہو جائے اور امام شافعی فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جن دو بیعوں سے ایک بیع میں کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں یہ گھر اتنے میں فروخت کرتا ہوں مگر تو اپنا غلام مجھے اتنے میں فروخت کرے پھر جب تو غلام فروخت کرنا لازم کرے۔ تو مجھ کو گھر فروخت کرنا تجھ کو لازم ہے یہ بیع اس لیے ناجائز ہوئی ہے کہ دونوں کی بیع بغیر ثمن مقرر کیے ہے اور ہر ایک اپنی صفت میں مجہول ہے۔ ❶

جانور کو ادھار جانور کے بدلے فروخت کرنا ممنوع ہے

عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً. ❷

”سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

مغنیات کی بیع کرنا ممنوع ہے

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ وَعَنْ شِرَائِهِنَّ وَعَنْ كَسْبِهِنَّ وَعَنْ أَكْلِ أَثْمَانِهِنَّ. ❸

”سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے گانے والی عورتوں کے بیچنے سے اور ان کی کمائی سے اور ان کی قیمت کو

---

❶ سنن الترمذی کتاب البیوع (۱۱۵۲)۔ ❷ صحیح سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی کراھیة بیع الحیوان بالحیوان نسیئة (۱۲۶۰) وسنن الترمذی (۱۱۵۸) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن نسائی، کتاب البیوع (۴۵٤۱) ابوداود، کتاب البیوع (۲۹۱۲) ابن ماجہ، کتاب التجارات (۲۲۶۱) احمد، مسند البصریین (۱۹۲۸٤، ۱۹۳۸۸) دارمی، کتاب البیوع (۲٤۵۱)۔

❸ صحیح سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات باب ما لایحل بیعہ (۲۱۶۸) سنن ابن ماجہ (۲۱۵۹) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

کھانے سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: جیسے آلات موسیقی کی تجارت ممنوع ہے اور ایسے ہی گانے والی عورتوں کی بیع بھی ممنوع ہے۔

حمل کی بیع، تھنوں میں دودھ کی بیع، بھاگے غلام کی بیع، تقسیم سے قبل مال غنیمت کی بیع، غوطہ زن کی بیع ممنوع ہے

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بِنِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شِرَاءِ مَا فِيْ بُطُوْنِ الْأَنْعَامِ حَتّٰى تَضَعَ وَعَمَّا فِيْ ضُرُوْعِهَا إِلَّا بِكَيْلٍ وَعَنْ شِرَاءِ الْعَبْدِ وَهُوَ آبِقٌ وَعَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَاتِ حَتّٰى تُقْبَضَ وَعَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ. ❶

"سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے حمل کی بیع سے حتی کہ وہ وضع ہو جائے اور تھنوں میں دودھ کی بیع سے حتی کہ اسے نکال کر ناپ لیا جائے اور بھاگے ہوئے غلام کی خرید وفروخت سے اور مال غنیمت کی فروخت سے تقسیم سے پہلے اور صدقات قبضہ میں کرنے سے پہلے اور غوطہ زن کے غوطہ کی۔"

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب النهى عن شراء ما فى بطون الانعام وضروعها (٢١٨٧) احمد (١٠٩٥٠) بيهقى (٥/ ٣٣٨) ضعيف عند الالبانى، ارواء الغليل (١٢٩٣)۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب خرید وفروخت سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت ممنوع ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت حرام کی ہے۔'' ❶

(۲) جھوٹ بول کر سودا سلف فروخت کرنے کی ممانعت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''(جھوٹی) قسم کے ذریعے سودا تو بک جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔'' ❷

(۳) دلی رضا مندی کے بغیر کسی کی کوئی چیز لینا ممنوع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان کا مال اس کی دلی خوشی کے بغیر حلال نہیں ہوتا۔'' ❸

نیز خرید وفروخت کے بارے میں بھی یہی قانون ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف خرید وفروخت باہمی رضا مندی سے ہی (جائز) ہے۔'' ❹

(۴) بیعانے کی بیع ممنوع ہے

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ

❶ بخاری، کتاب البیوع، باب بیع المیتة والاصنام (٤٢٩٦) ومسلم (١٥٨١) والترمذی ❷ بخاری، کتاب البیوع، باب یمحق اللّٰه الربا ویربی الصدقات (٢٠٨٧)۔ ❸ بیهقی (٦/ ٩٧) علامہ البانی نے اسے حسن کہا ہے ارواء الغلیل (٥/ ٢٨١)۔
❹ ابن ماجه (٢١٨٥) ارواء الغلیل (١٢٨٣) صحیح عند الالبانی۔

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعانے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔'' ❶

نیز ایک روایت اس کے جائز ہونے کے متعلق بھی مروی ہے جس میں ہے کہ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعانے کی بیع کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دیا۔ وہ بھی ضعیف ہے۔ ❷

(۵) معدوم چیز کی معدوم چیز کے ساتھ بیع حرام ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کے بدلے ادھار کی بیع سے منع فرمایا ہے۔'' ❸

(۶) محارم میں بیع کے ذریعے تفریق ڈالنا منع ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں دو غلام بھائیوں کو فروخت کر دوں میں نے ان دونوں کو الگ الگ آدمیوں کے ہاتھ فروخت کر دیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دونوں کو جا کر واپس لاؤ اور دونوں کو اکٹھا فروخت کرو۔'' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک دوسری روایت میں ہے کہ انھوں نے ایک لونڈی اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈال دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اس سے روک دیا اور بیع کو رد کر دیا۔ ❹

(۷) شک والی اشیاء اختیار کرنا ممنوع ہے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ

---

❶ ابو داود، کتاب البیوع (۳۵۰۲) و ابن ماجه (۲۱۹۲) علامہ البانی نے اسے ضعیف کہا ہے۔ ضعیف ابن ماجه (۴۷۵) جبکہ شیخ احمد شاکر نے اسے صحیح کہا ہے مسند احمد بتحقیق احمد شاکر (۶۷۲۴)۔

❷ تلخیص الحبیر (۳/ ۲۹) ابن ابی شیبه (۲۳۱۹۵)۔

❸ دار قطنی (۳/ ۷۱) الحاکم (۲/ ۵۷) ضعیف ارواء الغلیل (۱۳۸۲)۔

❹ احمد (۱/ ۱۲۶) والحاکم (۲/ ۵۴) صحیح ابی داود (۷۳۴۵) و مجمع الزوائد (۳/ ۱۰۷)۔

چیزیں مشتبہ ہیں جنھیں بہت سے لوگ نہیں جانتے تو جو شخص ان شبہوں سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی اور جو شبہ کی چیزوں میں جا پڑا وہ حرام میں جا پڑا۔'' ❶

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شک وشبہ والی اشیاء کو چھوڑ کر ان اشیاء کو اپناؤ جن میں شک وشبہ نہیں ہے۔'' ❷

(۸) گوشت کی بیع زندہ جانور کے بدلے ممنوع ہے

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''نبی کریم ﷺ نے گوشت کی بیع کو زندہ جانور کے بدلے ممنوع قرار دیا ہے۔'' ❸

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب فضل من استبرء لدینه (۵۲)۔

❷ البخاری، کتاب البیوع، باب تفسیر المشبهات تعلیقا (۲۰۵۲)۔

❸ دارقطنی (۳/......۷۱) والحاکم (۲/ ۳۵) حسن۔

(۸)

كتاب النكاح و الطلاق

نکاح وطلاق کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ ﴾. [٢٤/ النور:٣٢]

''تم میں سے کوئی مرد عورت بے نکاح ہو تو ان کا نکاح کر دو۔''

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

''بلاشبہ نبی اکرم ﷺ نے تبتل (ساری عمر شادی نہ کرنے کا عزم کرنے سے) منع فرمایا ہے۔''

صحيح ابن ماجه للالبانی، كتاب النكاح، (١٤٩٩)

نکاح میں سوکن کی طلاق کی شرط لگانے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّلَقِّیْ وَأَنْ یَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِیِّ وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا (1).

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بازار) کے باہر جا کر قافلہ سے) ملنے سے منع فرمایا اور بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے اور کسی عورت کا اپنی بہن کو طلاق دلوانے کی شرط لگانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی سوکن کی طلاق کی شرط لگائے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "لا تسأل المراة طلاق اختها لتستكفیء" کوئی عورت اپنی سوکن کو طلاق نہ دلوائے۔ اس لیے کہ وہ اس کا حصہ بھی خود لے لے۔ (2) کیونکہ اگر وہ شرط لگائے گی اور خاوند شرط کے موافق طلاق دے دے گا تو اس کو طلاق واقع ہو جائے گی اور طلاق اللہ کے نزدیک حلال کاموں سے سب سے زیادہ غصہ دلانے والی چیز ہے اور ایسا کرنا حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

لمبے سفر کے بعد اچانک رات کو گھر آنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَیْبَةَ أَنْ یَأْتِیَ أَهْلَهُ طُرُوْقًا. (3)

(1) صحیح البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الطلاق (۲۵۲۵) مسلم، کتاب النکاح (۲۵۳۳) ترمذی فی النکاح (۱۰۵۳) النسائی، کتاب النکاح (۳۱۸۹) البیوع (۴۴۲۰، ۴۴۱۱)۔ (2) صحیح البخاری، کتاب الشروط (۱۲۲۱)۔

(3) صحیح البخاری، کتاب النکاح (۴۶۸۹) والهبة (۲۴۱۳) کتاب الشروط (۲۵۱۷) کتاب الجهاد والسیر (۲۶۷۹) کتاب الحج (۱۶۴۱) کتاب البیوع ۱۹۵۵۰ مسلم، کتاب الامارة، (۳۵۵۸) ترمذی، کتاب النکاح (۱۰۱۹) کتاب الرضاع (۱۰۹۲) کتاب الاستئذان والادب (۲۶۳۶) النسائی، کتاب النکاح (۱۷۵۲) کتاب الجهاد(۲۳۹۰) کتاب البیوع (۴۵۱۳) ابوداود، کتاب النکاح (۱۷۵۲) ابن ماجه، کتاب النکاح (۱۸۵) احمد باقی، مسند المکثرین (۱۳۷۸۲، ۱۴۴۹۵) دارمی، کتاب النکاح (۲۱۱۹) کتاب الاستئذان (۲۵۱۷)۔

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جب آدمی بہت دنوں سے گھر سے غائب ہو (سفر کی وجہ سے) تو وہ اچانک رات گھر آئے۔''

توضیح: ایسی حالت میں یعنی اچانک رات گھر آجانے سے روکنے میں بہت سی مصلحتیں ہیں مثلاً ایسی حالت میں عورت کو صفائی اور پاکی کی فرصت نہیں ملے گی اور ہو سکتا ہے مرد عورت کو ایسی حالت میں پاکر نفرت محسوس کرے اور دوسری روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی وضاحت بھی کی ہے یہ اس لیے ہے تاکہ عورت خاوند کے آنے سے قبل اپنے جسم کی صفائی کرے۔

اور دوسری بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس عورت کے پاس محرم مردوں میں سے ایسا آدمی آیا ہو جسے مرد ناپسند کرتا ہو اور پھر خاندان میں خون خرابہ ہو سکتا ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دو شخص اپنی بیویوں کے پاس اچانک رات کو آگئے تو اپنے گھر والوں کے پاس غیر آدمی پائے (جس کی وجہ سے لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا) اور اس طرح کا ابوعوانہ نے ایک اثر نکالا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ رات کو اپنے گھر آگئے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کردی) تو ان کی بیوی کے پاس ایک عورت تھی جو پٹی وغیرہ کرتی تھی عبداللہ اس کو مرد سمجھ بیٹھے اور تلوار سے حملہ کر دیا چنانچہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے سختی کے ساتھ رات کو بغیر اطلاع کے گھر آنے سے منع فرمادیا۔ ❶

شادی نہ کرنے کی ممانعت

عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ. ❷

''سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی نہ کرنے کا عزم کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

❶ تيسير البارى شرح صحيح البخارى، كتاب النكاح (٥/ ١٨٤)۔

❷ ترمذى، كتاب النكاح، باب ماجاء فى النهى عن التبتل(١٠٠٢) صحيح ابن ماجه للالبانى (١٤٩٩) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے نسائى، كتاب النكاح (٣١٦٢) ابن ماجه، كتاب النكاح (١٨٣٩) احمد فى مسند البصريين (١١٣٢٩)۔

توضیح: ''تبتل'' سے مراد یہ ہے کہ انسان دنیا سے لاتعلقی اختیار کرے اور ساری عمر شادی نہ کرنے کا عزم کرے گویا خصی وغیرہ ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے شادی نہ کرنے والے کو خارج از امت قرار دیا ہے۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو تبتل سے منع فرمایا تھا اگر آپ اسے اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔ ❶

ایک نکاح میں بھتیجی، پھوپھی، خالہ یا بھانجی کو جمع کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا. ❷

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ بھتیجی اور پھوپھی اسی طرح خالہ اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کیا جائے۔''

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بیوی کی پھوپھی یا خالہ یا بیوی کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح نہیں کر سکتا۔اور ایسا نکاح اگر کوئی کرے تو حرام ہے یا دوسرے لفظوں میں ایک ہی وقت میں ایسی دو عورتوں سے نکاح حرام ہے جن کا باہمی رشتہ خالہ اور بھانجی یا پھوپھی اور بھتیجی کا ہو۔

لونڈیوں کی حرام کمائی کھانے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ. ❸

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ

❶ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من التبتل والخصاء (٥٠٧٣) مسلم (١٤٠٢)۔ ❷ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لا تنکح المرأة علی عمتها (٥١٠٨، ٤٧١٧) مسلم (١٤٠٨) ابوداود (٢٠٢٥) ترمذی (١١٢٦) النسائی (٣٢٤٥) احمد فی باقی مسند المکثرین (١٤١٠٦، ١٤٥٦٨)۔ ❸ صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب مهر البغی والنکاح الفاسد (٤٩٢٩) ابوداود، کتاب البیوع (٢٩٧١) احمد فی مسند المکثرین (٨٥١٤، ٨٢١٧) دارمی، کتاب البیوع (٢٥٥٦)۔

نے لونڈیوں کی حرام کی کمائی (مثلاً زنا وغیرہ کروا کر) کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

زانیہ عورت کی کمائی کھانے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ. (1)

''سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت، کاہن کی اجرت اور زانیہ عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس حدیث میں نبی ﷺ نے تین چیزوں کی ممانعت فرمائی ہے۔

۱۔ کتوں کی خرید وفروخت سے منع کیا ہے البتہ بعض احباب شکاری کتے کی بیع کو اس سے مستثنیٰ کرتے ہیں البتہ شیخ عبدالمنان نورپوری حفظہ اللہ تمام کتوں کی بیع کو حرام کہتے ہیں خواہ شکاری ہو یا غیر شکاری۔

۲۔ کاہن کی شیرینی (اجرت) کھانے سے یعنی اس کے پاس جانے سے اور اس کی تصدیق کرنا وغیرہ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی کاہن (نجومی کے پاس آیا پھر اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کیے گئے دین سے کفر کیا۔'' (2)

۳۔ زانیہ عورت کی کمائی جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ وَكَسْبُ الْبَغِيِّ گویا شریعت کا قانون ہے کہ حرام ذرائع سے کمائی جانے والی کمائی کی رقم بھی حرام ہے۔ (واللہ علم)

---

(1) البخاری، کتاب الطلاق، باب مهر البغی والنکاح الفاسد (٤٩٢٧) مسلم، کتاب المساقاة (٢٩٣٠) ترمذی، کتاب النکاح (١٠٥٢) البیوع (١١٩٧) نسائی، کتاب الصید والذبائح (٤٢١٨) کتاب البیوع (٤٥٨٧) ابوداود کتاب البیوع (٢٩٧٤، ٣٠٢٠) ابن ماجه، کتاب التجارات، (٢١٥٠) ادب (٣٧٣٧) احمد فی مسند الشامیین (١٦٦٨) مؤطا امام مالك، کتاب البیوع، (١١٧٣) دارمی (٢٤٥٥)۔ (2) مؤطا امام مالك، کتاب العقول، باب ما جاء فی الغلة والنحر وصحیح الجامع (٥٩٣٩)۔

پیغام منگنی پر دوسرے کا پیغام بھیجنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما کَانَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ. ❶

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم کسی کی بیع پر بیع کریں اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجیں اس بات سے بھی منع فرمایا ہے یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجنے والا اپنا ارادہ بدل دے یا اسے پیغام بھیجنے کی خود اجازت دے دے تو جائز ہے۔''

توضیح: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی لڑکی کی ایک لڑکے کے ساتھ منگنی کی بات چل رہی ہو یا منگنی ہو چکی ہو تو کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں کہ اس کے پیغام پر پیغام بھیج کر رشتے کو خراب کرے۔

سینگی لگانے کی کمائی کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ. ❷

''سیدنا ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام (پچھ لگانے) کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔''

---

❶ صحيح البخاری، كتاب النكاح، باب لا يخطب على خطبة اخيه حتى تنكح او يدع (٤٧٤٦) مسلم، كتاب النكاح (٢٥٣٠) البيوع (٢٧٨٦) الترمذی، كتاب البيوع (١٢١٣) النسائی، كتاب النكاح (٣١٩١) والبيوع (٤٤٢٨) ابوداود، كتاب النكاح (١٧٨٢) والبيوع (١٢٩٨٩) ❷ ابن ماجه، كتاب التجارات (٢١٦٢) احمد فی مسند المكثرين من الصحابة (٤٤٩٢) موطا مالك، كتاب النكاح (٩٦٥) والبيوع (١١٨٨) الدارمی كتاب النكاح (٢٠٨١) والبيوع (٢٤٥٤)۔

اور اپنے لیے رستہ ہموار کرے البتہ بعض فقہا کا خیال ہے کہ اگر منگنی کی بات چل رہی ہو اور ابھی منگنی وغیرہ کا رشتہ طے نہ ہوا ہو تو پھر دوسرے شخص کا پیغام بھیجنا جائز ہے جیسا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو تین مردوں حضرت معاویہ، ابوجہم اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے بیک وقت نکاح کا پیغام بھیجا اور جب حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا صحابیہ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''معاویہ غریب آدمی ہے اور ابوجہم عورتوں کو مارنے پیٹنے والے آدمی ہیں البتہ اسامہ تمھارے لیے مناسب رہے گا۔ اس لیے تم اسامہ سے نکاح کرلو۔'' ❶

اس حدیث سے یہ استشہاد کیا جاتا ہے کہ اگر منگنی پکی نہ ہوئی ہو تو دوسرے شخص بھی پیغام نکاح بھیج سکتے ہیں۔ ❷ اس طرح اگر پہلا پیغام بھیجنے والا محلے دار اور بے دین قسم کا شخص ہو تو کسی دوسرے نیک صالح اور دیندار شخص کا بھیجنا اور اس پیغام کو قبول کرنا زیادہ مناسب ہے اگرچہ پہلے شخص کی خواہ اس کے ساتھ منگنی بھی ہو چکی ہو دیندار کا پیغام قبول کرنا زیادہ درست ہے۔ ❸

نکاح متعہ کی ممانعت

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. ❹

''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے نکاح متعہ سے اور پالتوں گدھوں کا گوشت

❶ مسلم، کتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لا نفقة لها (١٤٨٠) ابوداود (٢٢٨٤)۔
❷ المغنی لابن قدامة ٩/ ٥٦٧۔ ❸ المغنی لابن قدامه (٩/ ٥٧١) فتح الباری (١٠/ ٢٥٠) نیل الاوطار وغیرہ۔ ❹ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر (٤٧٣٢) مسلم، کتاب النکاح (٢٥١٠، ٢٥١٢) الصید والذبائح وما لا یؤکل من الحیوان (٤٥٨١) ترمذی، کتاب النکاح (١٠٤٠) الاطعمة (١٧١٦) نسائی، کتاب النکاح (٣٣١١) الصید والذبائح (٤٢٦٠) ابن ماجه، کتاب النکاح (١٩٥١) احمد فی مسند العشرة المبشرین بالجنة (٥٥٨، ٧٧١) مؤطا امام مالك كتاب الصيد (٩٤٤) دارمی كتاب الاضاحی (١٩٠٦) کتاب النکاح (٢١٠٠)۔

کھانے سے خیبر کے دن منع فرمایا ہے۔"

توضیح: "متعہ" یہ ہے کہ ایک خاص مدت کے لیے کسی عورت سے باقاعدہ معاوضہ پر نکاح کرنا خواہ یہ مدت چھ گھنٹے ہو یا چند دن اور مدت مقررہ کے بعد عورت کو چھوڑ دینا ابتدائے اسلام میں ایسے نکاح کی اجازت تھی جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا" تمھیں متعہ کرنے کی اجازت دی ہے البتہ تم نکاح متعہ کر سکتے ہو۔ ❶

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی رخصت معلوم ہوتی ہے جو کہ بخاری کتاب التعبیر باب لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم کے تحت موجود ہے البتہ فتح مکہ کے موقع پر اللہ کے رسول نے کلی اور ابدی طور پر متعہ کو حرام قرار دے دیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں سختی کے ساتھ حرمت متعہ کے قانون پر عمل کر دیا ❷ تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی حرمت کا علم ہو گیا اور اس کے بعد کسی نے متعہ کو حلال نہ سمجھا جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

"ابتدائے اسلام میں متعہ جائز تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ ﴾ (۷۰/ المعارج: ۳۰)

"اور نکاح متعہ کو منسوخ قرار دے دیا گیا۔"

پھر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"زوجہ اور مملوکہ کے علاوہ ہر طرح کی شرمگاہ سے استمتاع حرام ہے۔" ❸

نیز شیعہ حضرات عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نکاح متعہ کے جواز کے قائل تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہلے حرمت کا علم نہ تھا اور جب انھیں علم ہوا تو انھوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا اور حرمت متعہ کے قائل ہو گئے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں تفسیر احکام القرآن

---

❶ بخاری، کتاب النکاح، باب نهی رسول الله ﷺ عن نكاح المتعة آخرا۔

❷ مسلم، کتاب النکاح (۱٤۰۵)۔

❸ ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی تحریم النکاح المتعة (۱۱۲۲)۔

لابن بکر جصاص (۵۱۲/۲)

اور امام جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے متعہ کے بارے سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: "هِيَ الزِّنَا بِعَيْنِهِ" یعنی یہ تو خالص زنا ہے۔ ❶

نکاح شغار کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. ❷

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا اور شغار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کرے اس شرط پر کہ دوسرا اپنی بیٹی کا نکاح ان کو دے اور ان کے درمیان کچھ حق مہر نہ ہو۔"

توضیح: نکاح شغار (وٹہ سٹہ حرام ہے) شغار کی تعریف اوپر روایت میں بیان ہو چکی ہے البتہ وہاں حق مہر کی قید اضافی ہے حقیقی نہیں ہے یعنی اگرچہ حق مہر مقرر کر بھی لیا جائے تب بھی حرام ہے جیسا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نکاح شغار حلال نہیں خواہ اس میں دونوں طرف سے مہر بھی کیوں نہ مقرر کیا جائے اگر کوئی ایسا کرے تو اس نکاح کو فسخ کروایا جائے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی موقف ہے ❸ اور اسی طرح کا واقعہ جس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ حق مہر مقرر ہو تو بھی حرام ہے۔ جس میں ابن

---

❶ السنن الکبری للبیهقی (۲۰۷/۲)۔ ❷ سنن نسائی، کتاب النکاح (۳۲۸۵) صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الشغار (۳۲۸۵) مسلم، کتاب النکاح (۴۷۲۰) ترمذی، کتاب النکاح (۱۰۴۳) ابوداود، کتاب النکاح (۱۷۷۶) ابن ماجه، کتاب النکاح (۱۰۷۳) احمد فی مسند المکثرین من الصحابة (۴۲۹۸، ۴۴۶۳) مؤطا امام مالك، کتاب النکاح (۹۸۰) دارمی، کتاب النکاح (۲۰۸۵)۔

❸ ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی النهی عن نکاح الشغار۔

عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی بیٹی (تبادلہ نکاح کی شرط پر) عبدالرحمٰن بن حکم کے نکاح میں دی اور عبدالرحمٰن بن حکم نے اس کے بدلے اپنی بیٹی کی شادی عباس بن عبداللہ سے کی اور دونوں کے درمیان حق مہر بھی مقرر تھا مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جب نکاح شغار کا علم ہوا توانھوں نے (گورنر مدینہ) مروان بن حکم کو لکھ کر حکم دیا کہ ان دونوں کے نکاحوں میں جدائی کرا دی جائے اور خط میں لکھا کہ یہی تو وہ نکاح شغار ہے جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ ❶

ہاں اگر ایسی صورت ہو کہ بغیر شرط کے اتفاقی ایسا ہو گیا ہو تو درست ہو گا۔ جیسا کہ الشیخ عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے۔ ❷

البتہ شرط کے ساتھ یعنی نکاح شغار کے جواز میں کوئی روایت وارد نہیں گویا اسلام میں اس کا تصور تک نہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لَا شِغَارَ فِی الْإِسْلَامِ" اسلام میں شغار یعنی وٹہ سٹہ اور تبادلے کا نکاح جائز نہیں۔ ❸

بیوی کے ساتھ نکاح میں اس کی خالہ یا پھوپھی کو جمع کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَنْ یُّجْمَعَ بَیْنَهُنَّ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا. ❹

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ ابوداود، کتاب النکاح، باب فی الشغار (۲۰۷۵) ابن حبان (۱۲۶۸)۔

❷ احکام ومسائل ازعبدالمنان نورپوری جلد اول (ص ۳۰۸)۔

❸ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم النکاح الشغار وبطلانہ (۱۰۳۵، ۱۲۱۵) مسند احمد (۲/ ۹۱)۔ ❹ صحیح مسلم، کتاب النکاح (۲۵۱۵) صحیح البخاری، کتاب النکاح (۴۷۱۸، ۴۷۱۹) ترمذی، کتاب النکاح (۱۰۴۵) نسائی، کتاب النکاح (۳۲۲۷) ابوداود، کتاب النکاح (۱۷۶۹) ابن ماجہ کتاب النکاح (۱۹۱۹) احمد فی باقی مسند المکثرین (۷۱۵۱، ۹۵۷۲) مؤطا امام مالک کتاب النکاح (۹۷۷) دارمی، کتاب النکاح (۲۰۸۴)۔

نے (نکاح کرنے کے بارے میں) چار عورتوں سے منع فرمایا ہے کہ آدمی بیوی اور اس کی پھوپھی اور بیوی اور اس کی خالہ کو جمع کرے۔"

توضیح: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آدمی اپنی بیوی کی پھوپھی یا خالہ یا بیوی کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح نہیں کر سکتا۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب النکاح والطلاق سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) جن سے نکاح کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''تم پر حرام کی گئی ہیں تمھاری مائیں، تمھاری بیٹیاں، تمھاری بہنیں، تمھاری خالائیں، تمھاری بھتیجیاں، بھانجیاں، اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا اور تمھاری دودھ شریک بہنیں اور تمھاری بیویوں کی مائیں اور تمھاری بیویوں کی وہ لڑکیاں جو تمھاری گود میں ہیں بشرطیکہ تم اپنی بیویوں سے صحبت کر چکے ہو اور اگر ابھی تک صحبت نہیں کی تو ان کو چھوڑ کر ان کی لڑکیوں سے نکاح کرنے میں تم پر گناہ نہیں اور تمھارے ان بیٹوں کی بیویاں بھی تم پر حرام ہیں جو تمھاری صلب سے ہوں نیز دو بہنوں کو اپنے نکاح میں اکٹھا کرنا (بھی حرام ہے) مگر جو پہلے گزر چکا (سو گزر چکا) بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

[٤/ النسآء:٢٣، ٢٤]

۲۔ ''مومن کے لیے لائق نہیں کہ زانی عورت سے نکاح کرے الا کہ وہ توبہ کرے۔''

[٢٤/ النور:٣]

۳۔ ''کسی عورت سے دوران عدت نکاح کرنا حرام ہے۔'' [٢/ البقرة:٢٣٥]

۴۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب لعان کرنے والوں کے درمیان جدائی کروا دی جائے تو پھر وہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔'' ❶

---

❶ ابو داود، كتاب الطلاق، باب في اللعان (٢٢٤٧)۔

۵۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب وولادت سے حرام ہوتے ہیں۔'' ❶

۶۔ شادی شدہ عورت سے نکاح حرام ہے الا یہ کہ وہ بیوہ یا مطلقہ ہو جائے۔

۷۔ جس خاوند نے کسی عورت کو تین طلاقیں دے دی ہیں اب وہ اس سے نکاح نہیں کرسکتا الا کہ وہ کسی اور سے مطلقہ ہو جائے اتفاقی طور پر نہ کہ حلالہ والی عورت سے۔

(۲) منگنی پر عورت کا مرد کو سونے کی انگوٹھی پہنانا حرام ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سونے اور ریشم کا استعمال میری امت کی عورتوں کے لیے حلال اور مردوں کے لیے حرام ٹھہرا دیا گیا ہے۔'' ❷

ہمارے معاشرے میں یہ رسم عام ہے حالانکہ یہ رسم عیسائیوں کی ہے اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں جیسا کہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت کی ہے۔ ❸

(۳) بغیر ولی کے نکاح کرنا حرام ہے

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ.))

''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔'' ❹

یہی مسلک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ ❺

اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ ❻

اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ نکاح بغیر ولی کے باطل ہے حرام ہے۔ ❼

---

❶ صحیح سنن نسائی للالبانی (٤٧٥٤)۔ ❷ والنسائی، (٥١٤٨)۔

❸ آداب الزفاف للالبانی ص (١٤٠۔١٤٢)۔ ❹ ابوداود، کتاب النکاح، باب فی الولی (٢٠٨٥) ترمذی (١١٠١) شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ ارواء الغلیل (٦/ ٢٣٥)۔

❺ بدایة المجتهد ٢/ ٧۔ ❻ کتاب الام ٥/ ١٣۔ ❼ المغنی ٩/ ٣٤٥۔

(۴) عورت کی رضامندی کے بغیر اس کا نکاح کرنا ممنوع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کنواری عورت سے اس کے نکاح کے لیے پوچھا جائے اگر وہ (جواب میں) خاموش رہے تو یہی (خاموشی) اس کی اجازت ہے اگر وہ انکار کردے تو اس پر زبردستی نہ کی جائے۔'' ❶

اور بیوہ کی شادی بھی اس کے مشورے کے بغیر کرنا منع ہے۔ ❷

(۵) عورتوں کا نکاح پڑھانا ممنوع ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عورت عورت کی شادی نہ کرے اور نہ ہی عورت اپنی شادی خود کرے جو عورت اپنی شادی خود کرتی ہے وہ زانیہ ہے۔'' ❸

چنانچہ ابن ابی شیبہ میں ہے:

''نکاح کا قائم کرنا عورتوں کا کام نہیں۔''

اور یہ الفاظ بھی ہیں کہ ''عورتیں نکاح نہیں کراسکتیں۔'' ❹

(٦) خلوت کی پرلطف باتیں بتانا حرام ہے

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے روز اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ برا شخص وہ ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس کے پاس آئے اور پھر وہ اپنی بیوی کے راز کی باتیں لوگوں کو بتائے۔'' ❺

---

❶ ابوداود، کتاب النکاح، باب فی الاستیمار (۲۰۹۳) ترمذی (۱۱۰۹) صحیح۔

❷ بخاری، کتاب النکاح، باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر والثیب الا برضاھا (۵۱۳۶) ومسلم (۱۴۱۹)۔ ❸ السنن الکبری للبیھقی (۷/ ۱۱۰) دارقطنی (۳/ ۲۲۷) سنن ابن ماجہ (۱۸۸۲)۔ ❹ ابن ابی شیبۃ، باب من قال لیس للمراۃ ان تزوج المراۃ وانما العقد بید الرجال (۳/ ۴۵۸/ ۱۵۹۵۹) وعبدالرزاق باب النکاح بغیر ولی (٦/ ۲۱)۔

❺ مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم افشاء سر المراۃ (۱۴۳۷) ابوداود (۴۸۷۰)۔

(۷) حالت حیض اور نفاس میں جماع کرنا حرام ہے

عورت حالت حیض میں ہو تو اس سے جماع کرنا حرام ہے اسی طرح نفاس میں بھی البتہ استحاضہ سے ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہیں کہ وہ ایک گندگی ہے لہٰذا حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہولیں ان کے قریب تک نہ جاؤ جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جا سکتے ہو جدھر سے اللہ نے تمھیں حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' [۲/ البقرۃ:۲۲۲]

نیز ایسی حالت میں جماع کر لینے والے پر گناہ لازم آتا ہے۔

''جب (حیض یا نفاس والی عورت) کا خون سرخ ہو تو (جماع کرنے کا کفارہ) ایک دینار سونا ہے اور جب خون کا رنگ زرد ہو تو پھر (جماع کرنے کا) کفارہ آدھا دینار سونا ہے۔'' [1]

(۸) ولیمہ میں صرف امیر لوگوں کو دعوت دینا حرام ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کھانوں میں سے بدترین کھانا اس دعوت ولیمہ کا ہے جس میں مالدار (امیر) لوگوں کو بلایا جائے اور فقیر لوگوں کو محروم رکھا جائے۔'' [2]

(۹) اگر دعوت میں خلاف شرع افعال ہوں تو وہاں جانا ممنوع ہے

دعوت ولیمہ قبول کرنا اور وہاں جانا ضروری ہے الا یہ کہ وہاں اگر کوئی خلاف شریعت کام ہو رہا ہو مثلاً شراب نوشی، ڈھول ڈھمکے، بے حجابی، موسیقی کا سماں، بینڈ باجے ....

[1] ترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی الکفارة فی ذلك (۱۳۷) وابوداود (۲۱۶۹)۔

[2] بخاری، کتاب النکاح، باب من ترك الدعوة فقد عصی الله ورسوله (۵۱۷۷) مسلم (۱٤۳٦)۔

تو ایسی محفل میں شرکت کرنا درست نہیں۔ نبی ﷺ نے بھی وہاں قدم تک نہ رکھا جہاں خلاف شرع کام مثلاً تصویریں وغیرہ تھی اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے اس پر شراب نوشی ہو۔'' ❶

(۱۰) عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا ممنوع ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر پوچھا کہ خاوند کا عورت پر کیا حق ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس کا ایک حق یہ (بھی) ہے کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے باہر نہ نکلے۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو اس پر اللہ اور رحمت اور عذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے اور واپس نہ لوٹ آئے۔'' ❷

(۱۱) عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب عورت کا شوہر گھر پر موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔'' ❸

(۱۲) بیوی کو (سخت) مارنا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارے جس طرح غلاموں کو مارا جاتا ہے

---

❶ ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی دخول الحمام (۲۸۰۱) ابوداود، کتاب الاطعمة (۳۷۷۰)۔

❷ ابوداود، طیالسی (۱۹۵۱) تاریخ دمشق (۷/ ۲۶۷)۔

❸ بخاری، کتاب النکاح، باب صوم المرأة باذن زوجها تطوعا (۵۱۹۲) مسلم (۱۰۲۶) ترمذی (۷۸۲)۔

پھر وہ شخص دوسرے دن اپنی بیوی سے ہمبستری بھی کرتا ہے (یعنی مارتا بھی ہے اور پھر خواہش پوری کرنے کے لیے چومتا چاٹتا بھی ہے۔)'' ❶

(۱۳) خاوند کا اپنی بیوی سے بغض رکھنا ناجائز ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی مومن مرد، مومنہ عورت (بیوی) سے بغض نہ رکھے کیونکہ اگر اسے اپنی بیوی کی ایک عادت ناپسند ہے تو کوئی دوسری اسے پسند بھی ہوگی۔'' ❷

(۱۴) نکاح حلالہ حرام ہے

حلالہ ایک ملعون اور حرام فعل ہے جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔'' ❸

(۱۵) بلاوجہ طلاق دینا یا طلب کرنا حرام ہے

۱۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس عورت نے اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔'' ❹

۲۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ گناہ بہت بڑا ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر جب اپنی ضرورت (شہوت) اس سے پوری کرے تو اسے طلاق دے دے اور اس کا مہر بھی ادا نہ کرے۔'' ❺

---

❶ بخاری، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من ضرب النساء (۵۲۰۴) مسلم (۲۸۵۵)۔

❷ مسلم، کتاب النکاح، باب الوصیة بالنساء (۱۴۶۹)۔

❸ ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی المحل (۲۰/ ۱) ابوداود (۲۰۷۷، ۲۰۷۶)۔

❹ ترمذی، کتاب الطلاق، باب ما جاء فی المختلعات (۱۱۸۷) ابن ماجه (۲۰۵۵)۔

❺ السلسلة الاحادیث الصحیحة (۹۹۹) وحاکم (۲/ ۱۸۲)۔

(١٦) جبراً طلاق دلوانا حرام ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جبری طور پر طلاق اور آزادی دلوانے کی کوئی حیثیت نہیں (یعنی طلاق نہیں ہوئی)۔'' ❶

(١٧) حاملہ سے وطی کرنا ممنوع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی بھی حاملہ سے وطی (ہم بستری) جائز نہیں تاوقتیکہ وضع حمل ہو جائے۔'' ❷

یہ اس وقت کی بات ہے جس وقت عورت غیر سے حاملہ ہو اپنی حاملہ بیوی سے جماع بالاتفاق جائز ہے۔ ❸ یا لونڈی حاملہ حصہ میں آئی ہو تو بھی وطی کرنا ممنوع ہے۔

---

❶ ابوداود، کتاب الطلاق، باب فی الطلاق علی غلط (٢١٩٣) ابن ماجه (٢٠٤٦) وحاکم (٢/ ١٩٨)۔ ❷ ابوداود، کتاب النکاح (٢١٥٧) حاکم (٢/ ١٩٥)۔

❸ فتاویٰ ابن عثیمین ٢/ ٧٥٥۔

(۹)

کتاب الجھاد

جہاد کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴾. [۹/ التوبة:۳۹]

’’اگر تم جہاد کے لیے نہ نکلے تو اللہ تعالیٰ تمھیں دردناک عذاب دے گا۔‘‘

فرمان نبوی ﷺ:

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ.

’’رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔‘‘

البخاری، کتاب الجھاد، باب قتل النساء فی الحرب(۳۰۱۵)

مثلہ کرنا ممنوع ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ. ❶

''سیدنا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو عدی بن ثابت کے نانا ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار کرنے سے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: دوران جنگ مثلہ کرنا منع ہے یعنی تمام اعضا کو الگ الگ کاٹ دینا ممنوع ہے کیونکہ اس سے انسانیت کی توہین ورسوائی ہوتی ہے نیز اس سے بھی لمبی اور ایک واضح روایت ہے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ❷

جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا ممنوع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُوْلَةً فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ. ❸

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک غزوہ میں عورت مقتول پائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو جنگ میں قتل کرنے سے منع فرمادیا۔''

توضیح: بچوں اور عورتوں کو عام حالت میں اور دوران جنگ قتل کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر ان سے خطرہ ہو یا یہ لڑائی میں شریک ہوں اور جنگ کریں تو قتل کرنے میں کوئی

❶ صحيح البخارى، كتاب المظالم والغضب، باب النهبى بغير اذن صاحبه (٢٢٩٤) احمد مسند الكوفيين (١٧٩٩١)۔ ❷ صحيح مسلم، كتاب الجهادوالسير (١٧٣١)۔

❸ صحيح البخارى، كتاب الجهاد، باب قتل النساء فى الحرب (٣٠١٥) صحيح مسلم (١٧٤٤) ابوداود (٢٦٦٨) سنن ترمذى (١٥٦٩) سنن النسائى (٥/ ١٨٥) موطا (٢/ ٤٤٧) دارمى (٢/ ٢٣٣)۔

حرج نہیں جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔ ❶

یاد رہے اگر شب خون میں عورتیں اور بچے قتل ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب خون میں اجازت فرمائی ہے اور ان کو بھی دشمنوں میں شمار کیا ہے۔ ❷

چہرے کو داغنے اور چہرے پر مارنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ. ❸

''جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے کو داغنے اور مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: البتہ بعض علما فرماتے ہیں کہ جنگ میں کفار کو مارنا درست ہے کیونکہ وہ انسانیت کے دائرہ سے خارج ہیں۔ ﴿أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾ [۷/ الاعراف: ۱۷۹] ویسے بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔''ان کی گردنوں کے اوپر اور ان کے جوڑ جوڑ پر مارو'' [۸/ الانفال:۱۲] اور فرشتے بھی جب ان کو فوت کرتے ہیں تو ان کے چہرے اور پیٹھوں پر مارتے ہیں ﴿يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ﴾ [۴۷/ محمد:۲۷]

دشمن کی سرزمین میں مقدس اشیاء لے جانا ممنوع ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ. ❹

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے علاقے میں قرآن پاک لے کر جانے سے منع فرمایا ہے۔''

---

❶ نیل الاوطار ۴/ ۷۱۸۔ ❷ بخاری، کتاب الجهاد والسير (۳۰۱۲)۔

❸ سنن الترمذی، کتاب الجهاد، باب ما جاء فی التحريش بين البهائم والوسم فی الوجه۔

❹ صحيح البخاري، کتاب الجهاد والسير، باب السفر بالمصاحف الى ارض العدو (۲۷۶) مسلم (۳۴۷۴) ابوداود (۲۲۴۳) ابن ماجه (۲۸۷۰)، احمد مسند المكثرين عن الصحابة (۴۲۹۶، ۵۸۵۰) مؤطا إمام مالك (۸۵۵)۔

توضیح: مسلمانوں کو اپنی مقدس کتاب قرآن مجید وحدیث رسول دوران جنگ ساتھ نہیں رکھنی چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اس کی بے حرمتی کریں۔

گدھوں کا گوشت کھانا منع ہے

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ أَوْفَى ﷺ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُوْرَ لَتَغْلِيْ قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ لَا تَأْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَّأَهْرِقُوْهَا قَالَ ابْنُ أَبِيْ أَوْفَى فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ. ❶

”شیبانی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن ابی اوفی سے سنا وہ بیان کرتے ہیں ہم کو خیبر کے دن سخت بھوک لگی اور ہماری ہانڈیاں جوش مار رہی تھیں اور کچھ (ہانڈیاں) پک چکی تھی کہ نبی اکرم ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا کہ گدھے کے گوشت کا ایک ذرہ بھی نہ کھاؤ اور اسے پھینک دو۔

ابن ابی اوفی نے بیان کیا ہے کہ پھر بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس کی ممانعت اس لیے کی ہے کہ ابھی اس میں سے خمس نہیں نکالا گیا تھا اور بعض نے کہا کہ آپ ﷺ نے اس کی واقعی ممانعت کر دی ہے کیونکہ یہ گندگی کھاتا ہے۔“

---

❶ صحیح البخاری ، کتاب المغازی ، باب غزوۃ خیبر (٣٨٩٨) مسلم ، کتاب الصید والذبائح (٣٥٨٥، ٣٥٨٧، ٣٥٨٨، ٣٥٨٩) النسائی ، کتاب الصید والذبائح (٤٢٦٤) ابوداود، کتاب الخراج للامارة والسعی (٢٥٨٤) ابن ماجه ، کتاب الذبائح (٣١٨٣، ٣١٨٥) احمد مسند المکثرین والکوفیین (١٨٦٠٢، ١٧٨٣٦، ١٧٩٢٢، ١٨٣٢٨)۔

گدھوں کے گوشت کی حرمت خیبر میں ہوئی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ. ❶

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بے شک نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن گدھے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا اور گھوڑوں کے گوشت کو کھانے کی اجازت دی۔''

نکاح متعہ کی حرمت غزوہ خیبر میں ہوئی

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. ❷

''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے نکاح متعہ کرنے اور پالتوں گدھوں کا گوشت کھانے سے خیبر کے دن منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس سے پہلے متعہ کرنا جائز تھا مگر آج کے دن سے متعہ قیامت تک کے لیے حرام قرار دیا ہے۔ روافض متعہ کے قائل ہیں جو سراسر باطل خیال ہے اور اسلام جیسے بااصول مذہب میں متعہ جیسے ناجائز فعل کی کوئی گنجائش نہیں اور بعض روایتوں کے مطابق

---

❶ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الخیبر (۳۸۹۷) مسلم، کتاب النکاح (۲۵۱۳) سنن الترمذی کتاب الاطعمة (۱۷۱۵) سنن النسائی، کتاب الصید والذبائح (۳۱۸۲، ۳۱۸۸) احمد، مسند المکثرین (۱۳۹۲۸، ۱٤۳٦۱، ۱٤۳۸۳، ۱٤٦۰۳) ابن ماجه کتاب الذبائح (۳۱۸۲، ۳۱۸۸) الدارمی، کتاب الاضاحی (۱۹۰۹)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر (٤۷۳۲) مسلم، کتاب النکاح (۲۵۱۰، ۲۵۱۲) الصید والذبائح ومالا یؤکل من الحیوان (٤۵۸۱) ترمذی، کتاب النکاح (۱۰٤۰) الاطعمة (۱۷۱٦) نسائی، کتاب النکاح (۳۳۱۱، ۳۳۱۲) ابن ماجه، کتاب النکاح (۱۹۵۱) احمد فی مسند العشرة المبشرین بالجنة (۵۵۸، ۷۷۱) مؤطا امام مالك کتاب الصید (۹٤٤) دارمی کتاب الاضاحی (۱۹۰٦)۔

حجۃ الوداع میں متعہ حرام ہوا تھا اور قیامت تک حرام ہے۔

جیسا کہ سبرہ کی روایت میں بھی ہے متعہ کی حرمت اور اباحت دومرتبہ ہوئی خیبر سے پہلے متعہ حلال تھا پھر خیبر میں اسے حرام قرار دیا گیا پھر جنگ اوطاس میں اسے حلال کیا گیا پھر تین دن کے بعد یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قیامت تک کے لیے حرام قرار دے دیا گیا۔ متعہ کی تعریف کتاب النکاح میں نکاح متعہ کی ممانعت میں دیکھیں۔

گھریلو سانپوں کو بغیر مہلت کے قتل کرنا ممنوع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُوْلُبَابَةَ الْبَدْرِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا. ❶

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک وہ قتل کرتے تھے سانپوں کو پس حدیث بیان کی سیدنا عبداللہ بن عمر کو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سانپوں کو مارنا چھوڑ دیا۔“

بغیر میان کے تلوار کو رکھنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا. ❷

---

❶ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب (٣٧١٣) ومسلم، کتاب الحج (٢٠٧٣، ٢٠٧٧، ٤١٤٠) والنسائی کتاب مناسك الحج (٢٧٧٩، ٢٨٤٠١) وابوداود، کتاب المناسك (١٥٧٢) الادب (٤٥٧٢) وابن ماجه، کتاب المناسك (٣٠٧٩) واحمد، مسند المکثرین من الصحابة (٤٢٢٩، ٤٦٤٤، ٤٨٦١) مسند المکیین (١٥١٨٨، ١٥١٩١) مسند الانصار (٢٥٢٣٤) وموطامالك، کتاب الحج (٦٩٤، ٦٩٥) والدارمی، کتاب المناسك (١٧٤٧)۔

❷ سنن ابی داود للالبانی، کتاب الجهاد، باب النهی ان یتعاطی السیف مسلولا (٢٥٨٨) سنن ترمذی کتاب الفتن (٢٠٨٩) احمد، باقی مسند المکثرین (١٣٦٨٥)۔

''جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میان کے بغیر (ننگی) تلوار دینے سے منع فرمایا ہے۔''

گندگی کھانے والے اونٹ پر سواری کرنا منع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا. ❶

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اونٹ پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: کیونکہ وہ نجس ہے اوراس کا گوشت حرام ہے اوراس پر سواری کرتے وقت جو جانور کو پسینہ آئے گا وہ کپڑوں پر لگے گا اور وہ ناپاک ہے اس لیے اس پر سواری کرنا منع ہے۔ (واللہ أعلم)

سیاہ آنکھوں میں دیکھنے والے کتے کو قتل کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ. ❷

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کتوں کو مارنے کا یہاں تک کہ عورت اپنے ساتھ جنگل سے بھی کتا لے کر آتی تو ہم اس کو مار ڈالتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے سے ہم کو منع کر دیا اور حکم دیا صرف اس کتے کو قتل کرنے کا جس کی آنکھوں کے گرد سفید ٹکے ہوں کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

---

❶ صحيح ابوداود للالباني ، كتاب الجهاد ، باب في ركوب الجلالة (٢٥٥٨) ابوداود (٢١٩٥)۔ ❷ صحيح مسلم ، كتاب الفتن ، باب الامر بقتل الكلاب وبيان نسخه (٢٩٣٨) ابوداود ، كتاب الصيد (٢٨٤٦) احمد ، مسند المكثرين (١٤٠٤٨)۔

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب الجہاد سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کی ممانعت

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یمن میں تمھارا کوئی رشتہ دار ہے؟'' اس نے کہا میرے والدین ہیں آپ نے فرمایا: ''انھوں نے تمھیں اجازت دی ہے؟'' اس نے کہا: نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے پاس واپس جاؤ ان سے اجازت مانگو پھر اگر وہ دونوں تمھیں اجازت دے دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کر۔'' ❶

اہل جمہور کا موقف ہے کہ جہاد کے لیے والدین کی اجازت لینا واجب ہے اور ان دونوں یا ان میں ایک کی اجازت کے بغیر حرام ہے کیونکہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے لیکن جب جہاد فرض عین ہو جائے پھر کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔ ❷

(۲) دشمن کو آگ میں جلانا حرام ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا اور یہ ہدایت فرمائی کہ اگر تمھیں فلاں فلاں مل جائیں تو انھیں آگ میں جلا دینا پھر جب ہم نے روانگی کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''میں نے تمھیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو جلا دینا لیکن آگ کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ ہی عذاب دے سکتا ہے۔ اس لیے اگر وہ

---

❶ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الجهاد، باب فی الرجل یغزو وابواه کارهان، (۲۲۰۷) وابوداود (۲۵۳۰)۔

❷ نیل الاوطار ٤/ ٦٨٧۔

تمھیں ملیں تو انھیں قتل کر دینا (آگ نہ لگانا)۔'' ❶

(۳) جنگ میں عورتوں اور مزدوروں کے قتل سے ممانعت

سیدنا رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''بچوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرو۔'' ❷

(۴) تقسیم سے قبل مال غنیمت سے فائدہ اٹھانا ممنوع ہے

سیدنا رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال غنیمت کے گھوڑے پر سوار نہ ہو حتی کہ جب وہ کمزور ہو جائے تو اسے واپس کر دے اور مسلمانوں کے مال غنیمت سے کوئی کپڑا نہ پہنے حتی کہ جب وہ بوسیدہ و پرانا ہو جائے تو اسے واپس بیت المال میں جمع کرا دے۔ ❸

(۵) مال غنیمت میں خیانت حرام ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بہت بڑا بتلایا اور اس کے معاملے کو بہت بیان کیا اور فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو، اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو یا اس کی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ مجھے مدد کے لیے بلائے اور میں کہوں کہ میں تیرے لیے آج کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔'' ❹

(۶) قیدی حاملہ لونڈیوں سے ہم بستری کرنے کی ممانعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں سے ہم بستری کرنے سے منع فرمایا حتی کہ وہ اپنے

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر باب لا یعذب اللہ بعذاب (۳۱۶) وابوداود (۲۶۷٤) ترمذی (۱۵۷۱)۔ ❷ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الجهاد، باب فی قتل النساء (۲۳۲٤) والصحیحة (۷۰۱)۔ ❸ صحیح ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی الرجل ینتفع من الغنیمة بالشیء (۲۳۵٦) والدارمی (۲/ ۲۳۰)۔
❹ صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الغلول (۳۰۷۳، ٤۰۲)۔

پیٹ کے حمل وضع کر لیں۔ ❶

(۷) عہد شکنی حرام ہے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عہد توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور پکارا جائے گا کہ یہ فلاں فلاں کی دغابازی کا نشان ہے۔“ ❷

❶ صحيح سنن الترمذي للالباني، كتاب السير، باب ماجاء في كراهية وطأ الحبالى من السبايا (١٥٦٤) واحمد (٤/ ١٦٧)۔

❷ صحيح البخاري، كتاب الادب، باب ما يدعى الناس بآبائهم (٩٩)۔

(۱۰)

كتاب الاطعمة

کھانے کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا﴾. [۷/ الأعراف: ۳۱]

''کھاؤ، پیو اور حد سے تجاوز مت کرو۔''

فرمان نبوی ﷺ:

نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

''نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر (دسترخوان) سے دو دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھائے۔''

البخاری، کتاب الشرکة، باب القران فی التمرتین الشرکاء حتی یستأذن اصحابه (۲۳۰۹)

اکٹھے کھاتے وقت ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو تین تین چیزیں اٹھا کر کھانا ممنوع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما یَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ یَقْرُنَ الرَّجُلُ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ جَمِیْعًا حَتّٰی یَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ. ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر (دستر خوان) سے دو دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھائے۔''

توضیح: کیونکہ ایسے کھانے سے دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے اور دوسری بات کہ اس سے انسان کی ہوس کاری ثابت ہوتی ہے جو ایک مذموم صفت ہے حالانکہ مومن بہت تحمل اور عاجزی سے کھاتا ہے اور کم کھاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ((اَلْمُسْلِمُ یَأْكُلُ فِیْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ فِیْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ))
''مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔'' ❷

گندگی کھانے والے جانوروں کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا. ❸

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جلالہ کو کھانے سے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔''

---

❶ البخاری، کتاب الشرکة ، باب القران فی التمرتین الشرکاء حتی یستأذن اصحابه (۲۳۰۹) ترمذی (۱۷۳۶) ابوداود (۳۳۳۷) مسلم (۳۸۰۹) ابن ماجه (۳۳۲۲) احمد (۵۲۷٤، ٤۲۸٤)۔ ❷ صحیح البخاری، کتاب الاطعمة ، باب المؤمن یأکل فی معی واحد (۵۳۹٦)۔ ❸ صحیح ترمذی ، کتاب الاطعمة ، باب ما جاء فی اکل لحوم الجلالة والبانها (۱۹۰۰) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح ابن حبان (۳۱۸۹) ابوداود (۳۲۹۱) حاکم (۲/ ۳٤) احمد (۱/ ۲۲٦) نسائی (٤٤٤۸)۔

توضیح: ''جلالہ'' جانوروں میں سے جو جانور نجاست وغلاظت کھاتا ہو جلالہ کہلاتا ہے نیز جلالہ کی گندگی والی حالت بدل جانے سے حرمت کا حکم بھی بدل جاتا ہے جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق منقول ہے کہ وہ جلالہ مرغی کو تین دن قید رکھتے تھے اور پھر کھا لیتے تھے۔ ❶

گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّوْمِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. ❷

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن لہسن اور پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم گھریلو گدھوں کا گوشت پھینک دیں کچا بھی اور پکا بھی پھر ہمیں اس کے کھانے کا کبھی آپ نے حکم نہیں دیا (یعنی جنگلی گدھوں کے کھانے میں رخصت دی جیسا کہ دوسری روایات میں منقول ہے)۔ ❸

کچا پیاز اور لہسن کھانے کی ممانعت

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ضُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيْهِمَا فَأَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا قَالَ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ. ❹

---

❶ ارواء الغليل ٨/ ١٥١ صحيح عند الالبانی۔ ❷ صحيح البخاری، كتاب المغازی، باب غزوة خيبر (٣٨٩٣) مسلم (٨٧١) ابو داود (٣٣٢٩) ابن ماجه (١٠٠٦) احمد (٤٣٩١) دارمی (١٩٦٤)۔ ❸ صحيح البخاری، كتاب المغازی، باب غزوة خيبر (٤٢٢٦) مسلم (١٩٣٨) نسائی (٤٣٣٨)۔ ❹ سنن ابی داود، كتاب الاطعمة، باب فی اكل الثوم (٣٣٢١) احمد فی المدنيين (١٥٦٥٨) علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

''معاویہ بن ضرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ان کے باپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے دو درختوں کو کھانے سے منع فرمایا ہے اور کہا جو کوئی کھائے ان دو درختوں سے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور فرمایا اگر تم میں سے کوئی ضروری چاہے ان کو کھانا تو ان کو پکا کر ان کی بو مارے مراد یہی پیاز اور لہسن ہے۔''

توضیح: کچا لہسن اور پیاز کھا کر خصوصاً مسجد میں جانا ممنوع ہے کیونکہ اس سے انسانوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے اگر کوئی کھالے تو اس کو چاہیے کہ مسجد میں نہ جائے (یعنی عبادات سے دور رہے) جیسا کہ صحیح بخاری میں موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (کچا) لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔'' [1]

متکبر لوگوں کی دعوت کھانے کی ممانعت

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيْتِ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ. [2]

''زبیر بن خریت سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عکرمہ سے سنا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے دو فخر کرنے والوں کے ہاں کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر خرچ کرتے ہیں اور دوسرے کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں ایسے آدمی کی دعوت پر جانا منع ہے کیونکہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں اور فضول خرچ شیطان کے بھائی ہوتے ہیں اور ایسی دعوت اللہ کی رضا کی خاطر نہیں ہوتی تو ایسے لوگوں کے ہاں جانا درست نہیں۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب الاحکام التی متعرف بالدلائل (۷۳۵۹) ترمذی (۱۸۰۶)۔ [2] انفرد بہ ابوداود۔

ہر چیر پھاڑ کرنے والا درندہ اور ہر ایسا پرندہ جو پنجوں سے شکار کرے، حرام ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. ❶

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہر چیر پھاڑ کرنے والے درندے اور ہر پنجہ سے شکار کرنے والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: "ذی ناب من السباع" ایسا درندہ کھانا حرام ہے اس سے مراد ایسا درندہ جو کچلیوں کے ساتھ شکار کر کے کھائے مثلاً شیر، بھیڑیا، چیتا وغیرہ۔ ❷

"ذی مخلب" بھی حرام ہے اس سے مراد ایسا پرندہ ہے جو شکار کرنے میں پنجہ کے ذریعے تقویت حاصل کرے مثلاً چیل، شکرا، شاہین اور باز وغیرہ۔ ❸

زندہ جانور کو باندھ کر تیر مار کر اور کچھ حصہ کاٹ کر کھانے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ. ❹

عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے رہزنی کرنے سے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: کسی جانور کو باندھ کر تیر مار کر کھانا حرام ہے اور اسی طرح مثلہ کرنا یعنی جانور کا

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان باب تحریم اکل کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر (٣٥٧٤) نسائی فی الصید والذبائح (٤٢٧٣) ابوداود فی الاطعمة (٣٣٠٩) ابن ماجه فی الصید (٣٢٢٥) احمد فی مسند بنی هاشم (٢٠٨٣) دارمی فی الاضاحی (١٩٠٠)۔ ❷ تحفة الاحوذی ٢/ ٣٥۔

❸ سبل السلام ٤/ ١٨٢١۔ ❹ صحیح البخاری، کتاب الذبائح والصید، باب ما یکره من المثلة والمصبورة والمجثمة (٥٠٩٢) احمد فی مسند الکوفیین (١٧٩٩١)۔

کچھ حصہ کاٹ کر پکا کے کھانا بھی حرام ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے عنوان باب سے واضح ہوتا ہے "باب ما یکرہ من المثلة والمصبورة والمجثمة" باب زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کاٹنا یا اسے قید کر کے تیر مارنا یا باندھ کر اسے تیروں کا نشانہ بنانا جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

جانوروں کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت

عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَىٰ غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَآئِمُ. ❶

''ہشام بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گیا تو وہاں چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا جو ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر مار رہے تھے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے جانوروں کو اس طرح نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔''

مجثمہ کے کھانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ. ❷

''ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا ہے اور مجثمہ وہ جانور ہے جس کو باندھ کر تیر ماریں (یہاں تک کہ وہ جانور مر جائے)۔

توضیح: ''مجثمہ'' کسی جانور کو باندھ کر تیروں کا نشانہ بنایا جائے اور پھر کھایا جائے اس

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة (٥٠٨٩) ❷ مسلم، كتاب الصيد والذبائح (٣٦١٦) نسائی فی الضحايا (٤٣٦٣) ابوداود فی الضحايا (٢٤٣٣) ابن ماجه فی الذبائح (٣١٧٧) احمد فی باقی مسند المكثرين (١١٧١٧)۔

جانور کو رسول اللہ ﷺ نے کھانے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ راوی نے خود وضاحت فرمائی ہے۔

جلالہ کا دودھ اور مشکیزے کو منہ لگا کر پینا ممنوع ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَلَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَآءِ. ❶

''ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اکرم ﷺ نے مجثمہ کو کھانے سے اور جلالہ کے دودھ کو پینے سے اور مشک کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''جلالہ'' گندگی ونجاست کھانے والا جانور ہے اس وقت تک کھانا درست نہیں جب تک اس کی حالت تبدیل نہیں ہو جاتی (جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے) نیز مشکیزے کو منہ لگا کر پینے کے متعلق وضاحت دیکھیں کتاب الاشربہ میں۔

پتھر یا غلیل سے شکار کیا ہوا جانور؟

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ. ❷

''عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حذف سے منع فرمایا ہے اور فرمایا خذف سے نہ تو شکار

---

❶ صحیح سنن الترمذی، کتاب الاطعمة، باب ما جاء فی اکل لحوم الجلالة والبانها (۱۹۰۱) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ والصحیحة (۲۳۹۱) البخاری فی الاشربة (۵۱۹۸) نسائی فی الضحایا (۴۳۷۲) ابوداود فی الاشربة (۳۲۳۱) ابن ماجه فی الاشربة (۳۴۱۲) احمد فی مسند بنی هاشم (۱۸۸۵) دارمی فی الاضاحی (۱۸۹۳)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب النهی عن الخذف (۵۷۵۲) مسلم (۳۶۱۲) نسائی (۳۶) ابوداود فی الطهارة (۲۵) ابن ماجه فی الصید (۳۲۱۸) احمد فی مسند المدنیین (۱۶۱۹۲) دارمی فی المقدمة (۴۴۰)۔

مرتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی صدمہ پہنچتا ہے بلکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور دانت توڑ دیتا ہے۔''

توضیح: ''خذف'' سے مراد کنکری پھینکنا ہے یعنی پتھر پھینک کر یا غلیل وغیرہ سے شکار کیا ہوا جانور درست نہیں حتی کہ اس کو زندہ حالت میں پکڑ کر ذبح کیا جائے تو درست ہے۔ بعض علما بندوق وغیرہ کو بھی اسی کے حکم میں رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم

مہمان نوازی میں تکلف کرنے کی ممانعت

عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ رحمه الله قَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ لَتَكَلَّفْتُ لَكُمْ. (1)

''شقیق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (ہم سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس مہمان گئے تو انھوں نے گھر میں موجود پانی سے ہماری ضیافت فرمائی اور فرمایا) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ رسول اکرم ﷺ نے مہمان کے لیے تکلف کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں تمھارے لیے تکلف ضرور کرتا۔''

توضیح: مہمان کی مہمان نوازی اپنی استطاعت کے مطابق پر تکلف کرنی چاہیے جیسا کہ ترمذی میں ہے کہ اپنے مہمان کی جائز خدمت کرو (جائز سے مراد علما نے پر تکلف کیا ہے) البتہ بعض لوگ رسماً تکلف کر کے مہمان نوازی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے بہت سے معاشرتی مسائل جنم لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسی پر تکلف مہمان نوازی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (واللہ اعلم)

(1) مسند احمد (٥/ ٤٤١)۔

المنہیات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی منہیات کا تذکرہ

(۱) جو چیزیں کھانا حرام ہیں

۱۔ ''مردار'' جو طبعی موت مر جائے۔

۲۔ ''خون'' دم مسفوحہ (بہا ہوا خون)

۳۔ ''خنزیر کا گوشت''

۴۔ ''جس پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔''

۵۔ ''جو جانور گلا گھٹنے سے مرا ہو''

۶۔ ''جسے چھڑی یا لاٹھی ماری جائے اور وہ مر جائے''

۷۔ ''جو بلندی سے گر کر مر جائے''

۸۔ ''جو دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہو''

۹۔ ''جسے درندوں نے چیر پھاڑ کھایا ہو، (اگر ذبح کر لیا جائے تو درست ہے مرنے سے قبل)

۱۰۔ ''جسے آستانوں (مزاروں) پر ذبح کیا گیا ہو۔'' [٥/ المائدة:٣؛ ٦/ الانعام:١٤٥]

نوٹ: عادی یا سرکش اگر نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں ان سب کو استعمال میں لا سکتا ہے۔

(۲) کتے اور بلیاں کھانا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ ❶ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلا شبہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کوئی چیز کھانا حرام قرار دے دیتے ہیں تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتے ہیں۔'' ❷

---

❶ مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم ثمن الكلب (١٠٦٩)۔

❷ صحيح ابي داود للالباني، كتاب البيوع، باب في ثمن الخمر الميتة (٢٩٧٨)۔

لہٰذا کتے اور بلیاں حرام ہیں ان کا کھانا ممنوع ہے اور اس لیے بھی کھانا حرام ہے کہ یہ درندے ہیں اور مردار وغیرہ کھاتے ہیں۔(واللہ اعلم)

(۳) ہر خبیث چیز کھانا ممنوع ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَٰٓئِثَ ﴾. [۷/ الاعراف:۱۵۷]

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر خبیث اشیاء کو حرام قرار دیتے ہیں۔''

''خبائث'' سے مراد ہر وہ چیز جسے عرب بغیر عادت یا علت خبیث سمجھے ہوں (کیونکہ قرآن ان کی لغت میں نازل ہوا ہے) البتہ اگر کسی چیز کے خبیث ہونے میں جھگڑا ہو تو اکثر کی رائے کو ترجیح ہوگی۔ ❶

(۴) چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور ممولا کو مارنا ممنوع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا ہے: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور ممولا۔'' ❷

(۵) مینڈک کو مارنا ممنوع ہے

''عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک طبیب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔'' ❸

نوٹ: جن اشیاء کو مارنے کی ممانعت ہے کیا ان کو کھانے کی بھی ممانعت ہے اس میں اختلاف ہے البتہ صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ جن کے کھانے سے شریعت نے منع کیا وہ

---

❶ الروضة الندية ۲/ ۳۹۱۔ ❷ صحيح ابی داود للالبانی، كتاب الادب، باب فی قتل الذر (۴۳۸۷) وابن ماجه (۳۲۲۴)۔ ❸ صحيح ابی داود للالبانی، كتاب الطب، باب فی الادوية المكروهة (۳۲۷۹) والنسائی (۴۳۵۵)۔

حرام ہیں اور جن کے کھانے سے منع نہیں کیا وہ حلال ہیں۔ (واللہ اعلم) ❶

(٦) اگر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شریک ہو جائے تو شکار کھانا ممنوع ہے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اپنے (سدھائے) کتے کے ساتھ کسی غیر کے کتے کو پاؤ اور جانور مردہ حالت میں ہو تو نہ کھاؤ کیونکہ تمھیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کس نے قتل کیا ہے۔'' ❷

(٧) اگر سدھایا ہوا کتا خود شکار سے کھالے تو کھانا ممنوع ہے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ہی سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو وہ (شکاری جانور) پکڑ کر تمھارے لیے روک لیں اسے کھاؤ لیکن اگر کتے نے خود اس سے کھا لیا ہے تو پھر نہ کھاؤ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس نے اسے اپنے نفس کے لیے پکڑا ہے۔'' ❸

(٨) جانور کو ذبح کرتے وقت تکلیف دینا ممنوع ہے

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم قتل کرو تو عمدہ طریقہ سے کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنی چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔'' ❹

(٩) بائیں ہاتھ سے کھانا کھانا ممنوع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ الروضة الندية ٢/ ٣٩٣۔ ❷ صحيح البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب الصيد اذا غاب عنه يومين او ثلاثة (٥٤٨٤)۔

❸ صحيح البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب اذا اكل الكلب (٥٤٨٣)۔

❹ صحيح مسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب الامر باحسان الذبائح (١٩٥٥)

''تم میں سے کوئی بھی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی اس سے پیے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔'' ❶

نوٹ: کسی شرعی عذر کی بنا پر بائیں ہاتھ سے کھایا جا سکتا ہے۔ واللہ اعلم

(۱۰) برتن کے درمیان سے کھانا ممنوع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے اس لیے اس کے کناروں سے کھاؤ درمیان سے مت کھاؤ۔'' ❷

(۱۱) دوسرے کے سامنے سے کھانا ممنوع ہے

جیسا کہ آپ ﷺ نے عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب (سامنے) سے کھاؤ۔'' ❸

(۱۲) انگلیاں چاٹنے سے قبل تولیے وغیرہ سے صاف کرنا ممنوع ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''(کھانا کھانے والا) اپنے ہاتھ تولیے سے مت صاف کرے حتی کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے۔'' ❹

(۱۳) بہت زیادہ سیر ہو کر کھانے کی ممانعت

ایک آدمی بہت زیادہ کھایا کرتا تھا پھر وہ مسلمان ہوا تو بہت کم کھانے لگا۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے'' (یعنی زیادہ کھانا مومن کی شایان

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب آداب الطعام والشراب واحکامها (۲۰۲۰)۔

❷ ترمذی، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی کراهیة الاکل من وسط الطعام (۱۸۰۵) حسن عند الالبانی ارواء الغلیل (۱۹۸۰)۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الاطعمة، باب التسمیة علی الطعام والاکل بالیمین (۵۳۷۶)۔

❹ صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب استحباب لعق الاصابع (۲۰۳۳)۔

شان نہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے میں اسراف سے منع فرمایا ہے۔) ❶

(۱۴) سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا ممنوع ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک جو شخص سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا اور پیتا ہے وہ صرف اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔'' ❷

(۱۵) کھڑے ہو کر کھانا منع ہے

روایت و وضاحت دیکھیں ''الاشربہ'' میں۔

(۱۶) کسی کی اجازت کے بغیر اس کا مال کھانا ممنوع ہے

حضرت عمرو بن یثربی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا:

''کسی شخص کے لیے بھی اس کے بھائی کا مال اس کی رضا مندی کے بغیر (کھانا) حلال نہیں۔'' ❸

نوٹ: سخت مجبوری کی صورت میں صرف کھانے کی اجازت ہے ساتھ لے جانے کی نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الاطعمة، باب المؤمن یاکل فی معی واحد (۵۳۹۳)۔

❷ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم استعمال أوانی الذهب والفضة فی الشرب (۲۰۶۵)

❸ شرح معانی الآثار (۴/ ۲۴۱) ومسند احمد (۳/ ۴۲۳) وصحیح۔

(۱۱)

کتاب الأشربة
پینے کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ﴾

[۵/ المائدہ: ۹۰]

"بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیر سراسر گندے ہیں، شیطان کے کام سے ہیں۔"

فرمان نبوی ﷺ:

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ."

"نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔"

ابوداد، کتاب الاشربة ، باب فی النفخ فی الشراب والتنفس فیه (۳۷۲۸) وابن ماجه (۳٤۲۹) والترمذی (۱۸۸۸) اسناده صحیح ، ارواء الغلیل (۱۹۷۷)

نشہ آور برتنوں میں نبیذ بھگونے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الظُّرُوْفِ. ❶

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں میں (نبیذ بھگونے) سے منع فرمایا۔''

توضیح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند ایسے برتن جن میں لوگ اکثر شراب بناتے تھے ان میں نبیذ کو بھگونے اور بنانے سے منع فرمایا، کیونکہ اس برتن میں نشہ جلدی پیدا ہو جاتا تھا۔ بعد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عنایت کر دی جیسا کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا.''

''میں نے تمھیں چمڑے کے برتنوں کے سوا تمام اشیاء میں پینے سے منع کیا تھا تو اب تم نشہ آور پینے کے علاوہ ہر برتن میں پی سکتے ہو۔'' ❷

دو اجناس کو ملا کر نبیذ بنانا ممنوع ہے

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَنَهَى أَنْ يُّنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيْعًا. ❸

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور منقیٰ کا اکٹھا نبیذ بنانے سے اور اسی طرح تر اور خشک کھجور کا اکٹھا نبیذ بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔''

---

❶ البخاري، كتاب الاشربة، باب ترخيص النبي صلی اللہ علیہ وسلم فى الاوعية والظروف بعد النهى (٥٥٩٢)۔ ❷ مسلم كتاب الجنائز، باب استئذان النبي صلی اللہ علیہ وسلم عزوجل فى زيارة قبر امه (٩٧٧) البخاري (٥٥٩٥) احمد (٦/ ١٣١)۔

❸ البخاري، كتاب الاشربة، باب من رأى ان لا يخالط البسر والتمر (٥١٧٢) ومسلم (١٩٨٦) ابوداود (٢٧٠٣) ابن ماجه (٣٣٩٥) والترمذى (١٨٧٦)

توضیح: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو مختلف جنسوں کا اکٹھا نبیذ بنانے کی ممانعت کا سبب یہ ہے کہ اس سے جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے البتہ ائمہ فقہا اس بات پر مختلف ہیں کہ آیا یہ حدیث کراہیت کے لیے ہے یا ممانعت حرمت کے لیے ہے حدیث سے ظاہر حرمت ہی معلوم ہوتی ہے۔ ❶

مشکیزے اور صراحی کو منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ. ❷

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت فرما دی تھی۔"

توضیح: مشکیزے اور صراحی وغیرہ سے منہ لگا کر پینے کی ممانعت کے ساتھ ساتھ اباحت کی روایات بھی موجود ہیں جیسا کہ حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے پانی پیا پھر میں نے (مشکیزے) کے منہ کو کاٹ (کر بطور تبرک محفوظ کر) لیا۔ ❸

ان طرفین کی روایات کے متعلق ابن حجر اور امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ممانعت کی احادیث حرمت پر نہیں بلکہ کراہت پر دلالت کرتی ہیں (یعنی ضرورت کے وقت مشکیزے وغیرہ کے منہ سے بھی پیا جا سکتا ہے) ❹

---

❶ شرح مسلم للنووی (۷/ ۱۷۳) ونیل الاوطار (۵/ ۲۶۹)۔ ❷ البخاری، کتاب الاشربۃ، باب الشراب من فم السقاء (۵۶۲۸) والترمذی (۲۷۲) وابوداود (۳۱۵۰) وابن ماجہ (۲۳۲۶) واحمد (۶۸۵۶) مؤطا (۱۲۳۵)۔ ❸ صحیح ابن ماجہ للالبانی، کتاب الاشربۃ، باب الشرب قائما (۲۷۶۳) وابن ماجہ (۳۴۲۳) والترمذی (۱۸۹۲)۔

❹ فتح الباری (۱۰/ ۹۲) وشرح مسلم للنووی (۷/ ۲۱۲) ونیل الاوطار (۵/ ۲۸۱)۔

المنہیات

ہر نشہ آور مشروب پینا ممنوع ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔'' ❶

شراب پینا ممنوع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔'' ❷

شراب کا سرکہ بنانا ممنوع ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب سے سرکہ بنانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ ❸

برتن میں سانس لینے کی ممانعت

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پیے تو برتن میں سانس مت لے۔'' ❸

سونے چاندی کے برتنوں میں پینے کی ممانعت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی ان کے پیالوں میں کھاؤ کیونکہ دنیا میں یہ کافروں کے

---

❶ البخاری، کتاب الوضوء، باب لا یجوز الوضوء بالنبیذ ولا المسکر (٢٤٢) ومسلم (٢٠٠١)۔ ❷ مسلم، کتاب الأشربة، باب بیان أن کل مسکر خمر و أن کل خمر حرام (٢٠٠٣) وابو داود (٣٦٧٩)۔ ❸ مسلم، کتاب الاشربة، باب تحریم تخلیل الخمر، (١٩٨٣) ❹ البخاری، کتاب الاشربة، باب النهی عن التنفس فی الاناء (٥٦٣٠) ومسلم (٢٦٧) والترمذی (١٨٨٩)۔

لیے ہیں اور آخرت میں تمھارے لیے ہیں۔" ❶

ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص چاندی کے برتنوں میں (کھاتا) پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔" ❷

علاوہ ازیں اتنا ضرور ہے کہ اگر برتنوں میں تھوڑی بہت چاندی لگی ہوئی ہو تو اس کی رخصت ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ ﷺ نے اس ٹوٹی ہوئی جگہ پر چاندی کا تار لگوالیا۔ ❸

کھڑے ہو کر پینا ممنوع ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی بھی کھڑا ہو کر نہ پئے اور جو بھول جائے وہ قے کر دے۔" ❹

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا اور کہا: بلا شبہ لوگ کھڑے ہو کر پینا ناپسند کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی مثل کیا ہے جو میں نے کیا۔ ❺

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلتے ہوئے کھالیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔ ❻

بظاہر یہ احادیث مخالف محسوس ہوتی ہیں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں ایک عمدہ تطبیق دی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ممانعت کی احادیث حرمت پر نہیں بلکہ کراہیت پر دلالت کرتی ہیں اور جواز کی احادیث کراہیت پر محمول ہونے کا ثبوت ہیں یعنی کھڑے ہو کر پینا حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے اگر وہ کھڑے ہو کر پی لے تو اسے گناہ نہیں ہوگا۔ ❼

---

❶ البخاری، کتاب الاطعمة، باب الاکل فی اناء مفضض (٥٤٢٦) ومسلم (٢٠٦٧) والترمذی (١٨٨٩) وابوداود (٣٧٢٣) وابن ماجه (٣٤١٤) ❷ البخاری، کتاب الاشربة، باب آنية الفضة (٥٦٣٤) ومسلم (٢٠٦٥) واحمد (٦/ ٣٠١)۔ ❸ البخاری، کتاب فرض الخمس، باب ما ذکر من درع النبی ﷺ وعصاه وسیفه وقدحه وخاتمه (٣١٠١)۔

❹ مسلم، کتاب الاشربة، باب کراهية الشرب قائما (٢٠٢٦)۔

❺ ابوداود، کتاب الاشربة (٣٧١٨)۔ ❻ ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب الاکل قائما (٣٣٠١) وصحیح ابن ماجه (٢٦٧٠) والترمذی (١٨٨٠)۔ ❼ فتح الباری ١١/ ٢١٦۔

علاوہ ازیں آب زم زم رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیا کرتے تھے۔ ❶

ایسے برتنوں میں پینے کی ممانعت جن میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ سے وصیت طلب کی تو آپ ﷺ نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے روکا۔ جن چار چیزوں سے منع فرمایا وہ یہ برتن ہیں: (ان برتنوں میں یہود و نصاریٰ شراب بناتے تھے اور ان میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا تھا)

۱۔ کدو سے بنا ہوا مٹکا

۲۔ روغن کیا ہوا برتن

۳۔ پرانا سبز مٹکا

۴۔ کھجور کے تنے کو چیر کر بنایا ہوا برتن۔ ❷

---

❶ البخاری، كتاب الاشربة، باب الشرب قائما (٥٦١٧) ومسلم (٢٠٢٧) والترمذی (١٨٨٢)۔ ❷ البخاری، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة (١٣٩٨) وابوداود (٣٦٩٢)۔

(۱۲)

كتاب الايمان والنذور

قسموں اور نذروں کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ﴾. [۵/ المائدۃ:۸۹]

''اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔''

﴿ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ ﴾. [۷۶/ الدھر:۷]

''اور (وہ) مومن نذر پوری کرتے ہیں۔''

فرمان نبوی ﷺ:

" أَلْكَبَائِرُ ... وَالْيَمِينُ الْغَمُوْسُ "

''کبیرہ گناہ یہ ہیں.....اور جھوٹی قسم۔''

البخاری، الأیمان والنذور، باب الیمین الغموس (٦٦٧٥)

"لَانَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ."

''گناہ کے کام میں نذر ماننا اور پوری کرنا جائز نہیں۔''

مسلم، کتاب النذر، باب لا وفاء لنذر فی معصیة اللہ (١٦٤١)

فرع اور عتیرہ کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْفَرَعِ وَالْعَتِیْرَةِ. (1)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: (۱) "فرع" اونٹنی کے سب سے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے جاہلیت میں لوگ اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے تھے۔

(۲) بعض نے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ جاہلیت میں جب کسی آدمی کے سو اونٹ ہو جاتے تو وہ ان اونٹوں میں سے ایک اونٹ اپنے بت کے نام پر ذبح کر دیتا تھا اس کو بھی وہ فرع کہتے تھے۔

(۱) "عتیرہ" ابن اثیر نے لکھا ہے کہ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عتیرہ سے مراد وہ جانور ہے جسے جاہلیت میں لوگ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے اور اس جانور کا خون بت کے سر پر بہا دیتے تھے۔

(۲) بعض کے نزدیک عتیرہ وہ جانور جس کو رجب کے مہینے میں بت کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا۔ (واللہ اعلم)

شرکیہ دم کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰی فَجَآءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْیَةٌ نَرْقِیْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَإِنَّكَ نَهَیْتَ عَنِ الرُّقٰی قَالَ فَعَرَضُوْهَا عَلَیْهِ فَقَالَ مَا أَرٰی بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ

(1) صحیح البخاری، کتاب العقیقة (۵۰۵۱) سنن النسائی، کتاب الفرع والعتیرة (۴۱۵۱) مسلم، کتاب الاضاحی (۳۶۵۲) الترمذی (۱۴۳۲) ابوداود (۲۴۴۸) ابن ماجه (۴۱۵۹) احمد (۶۸۳۸) دارمی (۱۸۸۲)۔

مِنكُم أَنْ يَّنفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنفَعْهُ. ❶

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم وغیرہ سے منع فرمایا ہے نیز آل عمرو بن حزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول میرے پاس ایک منتر ہے جس کے ساتھ میں بچھو کے (ڈسنے) کا دم کرتا ہوں۔ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمادیا پس میں نے وہ منتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس منتر میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا پس جو کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ پہنچائے۔''

توضیح: دم کرنا درست ہے جیسا کہ جبرئیل علیہ السلام خود جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت ناساز ہوتی تو دم کیا کرتے تھے لیکن اس وقت تک جب دم شرکیہ الفاظ کے ساتھ نہ ہو اور اگر اس دم میں شرکیہ کلمات ہوں تو ایسا دم حرام ہے۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی فرماتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ پر اپنے دم کے کلمات کو پیش کرو۔ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک کا شائبہ نہ ہو۔'' ❷

کاہن کے پاس جانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. ❸

''حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بیشک

❶ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض (٤٠٧٨) ابن ماجه (٣٥٠٦) احمد (١٤٠٤٦) مؤطا (١٤٧٣)۔ ❷ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب لابأس بالرقى ما لم يكن فيه شرك (٢٢٠٠) ابو داود (٣٨٨٦)۔

❸ صحيح البخاري، كتاب الاجارة، باب كسب البغي والاماء (٢١٢١) مسلم (٢٩٣٤) ترمذي (١٠٥٢، ١١٩٧) النسائي (٤٢١٨) ابو داود (٢٩٧٤) ابن ماجه (٢١٥٠) احمد (١٦٤٥٣) مؤطا (١١٧٣) دارمي (٢٤٥٥)۔

رسول اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت سے، زانیہ کے زنا کی قیمت سے اور کاہن کی مزدوری کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: مزید وضاحت کے لیے کتاب النکاح دیکھیں۔

گناہوں سے رکنے والا اصل مہاجر

عَنْ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ**)).[1]

عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: ہجرت انسان کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے گویا مہاجر کی بڑی فضیلت ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے اپنا مال ومتاع اور وطن چھوڑ کر ایسی بستی کی طرف چلا جاتا ہے جہاں وہ دین پر آسانی سے عمل کر سکے۔

لیکن اصل مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منہیات سے رک جاتا ہے اور اچھائیوں کو کرنا شروع کر دیتا ہے۔ (واللہ اعلم)

نذر کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: ((**إِنَّهٗ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلٰكِنَّهٗ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ**

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب الانتهاء عن المعاصي (٦٠٠٣) مسلم (٥٧) نسائی (٤٩١٠) ابوداود (٢١٢٢) احمد (٦١٩٩) دارمی (٢٦٠٠)۔

الْبَخِيلِ)).❶

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی البتہ اس کے ذریعے بخیل کا مال نکالا جا سکتا ہے۔''

توضیح: نذر کے متعلق نہی کے ساتھ ساتھ اس کے اثبات کا پہلو بھی موجود ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اس نذر کو پورا کرے اور جو معصیت کی نذر مانتا ہے وہ نافرمانی نہ کرے (یعنی اس نذر کو پورا نہ کرے)'' ❷ تو بظاہر ان روایات میں مخالفت ہے البتہ علمائے کرام نے ان میں تطبیق کی یہ صورت پیش کی ہے کہ مال کے ساتھ نذر ماننا جائز نہیں۔ البتہ دیگر نیکی کے کاموں مثلاً نماز، روزہ وغیرہ کی نذر ماننا درست ہے بلکہ اسے پورا کرنا باعث اجر وثواب ہے جیسا کہ آیت ﴿يُوفُونَ بِالنَّذْرِ﴾ (۷۶/ الدھر: ۷) کی تفسیر میں امام طبری نے وضاحت فرمائی ہے۔ ❸

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب الوفاء بالنذر (۶۱۹۹) مسلم (۳۰۹۳) نسائی (۳۷٤۱) ابوداود (۲۸٦۰) ابن ماجه (۱۲۱۳) احمد (۵۰۲٤) دارمی (۲۲۳۵)

❷ بخاری، کتاب الایمان والنذور (٦٦۹٦)۔

❸ فتح الباری (۱۱/ ۵۸۵). سبل السلام (٤/ ۱۸۹۸)۔

المنہیات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی منہیات کا ذکر

(۱) والدین کی قسم کھانا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے والدین کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جو قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔'' ❶

(۲) غیر اللہ کی قسم اٹھانا حرام ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھائی یقیناً اس نے شرک کیا۔''

اور ایک روایت میں ہے:

''پس یقیناً اس نے کفر کیا۔'' ❷

نوٹ: غیر اللہ کی قسم اگر تعظیم کی غرض سے اٹھائی جائے تو ایسی صورت ممنوع ہے البتہ اگر عام گفتگو میں قسم اٹھائی جائے وہ خواہ کسی کی ہو تو وہ لغویات میں شمار ہوگی جس کی پکڑ نہیں۔ (واللہ اعلم)

(۳) رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا حرام ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر عمداً جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الادب، باب من لم ير إكفار من قال ذلك متأولا أو جاهلا (٦١٠٨) ومسلم (١٦٤٦)۔ ❷ صحيح ابی داود للالبانی، كتاب الايمان والنذور، باب كراهية الحلف بالآباء (٢٧٨٧) والترمذی (١٥٣٥)۔

بنالینا چاہیے۔'' ❶

(۴) مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا ممنوع ہے

حضرت ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے ہم (مسلمانو) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے۔'' ❷

(۵) چغل خوری سخت حرام ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے:

''چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔'' ❸

(۶) زمانے کو برا کہنا ممنوع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے میں ہی رات اور دن کو ادلتا بدلتا ہوں۔'' ❹

(۷) انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لوگ (انگور کو) کرم کہتے ہیں کرم تو مومن کا دل ہے۔'' ❺

(۸) اپنے نفس کو پلید (خبیث) کہنے کی ممانعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح بخاری ، کتاب العلم ، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ (۳/ ۳۸)۔

❷ صحیح البخاری ، کتاب الفتن ، باب قول النبی ﷺ من حمل علینا السلاح۔

❸ صحیح البخاری ، کتاب الادب ، باب ما یکرہ من النمیمۃ۔ ❹ صحیح البخاری ، کتاب التفسیر فی سورۃ الجاثیہ ، باب وما یھلکنا الا الدھر (۶۵/ ۴۵)۔

❺ صحیح بخاری ، کتاب الادب ، باب قول النبی ﷺ انما الکرم قلب المؤمن (۷۸/ ۱۰۲)۔

''تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس پلید ہوگیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرا دل خراب یا پریشان ہوگیا۔'' ❶

(۹) لات وعزیٰ کی قسم کھانے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص قسم کھائے اور کہے کہ قسم ہے لات وعزیٰ کی تو اسے تجدید ایمان کے لیے کہنا چاہیے لا الہ الا اللہ۔'' ❷

(۱۰) قبروں پر جانور ذبح کرنا ممنوع ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا عَقْرَ فِی الْإِسْلَامِ."

''اسلام میں عقر (قبر پر ذبح کرنا) نہیں ہے۔''

امام عبدالرزاق کہتے ہیں کہ (جاہلیت میں) لوگ قبر کے پاس گائے یا بکری ذبح کرتے تھے۔ (اسے عقر کہتے ہیں) ❸

(۱۱) جانوروں کے گلے میں کوئی تانت یا ہار ڈالنے کی ممانعت

حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قاصد (زید بن حارثہ) یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ جس شخص کے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا ہو یا یوں فرمایا: کہ جو گنڈا (ہار) ہو وہ اسے کاٹ ڈالے۔ ❹

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب لایقل خبثت نفسی۔

❷ صحیح البخاری، التفسیر فی سورۃ النجم باب أفرا یقسم اللات والعزی (۶۵/ ۵۳/ ۲)۔

❸ صحیح ابوداود، للالبانی، کتاب الجنائز، باب کراھیۃ الذبح عند القبر (۲۷۵۹) ابوداود (۳۲۲۲)۔

❹ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب ما قیل فی الجر ونحوه فی اعناق الابل۔

(۱۲) جادوگروں کے پاس جانے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص کسی کاہن، نجومی وغیرہ کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس دن نماز قبول نہیں کی جائے گی۔'' ❶

(۱۳) بعض اشیاء سے نحوست پکڑنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَیُعْجِبُنِی الْفَالُ الصَّالِحُ الْکَلِمَةُ الْحَسَنَةُ)).

''کوئی بیماری متعدی نہیں اور کوئی نحوست پکڑنا نہیں ہے مجھے فال پسند ہے۔ پوچھا گیا: فال سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا: اچھی بات۔'' ❷

❶ صحیح مسلم، کتاب الاسلام، باب تحریم الکهانة واتیان الکهان]

❷ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب لا عدوی (٥٧٥٦) ومسلم، کتاب السلام، باب الطیرة والفال وما یکون فیه الشؤم۔

(١٣)

كتاب الطب
طب کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ﴾. [١٦/ النحل:٦٩]

''اس (شہد) میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔''

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ

''نبی کریم ﷺ نے خبیث دوا سے (علاج کرنا) منع فرمایا ہے۔''

صحيح ابن ماجه للالبانى ، كتاب الطب، باب النهى عن الدواء الخبيث (٢٧٨٥)

داغنے کی ممانعت

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتَلَيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَا وَلَا أَنْجَحْنَا. (1)

"حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا ہے کہتے ہیں پس ہم مبتلا ہوئے ایک مرض میں پس ہم نے داغ لگوایا پھر بھی ہمیں اس بیماری سے چھٹکارا نہ ہوا' اور نہ ہم اپنے مقصد کو پہنچے۔"

توضیح: آگ سے داغنے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممنوع قرار دیا ہے البتہ بعض روایات میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغا بھی ہے۔ جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری دواؤں میں شفا ہے تو پچھ لگوانے اور آگ سے داغنے میں ہے لیکن آگ سے داغ کر علاج کرنے کو میں پسند نہیں کرتا۔ (2) تو ممانعت والی روایات کو جواز کی روایات کے مقابل میں کراہت پر محمول کریں گے۔ (3)

خبیث اشیاء سے علاج کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ. (4)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا سے منع فرمایا ہے۔"

---

(1) صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب الطب، باب ما جاء فی کراهیة الکی (٢١٣٨) سنن الترمذی (١٩٧٢) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ ابوداود (٣٣٦٧) ابن ماجه، کتاب الطب (٢٤٨٠) احمد فی مسند البصریین (١٨٩٩٠)۔

(2) صحیح البخاری، کتاب الطب (٥٧٠٤)۔ (3) نیل الاوطار ٥/ ٢٩٥۔

(4) صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب الطب، باب من قتل نفسه بسم وغیره (٢١٣٤) سنن ترمذی (١٩٦٨) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ ابوداود (٣٣٧٢) ابن ماجه، کتاب الطب (٣٤٥٠) احمد باقی مسند المکثرین (٩٣٨٠، ٩٨٠٤)۔

توضیح: حرام اور خبیث اشیاء میں شفا نہیں ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام اشیاء میں تمھاری شفا نہیں رکھی۔ ❶

جانوروں کے چہرے پر داغنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُضْرَبَ. ❷

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جانوروں کے چہرے پر داغ لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: عرب جانوروں کو بطور نشانی داغا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے چہرے کو داغنے سے منع فرمایا داغنے کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ لوہے کی کوئی چیز آگ پر گرم کر کے اس کے جسم کے ساتھ رکھ دیتے جس سے نشان پڑ جاتا۔ اس عمل کو رسول اللہ ﷺ نے اس وجہ سے بھی ناپسند فرمایا کیونکہ یہ عمل آگ سے ہوتا ہے اور آگ سے عذاب دینا اللہ کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

❶ البخاري، كتاب الاشربة، باب شراب الحلواء والعسل (٥٦١٤) فتح الباري (١١/ ٢١٠)۔ ❷ البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب الوسم والعلم في الصورة (٥١١٥)۔

المنہیات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی روایات کا ذکر

(۱) شراب سے علاج کرنا ممنوع

سیدنا طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی دوا بنانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔“ ❶

(۲) علاج کے لیے شرکیہ دم کروانا حرام ہے

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھ پر اپنے دم پیش کرو دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک کا شائبہ نہ ہو۔“ ❷

---

❶ مسلم، كتاب الاشربة، باب تحريم التداوى بالخمر وبيان انها ليست بدواء (١٩٨٤) والترمذى (٣٠٤٦) وابوداود(٣٨٧٣) واحمد (٤/ ٣١١)۔ ❷ مسلم، كتاب السلام، باب لا بأس بالرقى ما لم يكن فيه شرك (٢٢٠٠) وابوداود(٣٨٨٦)۔

(١٤)

کتاب اللباس

لباس کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِيٓ أَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ﴾. [٧/ الاعراف:٣٢]

''کہہ دیجیے! کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے کپڑوں کو جنھیں اس نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے کس شخص نے حرام کیا ہے۔''

فرمان نبوی ﷺ:

"عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ."

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سرخ رنگ سے رنگے ہوئے لباس سے مجھے منع فرمایا۔''

[مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر (٢٠٨٧)]

بال گودنے اور گدوانے کی ممانعت

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِی جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ أَبِی فَقَالَ إِنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوْكِلِهِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ. ❶

''سیدنا عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ (ابوجحیفہ) کو دیکھا انھوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے خون کی قیمت اور کتے کی قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے اور سود لینے والے اور دینے والے پر بال گودنے اور گدوانے والی پر لعنت (بھیجی ہے)۔''

توضیح: مصنوعی بال لگوانا ممنوع ہے خواہ وہ کونسی ہی صورت کیوں نہ ہو جیسا کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میری بیٹی کے کسی بیماری کی وجہ سے بال اتر گئے ہیں اس کی شادی ہے لہٰذا کیا میں اس کے مصنوعی بال لگوا سکتی ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا کام کرنے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے۔ ❷ الغرض ایسا کام کرنے والی عورتیں ملعون ہیں مزید دیکھنے کے لیے رجوع کریں کتاب التفسیر کی طرف۔

قزع کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ. ❸

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بیشک رسول اکرم ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔''

---

❶ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الواشمة (٥٤٨٩) ابوداود، کتاب البیوع (٢٠٢٢) احمد فی مسند المکثرین (١٨٠٠٧) والکوفیین (١٨٠١٤)۔

❷ مسلم، کتاب اللباس (٥٥٦٥)۔

❸ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب القزع (٥٤٦٦) مسلم فی اللباس والزینة (٣٩٥٩) نسائی کتاب الزینة (٤٩٦٥) ابوداود کتاب الترجل (٣٦٦٢) ابن ماجه (٣٦٢٨) احمدفی مسند المکثرین من الصحابة (٤٩٢٨، ٤٧٣٢)۔

توضیح: ''قزع'' اس سے مراد ہے کہ سر کے بال کاٹتے وقت کچھ بال سر کے چھوڑ دیے جائیں اوران کو نہ کاٹا جائے۔امام قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ مرد اور عورت اور لڑکے سب کے لیے مکروہ ہے اوراس کی کراہت کا سبب یہ ہے کہ ایسا کرنے سے یہودیوں کی مشابہت ہوتی ہے جو درست نہیں۔ ❶

زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. ❷

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے محرم کو زعفران یا ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لیں لیکن ان کو ٹخنے کے نیچے سے کاٹ دے۔''

محرم کے لیے زعفران سے رنگا کپڑا پہننے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ. ❸

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے محرم کو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔''

---

❶ تیسیر الباری ٥/ ٥٣٧۔ ❷ صحیح البخاری، کتاب اللباس باب النعال السبتية وغیرھا (٥٤٠٤) مسلم، کتاب الحج (٢٠٢١) ابوداود، کتاب المناسك ((١٥٥٤) ابن ماجه، کتاب المناسك (٢٩٢٣) احمد مسند المكثرين من الصحابة (٤٢٥٢) مؤطا امام مالك كتاب الحج (٦٢٥) دارمی، کتاب المناسك (١٧٣٠)۔ ❸ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الثوب المزعفر (٥٣٩٩) مسلم، کتاب الحج (٢٠٢١، ٢٠١٣) ابوداود، کتاب المناسك (١٥٥٤) ابن ماجه، کتاب الحج (٢٩٢٠، ٢٩٢٣) احمد فی مسند المكثرين من الصحابة (٤٢٥٢، ٤٢١٠) مؤطا كتاب الحج (٦٢٥) دارمی کتاب المناسك (١٧٣٢)۔

مردوں کے لیے زعفران کا رنگ استعمال کرنے کی ممانعت

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. ❶

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو زعفران کے رنگ کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مردوں کے لیے زعفران کا رنگ استعمال کرنا اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا استعمال کرنا دونوں منع ہیں۔

دو انگلیوں سے زیادہ ریشم پہننے کی ممانعت

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِآذَرْبِيجَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ إِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ. ❷

''ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا اس وقت ہم آذربائیجان میں تھے فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو ریشم پہننے سے منع فرمایا تھا سوائے اتنے کے اور اس کی وضاحت نبی اکرم ﷺ نے دو انگلیوں کے اشارے سے کی تھی اور زہیر راوی نے وسطی اور شہادت کی انگلی اٹھا کر وضاحت کی۔''

توضیح: خالص ریشم مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے لیے حلال ہے جیسا کہ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک ریشمی

---

❶ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب التزعفر للرجال (٥٣٩٨) مسلم، کتاب اللباس والزينة (٣٩٢٢، ٣٩٢٣) ترمذی، کتاب الادب (٢٧٤٠) نسائی، کتاب الزينة (٥١٦١، ٥١٦٢) ابوداود، کتاب الترجل (٣٦٤٧) احمد فی مسند المکثرين (١٢٤٧٤)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب لبس الحرير وافتراشه للرجال وقدر ما يجوز منه (٥٣٨١) مسلم، کتاب اللباس والزينة (٣٨٥٥) نسائی، کتاب الزينة (٥٢١٧، ٥٢١٨) ابوداود کتاب اللباس (٣٥٢٣) ابن ماجه، کتاب الجهاد (٢٨١٠) احمد فی مسند المبشرين بالجنة ٨٨، ٢٣٥)۔

حلہ ہدیہ میں دیا تھا تو میں نے اسے پہن لیا لیکن جب غصے کے آثار روئے مبارک پر دیکھے تو اسے اپنی (خاندان) کی عورتوں میں پھاڑ کر تقسیم کر دیا۔ 1 البتہ مردوں کو چار انگلیوں کے برابر ریشم استعمال کرنے کی اجازت ہے جس کا آئندہ روایت میں تذکرہ موجود ہے۔

درندوں کی کھال کو بطور بچھونا استعمال کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْرَشَ. 2

''سیدنا ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال بچھانے سے منع فرمایا ہے۔''

روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا. 3

''سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے مگر ناغے کے ساتھ۔''

گھروں کو تصویروں سے سجانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الصُّوْرَةِ فِي

---

1 صحیح البخاری، کتاب الھبۃ، باب ھدیۃ وما یکرہ لبسہ۔ 2 صحیح سنن الترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی النھی عن جلود السباع (۱۸٤٤) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (۱٦۹۲) نسائی، کتاب الفرع والعتیرۃ (٤۱۸۰) ابوداود، کتاب اللباس (۳٦۰۳) احمد مسند البصریین (۱۹۷۸٤) دارمی، کتاب الاضاحی (۱۹۰۱)۔

3 صحیح سنن ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی النھی عن الترجل الا غبا (۱۸۲۵) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے سنن ترمذی (۱٦۷۸) نسائی، کتاب الزینۃ (٤۹٦۹) ابوداود (۳٦۲۸)۔

الْبَيْتِ وَنَهَى أَنْ يَصْنَعَ ذٰلِكَ. ❶

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں تصویر رکھنے سے منع فرمایا ہے اور تصاویر بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔''

توضیح: جانداروں کی تصاویر کو بطور زینت گھروں میں رکھنا یا ایسی تصویریں بنانا یکسر حرام ہیں جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن انھیں عذاب دیا جائے گا اور ان کو کہا جائے گا۔ کہ جسے تم نے بنایا تھا اب ان تصاویر میں جان ڈال کر انھیں زندہ کرو۔'' ❷ البتہ درخت یا دیگر جمادات جیسی غیر جاندار اشیاء کی تصویریں بنانا اور رکھنا مباح ہیں جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم ضرور تصاویر رکھنا یا بنانا چاہتے ہو تو درخت اور غیر جاندار اشیاء کی بنالو۔'' ❸

چار انگلیوں سے زیادہ ریشم استعمال کرنے کی ممانعت

عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ. ❹

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے جابیہ مقام پر خطبہ پڑھا وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا

---

❶ صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الصورة (۱۸۱۸) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن الترمذی (۱۶۷۱) احمد فی باقی المسند المکثرین (۱۴۰۶۹، ۱۴۵۹۳)۔

❷ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامة (۵۹۵۱)۔

❸ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب من صور صورة کلف یوم القیامة ان ینفخ فیها الروح (۵۹۶۳) مسلم (۲۱۱۰)۔

❹ صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الحریر والذهب (۱۷۹۱) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (۱۶۴۳) مسلم، کتاب اللباس والزینة (۳۸۶۰) ابن ماجه (۳۵۹۳) احمد (۱/ ۱۵)]

مگر دو انگلیوں کے برابر یا تین یا چار انگلیوں کے برابر۔''

توضیح: مردوں کے لیے ریشم حرام ہے البتہ ریشم کے کپڑوں میں تین یا چار انگلیوں کے برابر استعمال کی جا سکتی ہے بطور زینت اس سے زیادہ استعمال نہیں کر سکتا جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے اور اگر کوئی حدیث کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خالص ریشم پہنتا ہے تو ایسے شخص کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں اس کو ہرگز نہیں پہن سکے گا۔'' ❶

نیز اگر کوئی بیماری وغیرہ ہو جو ریشم کے پہننے سے دور ہو سکتی ہے تو ریشمی لباس پہنا جا سکتا ہے جیسے سیدنا عبدالرحمن بن عوف اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہما کو خارش کے مرض کی وجہ سے جو ان دونوں کو لاحق ہو گئی تھی۔ ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت دی گئی تھی۔ ❷

کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. ❸

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب جوتا چمڑے وغیرہ کا ہو اور تسمے والا ہو عام جوتے چپل وغیرہ کھڑے ہو کر پہننے میں کوئی ممانعت نہیں۔ (واللہ اعلم)

خالص ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ

---

❶ البخاري، كتاب اللباس، باب لبس الحرير وافتراشه للرجال وقدر ما يجوز منه۔

❷ صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب اباحة لبس الحرير للرجل اذا كان به حكة او نحوها۔

❸ صحيح سنن ابى داود للالباني، كتاب اللباس، باب في الانتعال (٤١٣٥) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ابی داود (٣٩٠٦)۔

الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيْرِ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ. ❶

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس کپڑے پہننے سے جو خالص ریشم کا ہو لیکن بوٹے دار اور جس کا تانا فقط ریشمی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔''

توضیح: خالص ریشمی کپڑا مردوں کے لیے حرام ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا اور ریشم میری امت کے مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے حلال کیا گیا ہے۔ ❷

مردوں کے لیے سونا پہننے کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ. ❸

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مردوں کے لیے سونا استعمال کرنا مطلقاً حرام ہے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں پر حلال کیا گیا ہے اور مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔'' ❹

کسم کے رنگ سے خوب سرخ کیا ہوا کپڑا پہننے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُفَدَّمِ. ❺

---

❶ صحيح سنن ترمذی للالبانی، كتاب اللباس، باب الرخصة فی العلم وخيط الحرير (٤٠٥٥) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ احمد فی مسند بنی هاشم (٢٧١١)۔

❷ احمد، ٤/ ٣٩٤؛ نسائی، ٥١٤٨؛ ترمذی، ١٧٢٠۔

❸ صحيح البخاری، كتاب اللباس، باب خواتيم الذهب (٨١٠) سنن ابن ماجه، كتاب اللباس (٣٦٣٣)۔ ❹ صحيح سنن ترمذی، كتاب اللباس، باب ما جاء فی الحرير والذهب (١٤٠٤)۔ ❺ صحيح سنن ابن ماجه، كتاب اللباس، باب كراهية المعصفر للرجال (٣٦٠١) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفدم سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مفدم اس کپڑے کو کہتے ہیں جو کسم میں رنگ کر خوب سرخ کیا گیا ہو جیسا کہ اس حدیث کے ایک راوی یزید کہتے ہیں میں نے حسن سے مفدم کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اَلْمُشَبَّعُ بِالْعَصْفَرِ" یعنی جو کپڑا خوب سرخ ہو کسم کے رنگ سے البتہ ہلکا سرخ رنگا ہوا ہو تو درست ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا: ''یہ کافروں کے کپڑوں میں سے ہیں ان کو مت پہن۔'' میں نے عرض کی میں ان کو دھو ڈالوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں ان کو جلا دے۔''

معصفر لباس پہننے کی ممانعت

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ.❶

''سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا اور رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''معصفر'' ایسے کپڑے کو کہتے ہیں کہ جسے کسی خاص زرد رنگ کی بوٹی سے رنگا گیا ہو۔ ایسا لباس پہننے کی بہت زیادہ ممانعت آئی ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر دو معصفر کپڑے دیکھے تو فرمانے لگے: ''بے شک یہ کفار کا لباس ہے اس کو تم مت پہنو۔''❷ یہ کپڑا اطراف مصر میں تیار ہونے والا کپڑا ہے جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے اس کو استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

---

❶ صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی کراھیة المعصفر للرجال (۱۷۹۵) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ترمذی (۱۷۹۷)۔

❷ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النھی عن القسی۔

میاثر کو استعمال کرنے کی ممانعت

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ. [1]

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میاثر پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''میاثر'' زین یا کجاوے کے اوپر ریشم کا گدا استعمال کرنے کو کہتے ہیں یعنی ایسا گدا وغیرہ جس پر ریشم کا کپڑا چڑھا ہوا ہو اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

[1] صحیح سنن ترمذی للالبانی ، کتاب اللباس، باب ما جاء فی رکوب المیاثر (۱۸۳۱)
علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (۱۸۳۱)۔

المنہیات

سابقہ روایات سے رہ جانے والی منہیات کا ذکر

(۱) عورتوں جیسا لباس پہننا ممنوع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں جیسا لباس پہننے والے مرد اور مردوں جیسا لباس پہننے والی عورت پر لعنت کی ہے۔ ❶

(۲) شہرت کا لباس پہننا ممنوع ہے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائیں گے۔'' ❷

نوٹ: یہ حدیث نفیس اور عمدہ لباس پہننے کے مخالف نہیں بلکہ عوام الناس کے لباس سے مختلف تکبر اور فخر وریاء کے طور پر پہننے کی ممانعت ہے۔

(۳) شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہو وہ جہنم میں ہوگا۔'' ❸

عورتوں کا بہت باریک لباس پہننا حرام ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جہنمیوں کی دو قسموں کو میں نے نہیں دیکھا ایک وہ قوم جس کے پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے وہ ان کے ساتھ لوگوں کو

❶ صحیح ابی داود، کتاب اللباس، باب فی لباس النساء (٣٤٥٤) وابوداود(٤٠٩٨)۔

❷ صحیح ابن ماجه للالبانی، کتاب اللباس، باب من لبس شهرة من الثیاب (٢٩٠٥) وابن ماجه (٣٦٠٦)۔

❸ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب ما اسفل من الکعبین فهو فی النار(٥٧٨٧)۔

ماریں گے اور دوسرا ایسی عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہیں (دوسروں کو اپنی طرف) مائل کرنے والی ہیں اور (خود دوسروں کی طرف) مائل ہونے والی ہیں ان کے سر جھکے ہوئے بختی اونٹوں کی کوہانوں کی مانند ہوں گے وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی اور بے شک جنت کی خوشبو اتنے اور اتنے فاصلے سے محسوس کی جا سکے گی۔“ ❶

(۵) ایک جوتا پہن کر چلنا منع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پاؤں کو پہنائے یا دونوں جوتے اتار دے۔“ ❷

(٦) سیاہ رنگ بطور مہندی استعمال کرنا ممنوع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”آخری دور میں کچھ قومیں ہوں گی جو کالا خضاب استعمال کریں گی جیسے کبوتروں کی پوٹیں ہیں وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔“ ❸

---

❶ صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة ، باب النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات (٢١٢٨)۔ ❷ صحيح البخاري، كتاب اللباس (٥٨٥٥) ومسلم ، كتاب اللباس والزينة (١٩)۔ ❸ سنن ابی داود، كتاب الترجل ، باب ما جاء فی خضاب اسود۔

(۱۵)

کتاب التفسیر

تفسیر کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾. [۵۹/ الحشر:۷]

''اور جو تمھیں رسول دیں اسے لے لو اور جس چیز سے تمھیں روک دیں اس سے رک جاؤ۔''

فرمان نبوی ﷺ:

"نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ."

''رسول اللہ ﷺ نے قرآن کے ساتھ دشمن کی زمین کی طرف سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

مسلم، کتاب الامارة، باب النهى ان يسافر المصحف الى ارض الكفار (۳۴۷۴)

وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ إِمْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوْبَ فَجَاءَ تْ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ وَمَا لِيْ أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُّ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيْهِ أَمَا قَرَأْتِ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ قَالَتْ فَإِنِّي أَرٰى أَهْلَكَ يَفْعَلُوْنَهُ قَالَ فَاذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُهَا. [1]

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گدوانے والیوں اور بال گودنے والیوں پر لعنت کی ہے چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لیے سامنے والے دانتوں میں کشیدگی کرنے والیوں پر لعنت کی یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورتوں میں تبدیلی کرتی ہیں۔ عبداللہ کا یہ کلام بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم ہوا جو ام یعقوب کے نام سے مشہور تھی وہ آئی اور کہا مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اس اس طرح کی عورتوں پر لعنت کی ہے؟ عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیوں نہ میں ایسی عورتوں پر لعنت کروں جن پر رسول اکرم ﷺ نے لعنت کی اور وہ عورتیں اللہ کی کتاب میں بھی ملعون ہیں پس ام یعقوب نے کہا میں نے قرآن پڑھا ہے مجھے تو ایسی کوئی آیت قرآن میں نہیں ملی۔ پس

[1] صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب قولہ ﴿ما افاء اللّٰہ علی رسولہ﴾ (٤٥٠٧) مسلم(٣٩٦٦) ترمذی (٢٧٠٦) نسائی (٥٠١١) ابوداود(٣٦٣٨) ابن ماجہ (١٩٧٩) احمد (٣٦٨٧) دارمی (٢٥٣٣)۔

آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی "جو اللہ کے رسول تمھیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے تمھیں منع کریں اس سے منع ہو جاؤ" تو ام یعقوب کہتی ہے کیوں نہیں تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ام یعقوب کہتی ہیں میں خیال کرتی ہوں کہ تیری بیوی ایسا کرتی ہے کہتے ہیں جاؤ اور دیکھو۔پس وہ عورت گئی اور کوئی معیوب چیز اس میں نہ دیکھی تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میری بیوی ایسا کرتی تو کیا وہ میرے ساتھ رہ سکتی تھی؟"

اولاد کے سبب والدہ کو تکلیف دینے کی ممانعت

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيرٌ﴾ وَقَالَ ﴿وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا﴾ وَقَالَ ﴿وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرٰى﴾ ﴿لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا﴾ وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى اللّٰهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَذٰلِكَ أَنْ تَقُوْلَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبٰى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِلْمَوْلُوْدِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيْبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ ﴿فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا﴾ بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ ﴿فِصَالُهُ﴾ فِطَامُهُ.[1]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب النفقات باب وقال اللہ تعالی ﴿والوالدات یرضعن..﴾۔

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں پورے دو سال اور یہ اس کے لیے ہے جو مدت پوری کرنا چاہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ﴾ تک اور ہے (سورۃ احقاف میں) اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینوں میں ہوتا ہے اور (سورۃ طلاق میں) فرمایا: اگر تم میاں بیوی دونوں آپس میں ضد کرو گے تو بچے کو دودھ کوئی اور عورت (دایہ) دودھ پلائے وسعت والے کو خرچ اپنے خرچ کے مطابق وسعت کے مطابق کرنا چاہیے۔ ''بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا'' تک اور یونس نے زہری سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ماں بچے کی وجہ سے اس کے باپ کو پریشان کرے مثلاً کہ ماں کہے کہ میں بچے کو دودھ نہیں پلاؤں گی حالانکہ اس کا دودھ اس بچے کی غذا کے موافق ہے اور ماں بچے پر زیادہ مہربان ہوتی ہے اور دوسری عورت (دایہ) کے مقابلے میں زیادہ نرمی کرسکتی ہے اور یہ اس کے لیے جائز نہیں انکار کرنا۔ جب کہ والد اپنی طرف سے ہر وہ چیز اس کو دینے کے لیے تیار ہے جو اللہ نے اس پر فرض کی ہے۔

اور اسی طرح فرمایا کہ باپ اپنے بچہ کی وجہ سے ماں کو نقصان نہ پہنچائے اس کی صورت یہ ہے مثلاً باپ ماں کو دودھ پلانے سے روکے اور خواہ مخواہ کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کرے۔ البتہ اگر ماں اور باپ اپنی خوشی سے کسی دایہ کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کریں تو دونوں پر کچھ گناہ نہ ہوگا اور اگر وہ والد اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو پھر ان پر کچھ گناہ نہیں ہوگا اور فصال کے معنی دودھ چھڑانا ہیں۔''

توضیح: امام طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے پہلی آیت ﴿والوالدات یرضعن﴾ سے امام بخاری نے یہ دلیل لی ہے ماں کو اپنے بچے کو دودھ پلانا واجب ہے

یہ اس صورت میں ہے جب بچہ کسی دوسری عورت کا دودھ نہ پیئے یا کوئی دایہ غربت کی وجہ سے نہ رکھ سکے اس آیت میں ماؤں سے وہ عورتیں مراد ہیں جن کو خاوند نے طلاق دے دی ہو۔تو ایسی صورت میں عورتوں کو دودھ پلانے کی اجرت خاوند کو دینی ہوگی۔ دوسری آیت میں دودھ پلانے کی مدت ذکر کی گئی ہے اس آیت کو اور سورہ لقمان کی اس آیت ﴿وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ﴾ کو ملا کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ حمل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ہے۔تیسری آیت میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ خاوند دودھ پلانے کی اجرت اپنے مقدور، طاقت کے مطابق دے ،دودھ پلانے کی مدت پورے دوسال ہے۔اس سے زیادہ دودھ پلانا صحیح نہیں۔

منافقین پر نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ مَاتَ أَبُوهُ فَقَالَ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتُمْ فَآذِنُونِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾ (۹/ التوبة: ۸۰) فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ. [1]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں عبداللہ بن ابی کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جب اس کا باپ فوت ہوا اس نے عرض کی آپ ﷺ اپنا کرتہ مجھے عنایت کیجئے تاکہ میں اس کو اس کرتے میں دفناؤں اور آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں اور اس کے لیے

[1] سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب من سورۃ التوبۃ (۳۰۲۳) بخاری (۱۱۹۰) مسلم (۷۴۱۳) نسائی (۱۸۷۴) ابن ماجه (۱۵۱۲) احمد (٤٤٥١)

استغفار کریں آپ ﷺ نے اسے اپنا کُرتہ دے دیا اور فرمایا: ''جب تم غسل دینے سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دینا'' پھر آپ نے چاہا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اللہ نے آپ کو منع نہیں کیا اس سے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دو معاملوں میں اختیار دیا گیا ہے خواہ مغفرت مانگوں یا نہ مانگوں پھر آپ نے نماز جنازہ پڑھی۔'' تو اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا: ''کہ آپ ہرگز ان پر نماز نہ پڑھیں اگر کوئی (منافق) مر جائے ان سے اور نہ کھڑے ہوں ان کی قبروں پر۔'' پس آپ ﷺ نے اس کے بعد منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنی چھوڑ دی۔

سرزمین دشمن پر قرآن لے جانے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ. ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمنوں کے ملک میں سفر کے دوران قرآن پاک ساتھ لے جانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: کتاب الجہاد میں اس کی مختصر وضاحت گزر چکی ہے۔ نیز قرآن مجید میں وارد ہونے والی تمام منہیات کو ہم نے مختصر طور پر ابتدائے کتاب میں نقل کر دیا ہے۔

---

❶ مسلم، كتاب الامارة، باب النهى ان يسافر المصحف الى ارض الكفار (٣٤٧٤) بخاري (٢٩٩٠) ابو داود (٢٦١٠) ابن ماجه (٢٨٧٠) احمد (٤٢٧٨) مؤطا (٨٥٥)۔

المنهیات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی منہیات کا ذکر

(۱) تفسیر بالرائے کی ممانعت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((..وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). ❶

''جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے کے مطابق کی تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے۔''

بغیر علم کے تفسیر کرنے کی ممانعت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((... مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). ❷

''جس نے قرآن کی تفسیر بغیر علم کے کی پس وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔''

---

❶ سنن ترمذی مع تحفة الاحوذی ٤/ ٦٥ وقال الترمذی هذا حديث حسن۔

❷ ترمذی مع تحفة الاحوذی ٤/ ٦٤ قال الترمذی حديث حسن۔

(١٦)

کتاب الادب

ادب کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَلَا تَلۡمِزُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَلَا تَنَابَزُواْ بِٱلۡأَلۡقَٰبِۖ ﴾. [٤٩/ الحجرات:١١]

''اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو۔''

فرمان نبوی ﷺ:

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا"

''رسول اللہ ﷺ (عشاء) سے پہلے سونے اور بعد میں گفتگو کرنے سے منع فرماتے تھے۔''

صحيح ابی داود للالبانی، كتاب الادب، باب فی السمر بعد العشاء (٤٨٤٩)

ہو جاتے ہیں اکھیڑتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جو چاہے اپنے نور کو اکھیڑ لے۔ ❶

مردوں کو زعفران لگانے کی ممانعت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ. ❷

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مردوں کو تزعفر کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''تزعفر'' سے مراد زعفران کے رنگ کا استعمال کرنا ہے یہ مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے جائز ہے جیسا کہ کتاب اللباس میں گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم

دوسروں کی عورتوں پر ان کے خاوندوں کی غیر موجودگی میں داخل ہونے کی ممانعت

عَنْ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَرْسَلَهُ إِلٰى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا فَأَذِنَ لَهُ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلٰى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَوْ نَهٰى أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ. ❸

''سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے غلام سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کو سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا

---

❶ صحيح الترغيب ، كتاب اللباس والزينة (٢٠٩٢) والبزار (٢٩٧٣)۔

❷ صحيح سنن ترمذی ، كتاب الادب ، باب ما جاء فی كراهية التزعفر والخلوق للرجال (٢٩٨٥) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (٢٧٤٠) بخاری فی اللباس (٥٣٩٨) مسلم فی اللباس والزينة (٣٩٢٢) نسائی فی الزينة (٥١٦١) ابوداود فی الترجل (٣٦٤٧) احمد فی باقی المسند المكثرين (١٣٤٧٤)۔ ❸ صحيح سنن ترمذی ، كتاب الادب ، باب ماجاء فی النهی عن الدخول على النساء الا باذن ازواجهن (٢٩٤١) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی ، ٢٧٠٣) احمد فی مسند المكثرين (١٧٠٩٩)۔

تا کہ اس سے اجازت طلب کریں عمرو بن عاص کے لیے اسماء بنت عمیس کے پاس جانے کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی (جو اسماء کے شوہر تھے) پھر جب عمرو اپنے کام سے فارغ ہوئے یعنی (جو کچھ کہنا سننا تھا کہہ سن چکے) تو سوال کیا غلام نے عمرو بن عاص سے اجازت طلب کرنے کے بارے میں تو عمرو نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔"

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر چت لیٹنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالِاحْتِبَآءِ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ. [1]

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال الصماء اور ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ آدمی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ کر چت لیٹ جائے (کیونکہ اس میں ستر کھلنے کا خدشہ ہے)"

توضیح: "اشتمال صماء" اور "احتباء" کی وضاحت کتاب الصلاۃ میں دیکھیں، البتہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا اس حالت میں منع ہے جبکہ ستر کھلنے کا اندیشہ ہو جب ایسی صورت نہ ہو تو لیٹنا درست ہے۔ حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں ایک ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر چت

---

[1] صحیح ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی کراھیة فی ذلك (۲۹۳۰) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (۲۷۹۱) مسلم فی اللباس والزینة (۳۹۱۷) نسائی فی الزینة (۵۲۴۷) ابوداود فی اللباس (۳۵۰۹) احمد فی باقی مسند المکثرین (۱۳۶۰۴) مالك فی الجامع (۱۴۳۸)۔

لیٹے ہوئے دیکھا۔ ❶

عشاء سے قبل سونے اور مابعد گفتگو کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِى بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْهٰى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا. ❷

''سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز سے پہلے سونے سے اور عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: نماز عشاء کے بعد باتیں کرنے اور قبل از نماز سونے کو آپ ناپسند کرتے تھے لیکن علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے لیکن ایسی باتیں کرنا جائز ہیں جن میں خیر ہو بھلائی ہو مثلاً دعوت و تبلیغ اور امارت و نظامت کی گفتگو وغیرہ کرنا درست ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں رات گئے تک گفتگو کرتے رہتے تھے۔ ❸

دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يُقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ. ❹

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: یعنی اس طرح بیٹھنے سے بدن کے ایک حصہ پر دھوپ رہے اور ایک حصے پر سایہ اس لیے کہ یہ امر طبی نقطہ نظر سے مضر ہے اور بیماری پیدا کرتا ہے اور یہ ممانعت بھی

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب الاستلقاء فی المسجد (٤٧٥) مسلم (٢١٠٠)۔
❷ صحیح ابوداود، کتاب الادب، باب فی السمر بعد العشاء (٤٨٤٩) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ ابو داود (١٤٢٢)۔ ❸ الصحیحۃ للالبانی (٢٤٣٥)۔
❹ سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب الجلوس بین الظل والشمس (٣٧١٢)۔

تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی اور بیہقی میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کعبے کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ بدن آپ کا سائے میں تھا اور کچھ بدن دھوپ میں تھا۔

اس روایت میں علما کا کہنا ہے احتمال یہ ہے کہ واقعہ ممانعت سے پہلے کا ہو۔ (واللہ اعلم)

چار نام رکھنے کی ممانعت

عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيْقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَيَسَارًا وَنَافِعًا وَرَبَاحًا. ❶

''سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ہم اپنے غلاموں کا نام ان چار ناموں میں سے رکھیں۔ افلح، یسار اور نافع، رباح۔''

برا نام رکھنے کی ممانعت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ هٰذَا الِاسْمِ وَسُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ. اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ)) فَقَالُوْا بِمَ نُسَمِّيْهَا قَالَ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ. ❷

''محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نام رکھنے سے منع فرمایا ہے اور میرا نام بھی برہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ صحیح ابوداود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح (٤٩٥٩) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔سنن ابی داود (١٥٢٤)۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح (٣٩٩٢) ابوداود فی الادب (٤٣٠٢)۔

نے فرمایا: نہ تم اپنی تعریف کرو بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے تم میں سے زیادہ نیک کون ہے لوگوں نے کہا پھر ہم کیا نام رکھیں پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کا نام زینب رکھو۔''

توضیح: رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی آپ ﷺ ہر ایسے نام کو بدل دیتے تھے جس میں تکبر یا جس سے غیر سنجیدگی ٹپکتی ہو یا ہنسی اور مذاق کا ذریعہ بنتا ہو یا اس نام سے بدخلقی کی بو آتی ہو یا شرف عظمت کے خلاف ہو یا غیر مسلم لوگوں کی مشابہت ہوتی ہو اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا جب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ (1) ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں "كَانَ يُغَيِّرُ الْإِسْمَ الْقَبِيحَ" کہ آپ ﷺ ہر برا نام بدل دیا کرتے تھے۔ (2)

کھلی چھت پر سونے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ. (3)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایسی چھت پر جس کے گرد چاردیواری نہ ہو اس چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس لیے کہ ایسی چھت پر سونے سے دوسرے قریبی لوگوں کو اذیت پہنچتی ہے کیونکہ ایسا کرنے میں ایک تو بے حجابی ہوتی ہے جس کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا اور دوسرا کچھ لوگوں کو نیند میں چلنے کی عادت ہوتی ہے اگر ایسی چھت پر سوئے گا تو اگر رات نیند میں اٹھ کر چلنا شروع کر دے تو چھت سے نیچے گر کر اس کی موت ہو سکتی ہے یا ہڈی وغیرہ ٹوٹ سکتی ہے۔ اس لیے ایسی جگہ پر سونے سے سرورِ کونین نے منع فرمایا ہے۔

---

(1) صحیح مسلم، کتاب الادب (۲۱۳۹)۔ (2) صحیح ترمذی للالبانی، کتاب الادب (۲۸۳۹)۔ (3) سنن ترمذی، کتاب الطب، باب... (۳۰۲۶)۔

المنهیات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی روایات کا ذکر

(۱) شہنشاہ نام رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام اس کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے۔'' ❶

(۲) کسی کے گھر میں بغیر اجازت کے جھانکنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر کوئی آدمی تیرے گھر میں (کسی سوراخ یا جنگلے وغیرہ سے) تم سے اجازت لیے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے۔'' ❷

(۳) اجنبی عورت کے پاس تنہائی میں جانا ممنوع ہے

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''(اجنبی) عورتوں کے پاس (تنہائی) میں جانے سے بچتے رہو۔'' ❸

(۴) تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو تیسرے کی رضامندی کے بغیر سرگوشی نہ کریں

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب تحریم التسمی ملك الاملاك وملك الملوك۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب من اخذ حقه أو اقتص دون السلطان۔

❸ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامراة الا ذو محرم والدخول علی المغیبة۔

’’جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں کانا پھوسی نہ کریں۔‘‘ ❶

(۵) رشتہ داری کو توڑنا حرام ہے

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جنت میں کاٹنے والا داخل نہیں ہوگا یعنی رشتہ داری کو کاٹنے والا۔‘‘ ❷

(۶) والدین کو اذیت دینا ممنوع ہے

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کر دیا ہے ماؤں کو ستانا اور بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا اور خود کچھ نہ دینا اور دوسروں سے کہنا لا، مجھے دے اور تمھارے لیے ناپسند کیا یہ کہنا کہ یہ کہا گیا اور فلاں نے کہا اور زیادہ سوال کرنا اور مال ضائع کرنا۔‘‘ ❸

(۷) کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراضگی رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’کسی مسلم کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے رکھے وہ دونوں ملیں تو یہ اس طرف منہ پھیرے اور وہ دوسری طرف منہ پھیر لے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔‘‘ ❹

(۸) مسلمان کو چہرے پر مارنا منع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب مناجاة الاثنين دون الثالث بغير رضاه۔
❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، ١٨ وتحفة الاشراف (٢/ ٤١١)۔
❸ صحیح مسلم، کتاب الاقضية (١٢) البخاری (٥٩٧٥)۔
❹ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة (٣٥) وتحفة الاحوذی (٣/ ٩٨)۔

''جب تم میں سے کوئی شخص لڑے تو چہرے سے بچے۔'' ❶

(۹) غصہ کرنا ممنوع فعل ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! آپ مجھے وصیت کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا: ''غصہ مت کر۔'' اس نے کئی مرتبہ (سوال) دہرایا آپ ﷺ نے یہی فرمایا، غصہ نہ کر۔'' ❷

(۱۰) اخوت ایمانی کو نقصان پہنچانے والی اشیاء کی ممانعت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے مقابلے میں ارادہ خرید کے بغیر بولی نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے دلی دشمنی نہ رکھو، ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس کی مدد چھوڑتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے تقویٰ یہاں ہے اور آپ اپنے سینے کی طرف تین مرتبہ اشارہ فرماتے تھے آدمی کو برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے مسلم بھائی کو حقیر جانے، مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے اس کا خون اس کا مال اور اس کی عزت۔'' ❸

(۱۱) فوت شدہ لوگوں کو گالی دینا ممنوع ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مردوں کو گالی مت دو کیونکہ یقیناً وہ اس چیز کی طرف پہنچ چکے ہیں جو

---

❶ مسلم، کتاب البر والصلة (۱۱۲) وتحفة الاشراف (۱۰/ ۲۰۴)۔

❷ صحیح البخاری (٦١١٦)۔

❸ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب ۳۲) وتحفة الاشراف (۱۰/ ٤٥٦)۔

انھوں نے آگے بھیجا ہے۔" ❶

(۱۲) لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا ممنوع ہے

سیدنا بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اس (بہز) کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بربادی ہے اس شخص کے لیے جو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تاکہ اس کے ساتھ لوگوں کو ہنسائے، بربادی ہے اس کے لیے پھر بربادی ہے اس کے لیے۔" ❷

(۱۳) راستے پر بیٹھنے کی ممانعت

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہماری مجلسوں کے بغیر ہمارا گزارا نہیں کیونکہ ہم ان میں باہمی بات چیت کیا کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جب تم نہیں مانتے (یعنی عذر پیش کرتے ہو) تو راستے کو اس کا حق دو انھوں نے پوچھا اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا، نگاہ نیچی رکھنا، تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔" ❸

(۱۴) ظلم کرنا حرام ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔" ❹

---

❶ صحیح بخاری(٦٥١٦) وتحفة الاشراف (٢/ ٢٩٣)۔

❷ صحیح ابی داود للالبانی، (٤٩٩٠) ترمذی (٢٣١٥) السنن الکبری للنسائی، کتاب التفسیر (٤٠١)۔ ❸ صحیح مسلم، کتاب اللباس(٣٢٧) البخاری (٦٢٢٩)۔

❹ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب تحریم الظلم۔

(۱۵) امارت کی درخواست اور حرص ممنوع ہے

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! کبھی کسی حکومت کے عہدہ کی درخواست نہ کرنا کیونکہ اگر تمھیں یہ مانگنے کے بعد ملے گی تو اللہ پاک اپنی مدد تجھ سے اٹھا لے گا۔ تو جان، تیرا کام جانے اور اگر وہ عہدہ تمھیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں اللہ کی طرف سے تمھاری اعانت کی جائے گی۔'' [1]

(۱۶) بیع میں قسم کھانے کی ممانعت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''(سامان بیچتے وقت دکاندار کے) قسم کھانے سے سامان تو جلدی بک جاتا ہے لیکن وہ قسم، برکت کو مٹا دینے والی ہوتی ہے۔'' [2]

(۱۷) شراب بیچنا حرام ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورۂ بقرہ کی سود سے متعلق آیات نازل ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور ان کی لوگوں کے سامنے تلاوت فرمائی پھر فرمایا کہ ''شراب کی تجارت بھی حرام ہے۔'' [3]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب قول اللہ تعالی ﴿لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم﴾۔ [2] صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب النہی عن الحلف فی البیع۔
[3] صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم بیع الخمر۔

سیرت کے قارئین کے لیے سدا بہار اور انمول تحفہ

رحمۃ للعالمین

تالیف

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری

اس کتاب میں قرآن و سنت،
قدیم صحف سماوی (تورات، زبور، انجیل)
اور غیر آسمانی مذہبی کتب سے آخر الزماں
پیغمبر ﷺ کی صداقت بیان کی گئی ہے
اور یہود، ہنود اور نصارٰی کے
اعتراضات کا مکمل رد کیا گیا ہے۔

قدیم طبع (1921ء-1933ء) سے تقابل کے بعد تصحیح شدہ ایڈیشن

4 [illegible]

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204